ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

غزہ کی تعمیر نو: تباہ حال شہر پر سیاسی و اقتصادی اثر و رسوخ کی عالمی دوڑ ص:08

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.111 , Wednesday 29 October, 2025, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۱۱۱)، بروز بدھ، ۲۹ راکتوبر، ۲۰۲۵ء، ۶ ررجب المرجب ۱۴۴۷، ۸ صفحات

غزہ میں امن خواب بن گیا، اسرائیلی فوج نے جنگ جاری رکھنے کا عندیہ دے دیا

ایک اور یرغمالی کی لاش اسرائیل کے سپرد، غزہ میں صہیونی بمباری سے 2 فلسطینی شہید

یروشلم، (ایجنسیاں): جنگ بندی کے باوجود اسرائیل نے فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس کے خلاف کارروائیاں ختم نہ کرنے کا اعلان کردیا۔ اسرائیلی فوج کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل ایال ضمیر نے کہا ہے کہ غزہ میں جنگ اُس وقت تک جاری رہے گی جب تک آخری مغوی کی لاش واپس نہیں لائی جاتی۔ آرمی چیف کے مطابق اسرائیلی فوج اپنے ماضی کے تجربات سے سیکھ کر مستقبل کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا اخلاقی اور پیشہ ورانہ فرض ہے کہ ہم اپنے مشن کو مکمل کریں اور کسی دباؤ کے بغیر حماس کے خلاف کارروائیاں جاری رکھیں۔ لیفٹیننٹ جنرل ایال ضمیر نے فوجیوں سے خطاب میں کہا کہ جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی، ہمیں اپنے مشن کو انجام تک پہنچانا ہے اور تمام محاذوں پر ممکنہ چیلنجز کے لیے تیار رہنا ہوگا۔ دوسری طرف جنگ بندی کے باوجود اسرائیلی ڈرونز، توپ خانے اور دھماکوں کی مسلسل آوازیں فلسطینیوں میں 'گہرے صدمے' کا باعث بن رہی ہیں۔ قطری نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کی رپورٹ کے مطابق جنوبی غزہ کے شہر خان یونس کے قریب ایک اسرائیلی حملے میں کم از کم 2 فلسطینی شہید ہوگئے۔ حماس نے ایک اور اسرائیلی قیدی کی لاش حوالے کردی ہے، جب کہ اسرائیل کی جانب سے اس پر دباؤ بڑھ رہا ہے کہ وہ باقی 12 لاشیں بھی واپس کرے۔ غزہ میں فلسطینی ان درجنوں لاشوں کی تدفین میں مصروف ہیں، جو اسرائیل نے اسرائیلی قیدیوں کی باقیات کے بدلے واپس کی ہیں، ان میں سے کئی ناقابلِ شناخت ہیں اور ان پر تشدد اور مسخ کیے جانے کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اسرائیل کے اعلیٰ سفارت کار کے مطابق، اسرائیل ترکی کے فوجیوں کو اس بین الاقوامی فورس میں شامل ہونے کی اجازت نہیں دے گا، جس کی تجویز امریکہ نے غزہ میں جنگ بندی کی نگرانی کے لیے پیش کی ہے۔

اکتوبر 2023 میں شروع ہونے والی اسرائیل کی غزہ پر مسلط کردہ جنگ میں اب تک کم از کم 68 ہزار 527 فلسطینی شہید اور ایک لاکھ 70 ہزار 395 زخمی ہو چکے ہیں۔ 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے اسرائیل پر حملوں کے دوران ایک ہزار 139 اسرائیلی ہلاک ہوئے تھے، اور تقریباً 200 کو یرغمال بنالیا گیا تھا۔

غزہ میں ترک فوج کی موجودگی ہرگز قبول نہیں: اسرائیل

یروشلم: اسرائیل نے واضح کردیا ہے کہ وہ غزہ میں تعینات کی جانے والی بین الاقوامی فورس میں ترک فوج کی موجودگی کو کسی صورت قبول نہیں کرے گا۔ ہنگری میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے اسرائیلی وزیر خارجہ گیڈیون سار نے کہا کہ جو ممالک غزہ میں فوج بھیجنے کے خواہاں ہیں، انہیں اسرائیل کے ساتھ منصفانہ رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ صدر اردوان کی قیادت میں ترکی نے ہمیشہ اسرائیل کے خلاف دشمنی کا رویہ رکھا ہے، اس لیے اسرائیل کیلئے یہ قابلِ قبول نہیں کہ ترک مسلح افواج کو غزہ کی پٹی میں داخل ہونے دیا جائے۔ گیڈیون سار نے مزید کہا کہ اسرائیل نے اپنے امریکی اتحادیوں کو بھی اس موقف سے آگاہ کردیا ہے۔ دوسری جانب اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے بھی چند روز قبل کہا تھا کہ اسرائیل غزہ میں ترک فورسز کے کسی کردار کی سخت مخالفت کرے گا اور یہ فیصلہ اسرائیل کرے گا کہ کن ممالک کی افواج غزہ میں داخل ہوسکتی ہیں۔ ادھر امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا ہے کہ غزہ میں بین الاقوامی فورس صرف اُن ممالک پر مشتمل ہونی چاہیے جن پر اسرائیل کو اعتماد ہو۔

'شنزو آبے کو خودساختہ بندوق سے گولی مار کر قتل کیا'

جاپان کے سابق وزیر اعظم کے قاتل نے عدالت میں اعتراف جرم کرلیا

ٹوکیو، (ایجنسیاں): جاپان کے سابق وزیر اعظم شنزو آبے کو قتل کرنے والے ملزم نے منگل کے روز اعتراف جرم کرلیا، 3 سال قبل قتل کی یہ واردات دن دہاڑے انجام دی گئی تھی، جس نے دنیا بھر کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق 45 سالہ تتسویا یاماگامی پر قتل اور اسلحہ کنٹرول قوانین کی خلاف ورزی کے الزامات عائد کیے گئے تھے۔ ملزم پر الزام ہے کہ اس نے ایک خودساختہ ہتھیار سے جاپان کے سب سے طویل عرصے تک خدمات انجام دینے والے رہنما کو جولائی 2022 میں فائرنگ کر کے قتل کیا تھا۔ ملزم نے عدالت میں اعتراف جرم کرتے ہوئے کہا کہ 'سب کچھ سچ ہے'۔ یاماگامی کو جولائی 2022 میں جائے وقوعہ سے گرفتار کیا گیا تھا، جب اس نے مبینہ طور پر نارا شہر میں انتخابی مہم کے دوران تقریر کرتے ہوئے شنزو آبے پر خودساختہ بندوق سے فائرنگ کی تھی۔ مقامی میڈیا کے مطابق، یاماگامی نے آبے کو یونیفیکیشن چرچ کے فروغ کا ذمہ دار ٹھہرایا تھا، اُسے ایک مذہبی گروہ کے خلاف غصہ تھا، کیوں کہ اس کی والدہ نے مبینہ طور پر اس تنظیم کو تقریباً 100 ملین ین (6 لاکھ 63 ہزار امریکی ڈالر) کا چندہ دیا تھا۔ یونیفیکیشن چرچ 1954 میں جنوبی

کوریا میں قائم ہوا تھا، یہ اپنی اجتماعی شادیوں کے لیے مشہور ہے اور جاپان میں اس کے ماننے والے اس کی آمدنی کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ نارا ضلعی عدالت کے ایک اہلکار نے بتایا کہ ابتدائی عدالتی کارروائیوں کے بعد، یاماگامی قتل کے الزام کو تسلیم کرنے والا ہے، لیکن وہ اسلحہ اور بارود کے کنٹرول سے متعلق الزامات کے کچھ حصوں سے اختلاف کرے گا۔ اس قتل کے بعد یہ انکشاف ہوا کہ شنزو آبے کی لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کے 100 سے زائد ارکان کے چرچ سے روابط تھے، جس کی وجہ سے حکمران جماعت کی عوامی حمایت میں نمایاں کمی آئی تھی، پارٹی کی قیادت اب تاکائچی کے ہاتھ میں ہے۔ منگل کو جاپان کے مقامی وقت کے مطابق دوپہر 2 بجے شروع ہونے والے پہلے عدالتی سیشن کے بعد، سال کے اختتام تک مزید 17 سماعتیں ہوں گی، اور فیصلہ 21 جنوری 2026 کو سنایا جائے گا۔

امریکہ اور جاپان کے درمیان نایاب معدنیات اور دھاتوں کی کان کنی اور پراسیسنگ کا معاہدہ

اقتصادی پالیسی اور مشترکہ سرمایہ کاری کے ذریعے معدنیات کی متنوع، منصفانہ اور قابلِ بھروسہ عالمی منڈیوں کی ترقی کو فروغ دینے کا عزم

ٹوکیو، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور جاپان کی نئی وزیر اعظم سنائے تاکائچی نے امریکہ اور جاپان کے درمیان نایاب معدنیات اور دھاتوں کی کان کنی اور پراسیسنگ کے معاہدے پر دستخط کر دیے۔ جاپان کی وزیر اعظم نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے دورۂ جاپان کے آغاز پر وعدہ کیا کہ وہ امریکہ کے ساتھ تعلقات کو 'سنہرے دور' میں لے کر آئیں گی اور اپنے ملک کے دفاعی ڈھانچے کو بنیادی طور پر مضبوط بنائیں گی۔ برطانوی جریدے گارجین کی رپورٹ کے مطابق امریکی صدر جو ایشیا کے ایک ہفتے طویل دورے کے دوسرے مرحلے پر جاپان میں موجود ہیں، نے تاکائچی کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کیے، جس کے تحت نایاب معدنیات اور دیگر اہم دھاتوں کی کان کنی اور پراسیسنگ کے تحفظ کا فریم ورک وضع کیا گیا ہے۔ یہ معاہدہ چین کی جانب سے ان مواد کی برآمدات پر پابندیاں سخت کرنے کے فیصلے کے بعد کیا گیا، جو جدید صنعتی مصنوعات میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ وائٹ ہاؤس کے مطابق دونوں ممالک اقتصادی پالیسی اور مشترکہ سرمایہ کاری کے ذریعے ان معدنیات کی متنوع، منصفانہ اور قابلِ بھروسہ عالمی منڈیوں کی ترقی کو فروغ دیں گے۔ بیان میں کہا گیا کہ معاہدے کا مقصد دونوں ممالک کو اہم معدنیات اور نایاب دھاتوں کی سپلائی چینز کے تحفظ اور استحکام میں مدد دینا ہے۔

جاپان کی پہلی خاتون وزیر اعظم بننے والی تاکائچی نے کہا کہ وہ جاپان۔امریکا اتحاد کے نئے سنہری دور کو حقیقت بنانا چاہتی ہیں جہاں دونوں ممالک زیادہ طاقتور اور خوشحال بنیں گے۔ انہوں نے امریکی صدر ٹرمپ کو نوبل امن انعام کے لیے نامزد کرنے کا بھی اعلان کیا، وائٹ ہاؤس کی ترجمان کے مطابق ٹرمپ طویل عرصے سے اس اعزاز کے خواہش مند ہیں اور وہ متعدد تنازعات کے خاتمے کا کریڈٹ اپنے نام کرتے ہیں۔ تاکائچی جو نظریاتی طور پر قدامت پسند ہیں اور برطانوی وزیر اعظم مارگریٹ تھیچر سے متاثر ہیں، جاپان کی فوجی طاقت میں اضافے، امیگریشن پر پابندیوں اور ہم جنس شادیوں کی مخالفت کی حامی ہیں، انہوں نے جاپان کے یاسوکونی مزار پر بھی حاضری دی تھی، جہاں جنگِ عظیم دوم کے مجرموں سمیت جاپان کے فوجی ہلاک شدگان کو یاد کیا جاتا ہے۔ دونوں رہنماؤں نے اپنی پہلی ملاقات میں بیس بال ورلڈ سیریز کا میچ دیکھا جس میں جاپان کے اسٹار کھلاڑی شوہی اوتانی شریک تھے۔ تاکائچی نے ٹرمپ کو غزہ اور تھائی لینڈ۔کمبوڈیا سرحدی تنازع میں جنگ بندیوں کے حصول پر مبارکباد دی۔

امریکہ میں شٹ ڈاؤن کو 27 روز مکمل، 2 دن میں 10 ہزار پروازیں تاخیر کا شکار

اے ٹی سی کی غیر حاضری میں نمایاں اضافہ، 50 ہزار ٹی ایس اے افسران بغیر تنخواہ کام کرنے پر مجبور

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکہ میں شٹ ڈاؤن کے 27 روز مکمل ہونے پر ہوائی سفر میں خلل مزید گہرا ہوگیا ہے، پیر کے روز ملک بھر میں ایک ہزار 660 سے زائد پروازیں تاخیر کا شکار ہوئیں، جب کہ اتوار کو 8 ہزار 600 سے زیادہ پروازوں میں تاخیر ہوئی تھی۔ غیر ملکی خبر رساں اداروں کی رپورٹ کے مطابق وفاقی حکومت کے شٹ ڈاؤن کو 27 دن گزرنے کے بعد ایئر ٹریفک کنٹرولرز کی غیر حاضری میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ فیڈرل ایوی ایشن ایڈمنسٹریشن (ایف اے اے) نے عملے کی کمی کو پروازوں میں تاخیر کی بڑی وجہ قرار دیا ہے، جو امریکہ کے جنوب مشرقی علاقوں اور نیو جرسی کے نیوارک ایئرپورٹ کو متاثر کر رہی ہے۔ اسی دوران 'ایف اے اے' نے لاس اینجلس انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر گراؤنڈ ڈیلے نافذ کیا، جس کے باعث پروازوں میں اوسطاً 25 منٹ کی تاخیر ہوئی۔ فلائٹ اویئر نامی پروازوں کی نگرانی کرنے والی ویب سائٹ کے مطابق اتوار کے روز ساؤتھ ویسٹ ایئرلائنز کی 45 فیصد (تقریباً 2 ہزار) پروازیں تاخیر کا شکار ہوئیں، جب کہ امریکن ایئرلائنز کی تقریباً ایک ہزار 200 پروازیں (ایک تہائی) متاثر ہوئیں۔ یونائیٹڈ ایئرلائنز کی 24 فیصد (739) پروازیں تاخیر سے روانہ ہوئیں اور ڈیلٹا ایئرلائنز کی 17 فیصد (610) پروازیں تاخیر کا شکار رہیں۔ امریکی محکمہ ٹرانسپورٹ کے ایک عہدیدار کے مطابق اتوار کی 44 فیصد تاخیر کنٹرولرز کی غیر حاضری کی وجہ سے ہوئی، جو عام طور پر صرف 5 فیصد ہوتی ہے، تقریباً 13 ہزار ایئر ٹریفک کنٹرولرز اور 50 ہزار ٹرانسپورٹیشن سیکیورٹی ایڈمنسٹریشن (ٹی ایس اے) افسران کو بغیر تنخواہ کے کام کرنا پڑ رہا ہے اور وہ آج اپنی پہلی مکمل تنخواہ سے محروم رہیں گے۔ یہ بڑھتی ہوئی تاخیر اور پروازوں کی منسوخیاں عوامی غصے کو ہوا دے رہی ہیں اور شٹ ڈاؤن کے اثرات پر نگرانی کو مزید شدید بنا رہی ہیں، جس سے قانون سازوں پر بجٹ بحران حل کرنے کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔ امریکی معیشت کے اشاریے تیار کرنے والی وفاقی ایجنسیاں، بیورو آف لیبر اسٹیٹکس، بیورو آف اکنامک اینالسس اور سینسس بیورو نے شٹ ڈاؤن کے دوران تقریباً تمام ڈیٹا اکٹھا کرنے اور شائع کرنے کا عمل معطل کر دیا ہے۔ البتہ نجی شعبے سے حاصل ہونے والا کچھ ڈیٹا بدستور جاری رہے گا، اگرچہ ان میں سے کئی رپورٹس جزوی طور پر سرکاری معلومات پر انحصار کرتی ہیں، لہٰذا وہ بھی شٹ ڈاؤن کے طویل ہونے کی صورت میں بند ہوسکتی ہیں۔

صورتحال کی سنگینی

یہ شٹ ڈاؤن معمول کی سیاسی کشمکش نہیں ہے، یہ پہلے ہی امریکی تاریخ کا دوسرا سب سے طویل شٹ ڈاؤن بن چکا ہے اور بظاہر کوئی فریق پیچھے ہٹنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ یہ پہلا بڑا شٹ ڈاؤن ہے جو ڈیموکریٹس کی جانب سے شروع کیا گیا اور تاریخ میں صرف دوسری بار ایسا ہوا ہے کہ حکومت بندش کا شکار ہوئی ہے، کیونکہ فریقین میں تنازع اخراجات بڑھانے کے مطالبے پر ہے، بچت کرنے پر نہیں۔

سیکڑوں صہیونی آبادکاروں کا قبلۂ اول پر دھاوا، قابض فوج کی فولادی حصار میں مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی

غزہ: قابض اسرائیلی فوج اور پولیس کی فولادی سکیورٹی میں منگل کی صبح سیکڑوں صہیونی آبادکاروں نے مقبوضہ بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ کے صحنوں پر دھاوا بول دیا، مقدس مقام کی بے حرمتی کی اور کھلے عام تلمودی رسومات ادا کیں۔ مقامی ذرائع کے مطابق تقریباً 460 انتہا پسند صہیونی آبادکاروں نے ''باب المغاربہ'' (مراکشی دروازہ) سے مسجد اقصیٰ میں داخل ہوکر اس کے صحنوں کو ناپاک کیا۔ یہ دروازہ سنہ 1967ء سے قابض اسرائیل کے کنٹرول میں ہے۔

ذرائع نے بتایا کہ ان آبادکاروں میں 350 یہودی طلبہ بھی شامل تھے جو انتہا پسند مذہبی اداروں سے وابستہ ہیں۔ یہ گروہ قابض فوج اور خصوصی مسلح یونٹوں کی نگرانی میں مسجد کے اندر داخل ہوئے۔

گواہوں کے مطابق متعدد آبادکاروں نے مسجد کے مشرقی حصے میں، خاص طور پر مصلیٰ اور باب الرحمت کے قریب، تلمودی عبادات انجام دیں۔ ذرائع نے مزید بتایا کہ آبادکاروں نے الاقصیٰ کے صحنوں میں اشتعال انگیز گشت کیا، پہلے سے طے شدہ راستوں پر چلتے ہوئے ''مزعومہ ہیکل'' کے بارے میں صہیونی مذہبی رہنماؤں سے بریفنگ حاصل کی، پھر ''باب السلسلہ'' سے باہر نکل گئے۔

دوسری جانب قابض پولیس نے القدس کے پرانے شہر اور اس کے دروازوں کے اطراف فوجی ناکے اور رکاوٹیں مزید سخت کر دیں، تاکہ آبادکاروں کے اقتحام کو تحفظ دیا جا سکے اور فلسطینیوں خصوصاً نمازیوں کو مسجد میں داخل ہونے سے روکا جا سکے۔

یہ تازہ جارحیت اس وقت سامنے آئی ہے جب گزشتہ ہفتے کے دوران ہی 935 سے زیادہ آبادکار مسجد اقصیٰ کی حرمت پامال کر چکے ہیں۔ انتہا پسند گروہوں جنہیں ''جماعات الہی※ل'' کہا جاتا ہے، نے حالیہ یہودی مذہبی تہواروں کے دوران ریکارڈ توڑ حملے کیے۔ ان دھاووں میں تقریباً دس ہزار آبادکاروں نے مسجد اقصیٰ میں داخل ہوکر اس کے تقدس کو پامال کیا۔

انہی گروہوں نے حال ہی میں ایک اشتعال انگیز ''مقابلہ'' بھی شروع کیا ہے جس میں آبادکاروں کو مسجد اقصیٰ پر دھاوا بولنے، ''تفلین'' (یہودی مذہبی پٹیاں) پہننے اور تصاویر بنانے پر اکسانا شامل ہے، جبکہ جیتنے والے کو ایک بڑا ''تفلین'' انعام کے طور پر دیا جاتا ہے۔ تفلین چمڑے کی پٹیاں ہوتی ہیں جنہیں یہودی مذہبی رسومات کے دوران سر پر باندھتے ہیں اور ان دنوں مسجد اقصیٰ پر حملوں کے دوران یہ مظاہر عام ہو چکے ہیں۔

یہ حملے قابض اسرائیل کے اُس گھناؤنے منصوبے کا حصہ ہیں جس کے تحت القدس کی اسلامی اور تاریخی شناخت کو مٹایا جا رہا ہے۔ یہ جارحانہ کوششیں نہ صرف قبلۂ اول کی حرمت کے خلاف ہیں بلکہ مسلم امت کی روحانی خودمختاری پر براہِ راست حملہ ہیں۔

اس کے باوجود القدس کے علمائے کرام، نوجوانوں اور نمازیوں کی اپیلیں جاری ہیں کہ وہ مسجد اقصیٰ کے صحنوں میں موجود رہیں تاکہ قابض اسرائیل اور آبادکاروں کے منصوبوں کو ناکام بنایا جا سکے۔

اہلِ قدس کا پیغام واضح ہے کہ مسجد اقصیٰ امتِ مسلمہ کا دل ہے اور اس کی حرمت پر کسی صورت سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔

سعودی وزیرِ خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان کی فلسطینی وزیرِ اعظم محمد مصطفیٰ سے ملاقات

ریاض (یو این آئی) سعودی عرب کے وزیرِ خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان نے ریاض میں فلسطینی وزیرِ اعظم محمد مصطفیٰ سے ملاقات کی، جس میں غزہ اور مغربی کنارے کی تازہ صورتحال پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ سعودی عرب کے وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان نے فلسطینی وزیرِ اعظم محمد مصطفیٰ سے ملاقات کی جس میں غزہ اور مغربی کنارے کی صورتحال پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ فیوچر انویسٹمنٹ انیشیٹو (ایف آئی آئی) کے نویں ایڈیشن میں شرکت کے لیے مصطفیٰ مملکت کے دورے پر ریاض میں موجود ہیں۔ سعودی وزارتِ خارجہ نے ایکس پر ایک بیان میں کہا کہ شہزادہ فیصل اور مصطفیٰ نے فلسطینی عوام کے جائز حقوق کو یقینی بنانے کے لیے تمام کوششیں جاری رکھنے کی اہمیت پر زور دیا تاکہ ان کی آزاد ریاست کا قیام یقینی ہو اور خطے میں سلامتی اور استحکام قائم ہو۔" حکام کے درمیان ہونے والی گفتگو میں حالیہ واقعات اور سربراہی اجلاسوں کے نتائج پر بھی توجہ مرکوز کی گئی جیسے فرانس اور سعودی عرب کی مشترکہ میزبانی میں دو ریاستی حل پر سربراہی اجلاس اور صدر ٹرمپ کی پیش کردہ غزہ امن تجویز۔ وزارت نے کہا، "انہوں نے سفارتی، انسانی ہمدردی اور ادارہ جاتی امور کی ہم آہنگی کو یقینی بنانے کے لیے مشترکہ بین الاقوامی کوششوں پر مزید توجہ دی۔ فریقین نے فلسطینی اتھارٹی کو بااختیار بنانے اور اس کے بجٹ کی حمایت کرنے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے غزہ کی پٹی کے تمام علاقوں میں انسانی ہمدردی کے اصولوں کے مطابق امداد پہنچانے کی ضرورت پر زور دیا۔"

طوفان ملیسا کیریبین جزائر پر اثر انداز ہونا شروع

کنگسٹن (آئی اے این ایس) طاقتور طوفان ملیسا کیریبین جزائر پر اثر انداز ہونا شروع ہوگیا۔ غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق کیٹگری 5 کے طوفان ملیسا کے باعث ہیٹی میں طوفانی بارش کے سبب 3 افراد ہلاک ہوگئے جبکہ جنوبی علاقوں میں پروازیں معطل کردی گئیں اور 3 ہزار سے زائد افراد کو پناہ گاہ منتقل کردیا گیا ہے۔ امریکی نیشنل ہریکین سینٹر کے مطابق طوفان کے سبب ہواؤں کی رفتار 280 کلومیٹر فی گھنٹہ تک پہنچ چکی ہے اور طوفان ملیسا کے آج جمیکا سے ٹکرانے کا امکان ہے۔ امریکی نیشنل ہریکین سینٹر کی جانب سے بتایا گیا ہے کہ جمیکا سے ٹکرانے کے بعد طوفان ملیسا مشرقی کیوبا اور بہاماس پہنچ سکتا ہے۔ اس حوالے سے جمیکا کے حکام نے عوام کو اونچے مقامات اور محفوظ پناہ گاہوں میں منتقل ہونے کی ہدایت کردی ہے جبکہ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ طوفان ملیسا سے بڑے پیمانے پر تباہی کا خدشہ ہے۔

کیریبین ملک جمائیکا سمندری طوفان ملیسا کے قہر سے نمٹنے کے لیے جنگی بنیادوں پر تیاری کر رہا ہے، جس سے ملک میں تقریباً 15 لاکھ افراد اور پڑوسی ملک کیوبا میں تقریباً چھ لاکھ لوگوں کے متاثر ہونے کی توقع ہے۔

ترکیہ اور برطانیہ میں یوروفائٹر طیاروں پر دوطرفہ معاہدہ، دفاعی تعلقات کے نئے دور کا آغاز

استنبول (یو این آئی) ترک صدر رجب طیب ایردوان اور برطانوی وزیرِ اعظم کیر اسٹارمر نے انقرہ میں یوروفائٹر ٹائفون طیاروں پر دوطرفہ تعاون کے معاہدے پر دستخط کردیے۔ صدر ایردوان نے اسے ترکیہ اور برطانیہ کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری کی نئی علامت قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ معاہدہ مشترکہ دفاعی منصوبوں کے لیے نئے دروازے کھولے گا اور دوطرفہ تجارت کو 40 ارب ڈالر تک بڑھانے میں مددگار ثابت ہوگا۔ ایردوان نے پیر کے روز انقرہ میں صدارتی کمپلیکس میں اسٹارمر کے ساتھ معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد کہا کہ ہم اسے دو قریبی اتحادیوں کے درمیان اسٹریٹجک تعلقات کی ایک نئی علامت سمجھتے ہیں۔ ترک صدر نے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ برطانیہ کے ساتھ یوروفائٹر معاہدے سے مشترکہ دفاعی منصوبوں کے دروازے کھل جائیں گے۔ ترک صدر نے ترکیہ اور برطانیہ کے درمیان تجارت کو 40 ارب ڈالر تک بڑھانے کا اور اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانے کا وعدہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم برطانیہ کے ساتھ اپنے تجارتی حجم کو ابتدائی طور پر 30 ارب ڈالر اور بالآخر 40 ارب ڈالر تک بڑھانے کے لیے پرعزم ہیں" میں وزیر اعظم اسٹارمر اور ان کی ٹیم کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس پورے عمل میں یوروفائٹر کنسورشیم کے اندر برطانیہ کی طرف سے کام کیا میں کنسورشیم میں شامل دیگر اتحادی ممالک کے رہنماؤں کی بھی ان کے تعمیری نقطہ نظر کے لیے تعریف کرتا ہوں۔ اسٹارمر نے کہا کہ اس معاہدے کی مالیت تقریباً 11 بلین ڈالر ہے۔" یہ واقعی ایک اہم معاہدہ ہے کیونکہ یہ 7.10 بلین ڈالر مالیت کے آرڈر ہیں۔ اسٹارمر نے کہا کہ ترکیہ اور برطانیہ کے درمیان یوروفائٹر جیٹ معاہدہ "نیٹو کی سلامتی کے لئے ایک جیت ہے۔" ایک مشترکہ نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اسٹارمر نے کہا،" اس سے نیٹو میں سیکیورٹی کو تقویت ملے گی، ہمارے دوطرفہ دفاعی تعاون کو مزید گہرا کیا جائے گا، اور یہاں اور برطانیہ میں اقتصادی ترقی کو فروغ ملے گا، 20،000 برطانوی ملازمتیں حاصل ہوں گی، یہ جدید ترین لڑاکا طیارے تیار ہوں گے۔" اسٹارمر نے اسے "ایک تاریخی لمحہ قرار دیا جو ہمارے موجودہ تعاون کی بڑھتی ہوئی گہرائی اور وسعت اور مزید آگے بڑھنے کے ہمارے عزائم کی عکاسی کرتا ہے۔" برطانیہ کی وزارت دفاع کا کہنا ہے کہ اس آرڈر میں 20 یوروفائٹر طیارے شامل ہوں گے۔ یوروفائٹر ٹائیفون جیٹ طیاروں کو اس وقت پانچ یورپی ممالک، برطانیہ، جرمنی، اٹلی، اسپین اور آسٹریا اور چار خلیجی ممالک بشمول سعودی عرب، عمان، کویت اور قطر استعمال کرتے ہیں۔

'کوئی بھی خودمختار ملک ہتھیار، قانون اور حکومت میں شرکت برداشت نہیں کر سکتا'

غزہ میں قانون اور سکیورٹی کا اختیار صرف فلسطینی ریاست کے پاس ہونا چاہیے: فلسطینی وزیراعظم

یروشلم، (یواین آئی) فلسطینی وزیراعظم محمد مصطفیٰ نے کہا ہے کہ کوئی بھی خودمختار ملک ہتھیار، قانون اور حکومت میں شرکت برداشت نہیں کر سکتا۔ العربیہ/الحدث سے گفتگو میں ان کا کہنا تھا کہ حماس کو حکمرانی اور اسلحے کے حوالے سے اپنا مؤقف واضح کرنا چاہیے، کیونکہ غزہ میں قانون اور سکیورٹی کا اختیار صرف فلسطینی ریاست کے پاس ہونا چاہیے۔ وزیراعظم محمد مصطفیٰ نے کہا کہ اسرائیل نہیں چاہتے کہ فلسطینی اتھارٹی غزہ میں دوبارہ اقتدار سنبھالے۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ غزہ کو مکمل طور پر فلسطینی اتھارٹی کے تحت ہونا چاہیے، ہم کسی جزوی کردار کو قبول نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بین الاقوامی فورس غزہ میں سکیورٹی کی ذمہ داری سنبھالتی ہے تو وہ فلسطینی اتھارٹی کی منظوری سے ہی آئے اور اس کا کردار صرف عارضی ہونا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ فورس فلسطینیوں کی مددگار ہو، متبادل نہیں۔ محمد مصطفیٰ نے بتایا کہ فلسطینی حکومت نے عرب ممالک سے غزہ میں اتھارٹی کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے لیے حمایت حاصل کر لی ہے۔ ان کے مطابق ہماری فورسز کو مصر اور اردن کی جانب سے تربیت دی جا رہی ہے تاکہ وہ غزہ میں اپنے فرائض انجام دے سکیں۔ انہوں نے کہا کہ غزہ میں 18 ہزار سکیورٹی اہلکار موجود ہیں جو اپنی ذمہ داریاں دوبارہ شروع کرنے کے لیے تیار ہیں، جب کہ یورپی مانیٹرنگ فورسز سرحدی گزرگاہوں پر اتھارٹی کے کام میں معاونت کریں گی۔ وزیراعظم نے کہا کہ غزہ میں کسی بھی بین الاقوامی فورس کی کارروائی اسرائیلی انخلا سے مشروط ہے۔ کوئی غیر ملکی فورس یا کمیٹی دو ملین فلسطینیوں کی ذمہ داری نہیں اٹھا سکتی۔

انہوں نے زور دے کر کہا کہ غزہ کے انتظام کے لیے کسی متبادل نظام کی تلاش کی ضرورت نہیں، اصل یہ ہے کہ فلسطینی اتھارٹی کے ادارے وہاں واپس جائیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ایک عبوری انتظام پر بات ہو سکتی ہے جب تک کہ اتھارٹی مکمل طور پر اقتدار سنبھال نہ لے تب تک ایک عبوری انتظامیہ ذمہ داریاں سنبھالے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اس وقت اسرائیل ہی واحد فریق ہے جو اتھارٹی کی واپسی میں رکاوٹ بن رہا ہے۔

اقوامِ متحدہ اور فرانس کی جنوبی لبنان میں اسرائیلی فائرنگ کی مذمت

واشنگٹن، (یواین آئی) اقوامِ متحدہ اور فرانس نے جنوبی لبنان میں اقوامِ متحدہ کے امن دستوں (یونی فِل) کے قریب اسرائیلی فائرنگ کے واقعے کی شدید مذمت کی ہے۔ واقعہ اُس وقت پیش آیا جب یونی فِل کے امن دستوں نے ایک اسرائیلی جاسوس ڈرون کو بے اثر کر دیا، جس کے فوراً بعد ایک اسرائیلی ٹینک نے امن فوجیوں کی سمت فائرنگ کی۔ اقوامِ متحدہ نے اسے امن مشن کے مینڈیٹ کی سنگین خلاف ورزی قرار دیا ہے جبکہ فرانس نے اسے اپنے فوجیوں پر حملہ قرار دیتے ہوئے اسرائیل سے وضاحت طلب کی ہے۔ اقوامِ متحدہ اور فرانس نے پیر کے روز جنوبی لبنان میں اقوامِ متحدہ کے امن دستوں کے قریب اسرائیلی فائرنگ کے واقعے کی مذمت کی جس کے دوران امن دستوں نے اسرائیلی جاسوس ڈرون کو بے اثر کر دیا۔ "ہمیں اتوار کے روز پیش آنے والے اس واقعے پر بہت تشویش ہے جس میں ایک اسرائیلی ڈرون نے یونی فِل کے گشت والے علاقے میں دستی بم گرایا اور اس کے بعد ایک اسرائیلی ٹینک نے کفر کلا میں یونی فِل کی کارروائی کے علاقے میں امن فوجیوں پر گولی چلائی، اقوامِ متحدہ کے ترجمان سٹیفن دوجارک نے لبنان کے جنوبی واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ "یونی فِل میں ہمارے ساتھی اتوار کے اس واقعے پر شدید احتجاج کرنے کے لیے (اسرائیلی فوج) سے رابطے میں ہیں۔ ایسا پہلی بار محسوس نہیں ہوا کہ ہمیں (اسرائیلی فوج) نے مختلف طریقوں بشمول 'پوائنٹنگ لیزر یا انتباہی گولیوں' سے نشانہ بنایا ہو۔ یہ انتہائی خطرناک ہے۔ انہوں نے کہا۔ فرانسیسی سفارتی ذرائع کے مطابق اتوار کا واقعہ یونی فِل کے فرانسیسی فوجیوں کے ساتھ پیش آیا۔

ترکیہ طاقتور زلزلے سے لرز اٹھا، شہریوں میں شدید خوف و ہراس

استنبول، (ایجنسیاں) ترکی کے مغربی صوبہ بالی قصر میں پیر کی دیر رات 6.1 شدت کے زلزلہ کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ حکام نے بتایا کہ ترکی کے مغربی صوبے بالی قصر میں پیر کی دیر رات 6.1 شدت کا زلزلہ آیا جس سے بڑے پیمانے پر خوف و ہراس پھیل گیا۔ آفات اور ہنگامی انتظام کی ذمہ دار قومی ایجنسی ترکی کی ڈیزاسٹر اینڈ ایمرجنسی مینجمنٹ پریزیڈنسی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اطلاع دی ہے کہ زلزلہ مقامی وقت کے رات 10:48 بجے سندھرگی ضلع میں آیا۔ این ٹی وی کی نشر کردہ فوٹیج میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کرنے کے بعد مکینوں کو سڑکوں پر بھاگتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ آن لائن پوسٹ کی گئی ویڈیو میں کئی عمارتوں کو گرتے دکھایا گیا ہے۔ زلزلے کے جھٹکے قریبی صوبوں بشمول استنبول، برسا اور ازمیر میں بھی محسوس کیے گئے۔ این ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق جانی و مالی نقصانات کا جائزہ لینے کے لیے ہنگامی ٹیمیں روانہ کر دی گئی ہیں۔ اس سے قبل اگست میں بھی اسی ضلع میں 6.1 شدت کا زلزلہ آیا تھا جس میں ایک شخص ہلاک اور 29 دیگر زخمی ہوئے تھے۔

بنگلہ دیش میں ڈینگو کے 983 نئے معاملے رپورٹ ہوئے، مزید 6 اموات

ڈھاکہ، (یو این آئی) بنگلہ دیش میں پیر کو ڈینگی کے 983 نئے معاملے اور چھ اموات کی اطلاع ملی، جس سے اس سال اب تک معاملوں کی کل تعداد 66,423 اور مرنے والوں کی تعداد 269 ہو گئی۔ یہ اطلاع وزارت صحت کے تحت ڈائریکٹوریٹ جنرل آف ہیلتھ سروسز (ڈی جی ایچ ایس) نے دی ہے۔ ڈی جی ایچ ایس کے اعداد و شمار کے مطابق اکتوبر میں اب تک ڈینگی کے 19,081 کیسز رپورٹ ہوئے ہیں جبکہ ستمبر میں یہ تعداد 15,866 تھی۔ کل اموات میں اکتوبر میں 71 اور ستمبر میں 76 اموات شامل ہیں۔ ڈینگی بخار، جو عام طور پر بنگلہ دیش میں مون سون کے موسم میں ہوتا ہے، اب جون سے ستمبر کے عرصے کے بعد پھیل رہا ہے۔

ایلون مسک نے دس کھرب ڈالر سیلری پیکج نہ ملنے پر ٹیسلا چھوڑنے کی دھمکی دے دی

نیویارک، (ایجنسیاں): اگر ٹیسلا کے شیئر ہولڈرز نے ایلون مسک کیلئے مجوزہ ایک ٹریلین ڈالر کے پے پیکیج کو منظور نہ کیا تو وہ ٹیسلا کی سی ای او شپ چھوڑ سکتے ہیں۔ یہ انتباہ کمپنی کی چیئرپرسن رابن ڈین ہولم نے پیر کے روز شیئر ہولڈرز کو لکھے گئے خط میں دیا۔ ڈین ہولم نے کہا کہ یہ پرفارمنس پر مبنی پیکیج ایلون مسک کو کم از کم ساڑھے سات سال تک ٹیسلا کی قیادت جاری رکھنے کے لیے متحرک رکھنے کے مقصد سے تیار کیا گیا ہے۔ ان کے مطابق مسک کی قیادت ٹیسلا کی کامیابی کے لیے نہایت اہم اور فیصلہ کن ہے، اور اگر انہیں مناسب طور پر ترغیب نہ دی گئی تو کمپنی ان کی 'وقت، صلاحیت اور وژن' سے محروم ہو سکتی ہے۔ خط میں مزید کہا گیا کہ مسک کا کردار اس وقت زیادہ اہم ہے جب ٹیسلا مصنوعی ذہانت (AI) اور خودکار ٹیکنالوجی کے میدان میں عالمی قیادت حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مجوزہ پیکیج کے تحت مسک کو 12 حصوں پر مشتمل اسٹاک آپشنز دیے جائیں گے جو مختلف اہداف سے منسلک ہیں، جن میں 8.5 ٹریلین ڈالر مارکیٹ ویلیو اور خودکار گاڑیوں و روبوٹکس میں پیش رفت شامل ہے۔ ڈین ہولم نے شیئر ہولڈرز پر زور دیا کہ وہ اس پیکیج کو منظور کریں اور ان تین ڈائریکٹرز کو بھی دوبارہ منتخب کریں جو طویل عرصے سے مسک کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل ڈیلاویئر کی عدالت نے 2018 میں دیے گئے مسک کے پے پیکیج کو کالعدم قرار دیا تھا، جس کے بارے میں عدالت نے کہا تھا کہ وہ غیر آزاد ڈائریکٹرز کے ذریعے غلط طریقے سے طے کیا گیا تھا۔

ڈی این اے پر تحقیق سے نپولین کی فوج کی تباہی کا سبب بننے والے جراثیم بے نقاب

'ویلنیئس 1812 کی واپسی کے راستے میں ایک اہم مقام تھا، بہت سے سپاہی یہاں تھکے، بھوکے اور بیمار حالت میں پہنچے، بڑی تعداد میں وہیں مر گئے اور انہیں اجتماعی قبروں میں دفنا دیا گیا'

ویلنیئس، (ایجنسیاں) یورپی ملک لیتھوینیا میں ڈی این اے پر ہونے والی ایک نئی تحقیق نے نپولین بوناپارٹ کی فوج میں ہلاکت خیز بیماریوں کا سبب بننے والے 2 جرثومے بے نقاب ہو گئے۔ ڈان اخبار میں شائع رپورٹ کے مطابق 1812 میں نپولین بوناپارٹ اور فرانسیسی فوج 'گرانڈ آرمی' کی روس سے واپسی ایک تباہ کن واقعہ تھا جس نے اس کی سلطنت اور یورپ میں اس کی ذاتی بالادستی کے خاتمے کی ابتدا کی، اس دوران تقریباً 5 لاکھ سپاہیوں پر مشتمل فوج میں سے لگ بھگ 3 لاکھ ہلاک ہو گئے تھے۔ لیتھوینیا کی راجدھانی ویلنیئس میں واقع اجتماعی قبر میں مدفون 13 فرانسیسی فوجیوں کے دانتوں سے حاصل کردہ ڈی این اے پر مبنی ایک نئی تحقیق نے نپولین کی فوج 'گرانڈ آرمی' کی بدحالی کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دی ہے، اس تحقیق میں 2 ایسے جراثیم دریافت ہوئے ہیں جو اس تاریخی واقعے سے پہلے کبھی درج نہیں کیے گئے تھے۔ ان میں وہ جراثیم شامل ہیں جو 'پیراٹائفائیڈ بخار' اور 'جوں سے پھیلنے والے ریلیپسنگ فیور' (بار بار آنے والا بخار) کا سبب بنتے ہیں، یہ دریافت، سابقہ تحقیق کے ساتھ مل کر ظاہر کرتی ہے کہ سردی، بھوک اور تھکن سے نڈھال فوجیوں میں متعدد بیماریاں پھیلی ہوئی تھیں۔ 2001 میں دریافت ہونے والی ویلنیئس کی اس جگہ پر نپولین کی فوج کے تقریباً 2 سے 3 ہزار سپاہیوں کی باقیات موجود ہیں۔ تحقیق کے مرکزی مصنف پیرس کے انسٹی ٹیوٹ پاسچر کے ماہر حیاتیات اور جینیات نکولس راسکووان نے کہا کہ 'ویلنیئس 1812 کی واپسی کے راستے میں ایک اہم مقام تھا، بہت سے سپاہی یہاں تھکے، بھوکے اور بیمار حالت میں پہنچے، بڑی تعداد میں وہیں مر گئے اور انہیں اجتماعی قبروں میں دفنا دیا گیا'۔ انہوں نے مزید کہا کہ 'اب تک سردی، بھوک اور ٹائفس کو بنیادی وجوہات سمجھا جاتا تھا، مگر ہماری تحقیق ظاہر کرتی ہے کہ پیراٹائفائیڈ بخار اور جوں سے پھیلنے والا ریلیپسنگ فیور بھی وہاں موجود تھے اور انہوں نے کمزوری اور اموات میں اہم کردار ادا کیا'۔ پیراٹائفائیڈ بخار عموماً آلودہ خوراک یا پانی کے ذریعے پھیلتا ہے، جس کی علامات میں بخار، سر درد، پیٹ میں درد، اسہال یا قبض، کمزوری اور کبھی کبھار خارش شامل ہیں۔ ریلیپسنگ فیور جسم پر پائی جانے والی جوں کے ذریعے پھیلتا ہے اور اس میں بار بار تیز بخار کے ساتھ سر درد، پٹھوں کا درد اور کمزوری ہوتی ہے۔ تحقیق میں شامل 13 سپاہیوں میں سے 4 کے ڈی این اے میں پیراٹائفائیڈ بخار کے جراثیم اور 2 میں ریلیپسنگ فیور کے جراثیم پائے گئے، دونوں بیماریوں کی علامات تاریخی ریکارڈ میں بیان کردہ علامات سے مطابقت رکھتی ہیں۔

2001 میں دریافت ہونے والی ویلنیئس کی اس جگہ پر نپولین کی فوج کے تقریباً 2 سے 3 ہزار سپاہیوں کی باقیات موجود ہیں۔

حماس کی مغربی کنارے میں مزاحمت تیز کرنے کی اپیل، قابض اسرائیلی وزیر کی سخت انتقام کی دھمکی

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت حماس اور اس کے عسکری ونگ القسام بریگیڈز نے منگل کی صبح جنین کے علاقے میں قابض اسرائیلی فوج سے جھڑپ کے دوران جامِ شہادت نوش کرنے والے مجاہدین کو خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ اس جھڑپ میں تین فلسطینی نوجوان قابض اسرائیل کی خصوصی فورسز کے خلاف بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ دوسری جانب قابض اسرائیل کے وزیر دفاع یسرائیل کاٹز نے مزاحمت کاروں کو سخت ردِعمل کی دھمکیاں دیں۔

القسام بریگیڈز نے ایک مختصر عسکری بیان میں کہا ہے کہ "ہم اپنے دو شہداء، کمانڈر عبداللہ محمد جلامنہ اور قیس ابراہیم البیطاوی کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں جو اپنے ساتھی مجاہد احمد عزمی نشرتی کے ساتھ قابض صہیونی خصوصی فورسز کے ساتھ شدید مسلح جھڑپ کے دوران شہید ہوئے۔" بیان میں القسام بریگیڈز نے واضح کیا کہ مغربی کنارے میں مزاحمت کاروں کا تعاقب، گرفتاریوں اور قتل کی قابض اسرائیلی مہمات ان کے حوصلے کو پست نہیں کر سکتیں اور مجاہدین قابض فوج پر کاری ضربیں لگانے کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ حماس نے اپنے بیان میں کہا کہ کفر قود میں ہونے والا واقعہ قابض اسرائیل کی "میدانی قتل کی منظم پالیسی" کا تسلسل اور اس کے خونی طرزِ عمل کا مظہر ہے۔ حماس نے کہا کہ "یہ سنگین جرم مغربی کنارے میں ایک خطرناک اضافہ ہے جس کا مقصد ہمارے عوام کو جھکانا اور ان کی استقامت توڑنا ہے، لیکن قابض اسرائیل کے تمام حربے ناکام ہوں گے کیونکہ فلسطینی قوم کبھی سر نہیں جھکائے گی۔"

حماس نے زور دیا کہ "ہمارا عوام قابض اسرائیل اور اس کے انتہا پسند آبادکاروں کے خلاف اپنی مزاحمت اور استقامت جاری رکھے گا۔ مزاحمت اپنی قوم کے دفاع کے لیے ہر دستیاب ذریعہ استعمال کرے گی۔" تحریک نے فلسطینی عوام سے اپیل کی کہ وہ ہر محاذ اور ہر تصادم کے مقام پر قابض دشمن کے خلاف مزاحمت کو تیز کریں اور میدان و سیاست دونوں سطحوں پر اتحاد قائم رکھیں تاکہ زمین اور مقدسات کے دفاع کا یہ معرکہ مضبوط ہو۔

عبرانی چینل 12 کے مطابق قابض اسرائیلی فوج کی "یمام" نامی خصوصی یونٹ کے نشانہ بازوں نے جنین کے مغرب میں واقع ایک غار میں پناہ لینے والے تین فلسطینیوں کو شہید کیا، جس کے بعد صہیونی فضائیہ نے اس مقام پر بمباری کر کے پورا علاقہ ملبے کا ڈھیر بنا دیا۔

عینی شاہدین کے مطابق بلد ِ کفر قود منگل کی صبح زبردست دھماکوں، فضائی حملوں اور گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھی۔ قابض اسرائیلی فوج نے شہید احمد نشرتی کے گھر کا گھیراؤ کر کے اسے نشانہ بنایا۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ صہیونی فوج بھاری مشینری اور بلڈوزروں کے ساتھ علاقے میں داخل ہوئی اور گھر کے گرد گھیرا تنگ کرنے کے بعد شدید جھڑپیں شروع ہو گئیں جن کے دوران ایک بڑا دھماکہ ہوا اور دھوئیں کے بادل آسمان تک اٹھ گئے۔ عمر جرار نامی عینی شاہد نے بتایا کہ "قابض اسرائیلی ڈرونز گذشتہ رات سے علاقے کی فضا میں نچلی پرواز کر رہے تھے، صبح سویرے خصوصی فورسز الہاشمیہ گاؤں کی سمت سے وادی حسن تک پہنچ گئیں اور کفر قود، الہاشمیہ اور کفر ذان کے درمیان علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔" انہوں نے مزید بتایا کہ "محاصرہ کرنے کے بعد قابض فوج نے اس غار پر فائرنگ کی جہاں چند نوجوان چھپے ہوئے تھے، اسی دوران فضائی بمباری کی گئی اور پھر فوج نے اس مقام پر کھڑی ایک گاڑی کو دھماکے سے اڑا دیا۔

یہودی انتہا پسندوں کی جبری فوجی بھرتی کے خلاف القدس میں ملین مارچ کی تیاری

مقبوضہ بیت المقدس: قابض اسرائیل میں مذہبی یہودیوں کے گروہ "حریدیم" نے اعلان کیا ہے کہ وہ جمعرات کے روز مغربی بیت المقدس میں ایک عظیم الشان احتجاجی مظاہرہ کریں گے، جسے وہ "ملین مارچ" کا نام دے رہے ہیں۔ یہ احتجاج اُن پر قابض فوج میں جبری بھرتی کے فیصلے کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ اس خبر کی تصدیق صہیونی ذرائع ابلاغ نے بھی کی ہے۔

یہ احتجاج ایسے وقت میں ہونے جا رہا ہے جب قابض وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو اور مذہبی جماعتوں کے درمیان فوجی بھرتی کے قانون پر شدید اختلافات عروج پر ہیں۔ یہ وہی قانون ہے جو کئی دہائیوں سے مذہبی یہودیوں کو فوجی خدمت سے استثنا دیتا آیا تھا، تاہم گذشتہ جون میں قابض عدالتِ عظمیٰ نے اس قانون کو کالعدم قرار دے دیا تھا اور مذہبی گروہوں کو بھی جبری بھرتی کا پابند بناتے ہوئے اُن کے مذہبی اداروں کی مالی امداد روک دی تھی۔

عبرانی اخبار 'یدیعوت احرونوت' کے مطابق اس مظاہرے میں مذہبی یہودیوں کے سرکردہ رہنما اور اُن کے ہزاروں پیروکار شرکت کریں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس مارچ کا مقصد "فوجی بھرتی مسلط کرنے کی کوششوں کے مقابلے میں حریدیم کے اتحاد" کو ظاہر کرنا ہے۔ فوجی بھرتی کا یہ معاملہ قابض اسرائیل کی سیاسی زندگی میں طویل عرصے سے تنازع کا باعث رہا ہے۔ حریدی اخبارات میں شائع اشتہارات کے ذریعے عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس احتجاجی مارچ میں بھرپور شرکت کریں۔ یہ مظاہرہ ایسے وقت ہوگا جب قابض کنیسٹ کی خارجہ و سکیورٹی کمیٹی نئی فوجی چھوٹ کے قانون پر بحث کر رہی ہوگی۔

دلچسپ امر یہ ہے کہ بنجمن نیتن یاہو کی جماعت "لیکوڈ" کے بعض رہنماؤں نے بھی اس احتجاج میں شرکت کی خواہش ظاہر کی ہے۔ ان میں قابض وزیرِ مواصلات شلومو کرعی بھی شامل ہے، جس نے ریڈیو "کول ہائی" سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ "جب مقصد تورات کے طلبہ پر ہونے والے ظلم کو روکنا ہو تو شرکت فرض بن جاتی ہے"۔

دوسری جانب صہیونی حزبِ اختلاف کے سربراہ یائیر لپیڈ نے لیکوڈ وزراء پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ "لیکوڈ کے ووٹرز قابض فوج میں شامل ہوتے ہیں، لڑتے ہیں اور مارے جاتے ہیں، جب کہ اُن کے نمائندے بدعنوانی اور فوجی خدمت سے فرار کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں"۔

یائیر لپیڈ نے مزید کہا کہ "لیکوڈ اب کوئی قومی جماعت نہیں رہی بلکہ یہ مذہبی انتہا پسندوں اور ایتمار بن گویر کی تابع شاخ بن چکی ہے"۔ انہوں نے اعلان کیا کہ مستقبل میں اگر حزبِ اختلاف کی حکومت بنی تو وہ فوجی اور تعلیمی فرائض میں مساوات کو لازمی قرار دے گی۔ اعداد و شمار کے مطابق قابض اسرائیل میں حریدیم کی آبادی کل دس ملین میں سے تقریباً تیرہ فیصد ہے۔ ان میں سے زیادہ تر فوجی خدمت سے انکار کرتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ اپنی زندگیاں "تورات کی تعلیم" کے لیے وقف کیے ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ سیکولر معاشرے میں شمولیت اُن کی مذہبی شناخت کے لیے خطرہ ہے۔

گذشتہ کئی دہائیوں سے حریدیم نوجوان مختلف مذہبی درسگاہوں میں تعلیم کے بہانے فوجی خدمت کو مؤخر کرتے رہے ہیں، یہاں تک کہ وہ 26 برس کی عمر میں فوجی چھوٹ کے اہل ہو جاتے ہیں۔

حزبِ اختلاف کا الزام ہے کہ بنجمن نیتن یاہو اپنے اقتدار کو بچانے کے لیے ایک نئے قانون کی تیاری کر رہے ہیں، جس کے ذریعے حریدیم کو مستقل فوجی چھوٹ دی جائے گی تاکہ "شاس" اور "یہودوت ہتوراہ" جیسی مذہبی جماعتوں کو دوبارہ حکومتی اتحاد میں شامل کیا جا سکے۔ دوسری جانب قابض فوج کے سابق نائب سربراہ دان ہرئیل نے انتباہ دیا ہے کہ قابض فوج کی تعداد خطرناک حد تک کم ہو چکی ہے جو موجودہ سکیورٹی ضروریات پوری کرنے کے قابل نہیں۔ ان کے مطابق، "قابض فوج آج اپنے حجم میں 1974 کے مقابلے میں آدھی رہ گئی ہے، اُس وقت آبادی 33 لاکھ تھی اور آج دس ملین ہو چکی ہے۔" یہ صورتحال اس امر کی عکاس ہے کہ قابض اسرائیل نہ صرف اندرونی سیاسی انتشار میں مبتلا ہے بلکہ اس کی جارح قوت بھی بتدریج کمزور ہو رہی ہے، جب کہ وہ غزہ میں فلسطینی عوام پر ظلم، قتل عام اور اجتماعی تباہی کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔

قابض اسرائیلی کنیسٹ میں فلسطینی اسیران کو پھانسی دینے کا قانون اگلے ہفتے ووٹنگ کے لیے پیش ہوگا

غزہ: قابض اسرائیلی حکومت کے پارلیمانی اتحاد کے سربراہ اوفیر کاٹز نے اعلان کیا ہے کہ کنیسٹ آئندہ ہفتے ایک ایسے مجرمانہ قانون پر ووٹنگ کرے گی جس کے تحت فلسطینی اسیران کو سزائے موت دینے کی منظوری دی جائے گی۔ یہ اعلان اُس وقت سامنے آیا جب انتہا پسند وزیر برائے قومی سلامتی ایتمار بن گویر نے وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو کو دھمکی دی کہ اگر یہ قانون پارلیمنٹ میں پیش نہ کیا گیا تو وہ حکومتی اتحاد کی قانون سازی کی حمایت روک دے گا۔

کاٹز کے دفتر کی جانب سے پیر کی شب جاری کردہ بیان کے مطابق، جو عبرانی ویب سائٹ "وائنٹ" نے شائع کیا، بتایا گیا کہ قومی سلامتی کمیٹی کے سربراہ تسفیقا فوگل اور کنیسٹ کی قانونی مشیرہ ساگیت آویک کے ساتھ اجلاس کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ قانون کے مسودے پر آئندہ ہفتے بحث ہوگی جس کے اختتام پر اس پر ووٹنگ کی جائے گی۔ بیان میں یہ بھی کہا گیا کہ قابض حکومت کا اتحاد "قانون کو جلد از جلد منظور کرانے کے لیے مکمل طور پر پُرعزم" ہے۔

ایتمار بن گویر نے اس فیصلے کا فوری خیر مقدم کرتے ہوئے کنیسٹ میں ووٹنگ کی تاریخ طے کرنے پر اتحاد کے سربراہ کو مبارکباد دی۔ اس نے قومی سلامتی کمیٹی اور اس کے سربراہ تسفیقا فوگل (جو اس کے اپنے انتہا پسند جماعت "عوتمہ یہودیت" سے تعلق رکھتے ہیں) کی "قانون کو آگے بڑھانے کی کوششوں" کو سراہا۔ یہ پیش رفت اس وقت سامنے آئی ہے جب قابض اسرائیلی حکومت کے اندر انتہا پسند نظریاتی قوانین کے حوالے سے گہری تقسیم بڑھ رہی ہے۔ بن گویر اپنی شدت پسند جماعت کے ایجنڈے کو مسلط کرنے کی کوشش کر رہا ہے، جس میں فلسطینی اسیران کے لیے سخت ترین سزائیں اور اُن کے بنیادی انسانی حقوق کی مکمل پامالی شامل ہے۔

گذشتہ ہفتے بن گویر نے اپنی جماعت کے اجلاس میں واضح دھمکی دی تھی کہ اگر تین ہفتوں کے اندر اندر فلسطینی اسیران کے لیے سزائے موت کا قانون پیش نہ کیا گیا تو اُس کی جماعت "عوتمہ یہودیت" حکومت کے مجوزہ قوانین کی حمایت سے دستبردار ہو جائے گی۔

بن گویر نے دعویٰ کیا کہ سزائے موت کا قانون "حماس پر دباؤ ڈالنے کا ایک مؤثر ہتھیار" ثابت ہوگا، یہ کہتے ہوئے کہ "اب جب تمام اسرائیلی اسیران واپس آ چکے ہیں تو کوئی عذر باقی نہیں رہا"۔

قابض اسرائیلی حکام نے 16 اکتوبر کو القسام بریگیڈز کے اُن جنگجوؤں کو عدالت میں پیش کرنے کی تیاریاں شروع کر دی تھیں جنہیں انہوں نے زندہ گرفتار کیا تھا، حالانکہ تمام اسرائیلی اسیران کی رہائی کے بعد بھی یہ اقدام بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

اسی حوالے سے فلسطینی مرکز برائے دفاعِ اسیران کی ڈائریکٹر لینا طویل نے خبردار کیا کہ سردیوں کے قریب آتے ہی اسیران کی حالت مزید بگڑ رہی ہے۔ قابض اسرائیل نے مسلسل تیسرے سال انہیں کمبل اور گرم کپڑے وصول کرنے سے روک رکھا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ قابض جیل انتظامیہ کی جانب سے فلسطینی اسیران کو مختلف اجتماعی سزاؤں کا سامنا ہے جن میں تنہائی کی قید، وکلاء سے ملاقات پر پابندی، بھاری مالی جرمانے اور اہل خانہ سے ملاقاتوں پر مکمل پابندی شامل ہیں، خاص طور پر جب وہ اپنے بنیادی انسانی حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں۔

مرکز نے ایسے درجنوں اسیران کی گواہیاں ریکارڈ کی ہیں جو قابض اسرائیلی جیلوں میں جسمانی اور نفسیاتی تشدد سے موت کے قریب پہنچ گئے۔ مزید برآں، بعض شہداء کی لاشیں قابض اسرائیل کی جانب سے بغیر شناخت واپس کی جاتی ہیں جن پر واضح طور پر تشدد، اذیت اور اعضاء کی چوری کے آثار موجود ہوتے ہیں۔

یہ مجوزہ قانون قابض اسرائیلی درندگی کا ایک اور سنگین مظہر ہے جو فلسطینی عوام کی مزاحمتی روح کو کچلنے اور ان کے نصب العین کو مٹانے کی دانستہ کوشش ہے۔ یہ اقدام نہ صرف بین الاقوامی انسانی قوانین بلکہ تمام اخلاقی اقدار کی کھلی تضحیک ہے۔

بیروت کے شاتیلا پناہ گزین کیمپ میں فائرنگ، 25 سالہ نوجوان جاں بحق

بیروت (یواین آئی) بیروت کے جنوبی مضافات میں واقع شاتیلا فلسطینی پناہ گزین کیمپ میں فائرنگ کے ایک المناک واقعے میں 25 سالہ نوجوان ایلیو ابو حنا اپنی گاڑی پر اندھا دھند فائرنگ کے نتیجے میں جاں بحق ہو گیا۔ طبی رپورٹ کے مطابق گولی دائیں جانب سے جسم میں داخل ہو کر بائیں جانب سے نکلی، جب کہ گاڑی پر گولیوں کے کئی نشانات ملے ہیں، جو شدید فائرنگ کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مقتول کے والد ولید ابو حنا نے العربیہ ڈاٹ نیٹ/الحدث ڈاٹ نیٹ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا: میرے بیٹے کو اندھا دھند گولیوں سے مار دیا گیا۔ انہوں نے مزید کہا: یہ ناقابلِ قبول ہے کہ کسی بھی گروہ یا فریق کو ریاست کی عملداری سے باہر اسلحہ رکھنے کی اجازت دی جائے۔ ریاست ہی واحد ادارہ ہے جسے امن و امان قائم رکھنے اور قانون نافذ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

ٹرمپ نے 2028 میں تیسری مدت کے لیے صدارتی انتخابات میں حصہ لینے کی خواہش ظاہر کی

واشنگٹن (یواین آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اشارہ دیا ہے کہ وہ 2028 میں تیسری مدت کے لیے صدارتی انتخابات میں حصہ لینے کے خواہشمند ہیں۔ وائٹ ہاؤس میں صحافیوں سے گفتگو کے دوران ٹرمپ نے کہا کہ وہ اس معاملے پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں، تاہم تاحال کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا۔ امریکی آئین کے مطابق صدر صرف دو مدتوں تک اقتدار میں رہ سکتا ہے، اس لیے ٹرمپ کا بیان سیاسی و آئینی حلقوں میں نئی بحث چھیڑنے کا باعث بن گیا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے گزشتہ روز وائٹ ہاؤس میں صحافیوں سے گفتگو کے دوران کہا کہ میں صدارت کی تیسری مدت کا انتہائی خواہشمند ہوں، میرے نمبر سب سے بہترین ہیں مگر میں نے واقعی اس معاملے پر تاحال بہت زیادہ غور نہیں کیا ہے۔ انہوں نے ساتھ ہی متنبہ کیا کہ وہ مستقبل میں ریپبلکن پارٹی کی قیادت کے حوالے سے ممکنہ امیدواروں کی فہرست پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ امریکی انتظامیہ کی دو اہم شخصیات، وزیرِ خارجہ مارکو روبیو اور نائب صدر جے ڈی ونس کا ذکر کرتے ہوئے ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ ہمارے پاس واقعی اچھے لوگ ہیں، ان میں سے ایک ابھی یہاں کھڑا ہے۔ بعد ازاں انہوں نے جے ڈی ونس کو سراہتے ہوئے کہا کہ ظاہر ہے جے ڈی بہت اچھے نائب صدر ہیں، مجھے نہیں لگتا کہ ان دونوں کے خلاف کوئی بھی مقابلے میں سامنے آئے گا۔ یاد رہے کہ امریکی آئین میں یہ بات واضح ہے کہ صدر کو صرف دو مدتوں تک انتخاب لڑنے کی اجازت ہے، تیسری مدت آئینی حدود کے اندر نہیں آتی۔

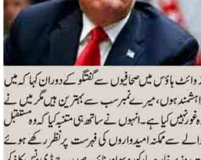

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

ایس آئی آر کا دوسرا مرحلہ

الیکشن کمیشن نے بارہ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں ووٹرلسٹوں پر خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر) شروع کرنے کا اعلان کیا ہے اور یہ عمل منگل کو شروع ہوا۔ الیکشن کمیشن کی اس دلیل سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ کسی بھی الیکشن میں صرف درست اور اہل ووٹرز کو ہی ووٹ ڈالنے کا اہل ہونا چاہیے۔ وہ لوگ جو انتقال کر چکے ہیں، جن کے نام متعدد مقامات پر نظر آتے ہیں، یا جو مستقل طور پر ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل ہو چکے ہیں، انہیں انتخابی فہرستوں سے نکال دیا جائے۔ تاہم، سوال یہ ہے کہ کسی بھی ووٹر کے نام کو انتخابی فہرستوں سے کیوں نکالا جائے جو درستی کے معیار کی بنیاد پر ووٹ دینے کا اہل ہو؟ درحقیقت، جب بہار میں ایس آئی آر کا عمل اچانک شروع کیا گیا تھا، سوالات اٹھائے گئے تھے: جب اسمبلی انتخابات میں بہت کم وقت رہ گیا تھا تو کمیشن نے اچانک ایس آئی آر کی کارروائی کیوں شروع کی، اور یہ صرف بہار میں ہی کیوں کیا گیا؟ یہ بھی دلیل دی گئی کہ جن ریاستوں میں اسمبلی انتخابات کے لیے کافی وقت ہے وہاں پہلے ایس آئی آر کا انعقاد بہتر ہوگا۔ لیکن الیکشن کمیشن غالباً اس الیکشن میں ووٹرلسٹ کو پاک کرنا چاہتا تھا، اس لیے بے شمار سوالات کے باوجود ایس آئی آر کی گئی۔ اب، ایس آئی آر کا انعقاد اتر پردیش، مغربی بنگال، کیرالہ، تمل ناڈو، مدھیہ پردیش، راجستھان، چھتیس گڑھ، پڈوچیری، انڈمان اور نکوبار، گوا، گجرات اور لکشدیپ میں کیا جائے گا۔ الیکشن کمیشن کا خیال ہے کہ یہ متعلقہ ریاستوں میں مکمل غلطی سے پاک ووٹرلسٹوں کو یقینی بنائے گا۔ اکثر یہ شکایات آتی رہی ہیں کہ کچھ لوگوں نے دھوکہ دہی سے ووٹرلسٹ میں نام درج کرایا ہے یا کسی کا نام ایک سے زیادہ جگہوں پر درج ہے۔ فہرست سے نااہل ووٹرز کے نام نکالنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ تاہم، بہار میں ایس آئی آر کے دوران جس طرح سے لاکھوں نام ووٹرلسٹ سے ہٹائے گئے، اس نے ایک بڑا تنازعہ کھڑا کر دیا۔ کئی سیاسی جماعتوں نے الزام لگایا کہ اہل ووٹروں کی ایک بڑی تعداد کو فہرست سے نکال دیا گیا، حتیٰ کہ زندہ لوگوں کو بھی مردہ قرار دے کر ان کے ناموں کو فہرست سے نکال دیا گیا۔ تاہم اطلاعات کے مطابق جن ریاستوں میں ایس آئی آر کا اعلان کیا گیا ہے وہاں کسی قسم کے دستاویزات پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بہار میں ایس آئی آر کے دوران یہ تنازعہ کا ایک بڑا ذریعہ تھا۔ بہار میں، الیکشن کمیشن نے ایس آئی آر کے تحت ووٹرلسٹ میں نام برقرار رکھنے کے لیے گیارہ دستاویزات قائم کیے تھے، جن میں سے ایک لازمی تھا۔ ان دستاویزات میں آدھار شامل نہیں تھا۔ تاہم، سپریم کورٹ کی مداخلت کے بعد، الیکشن کمیشن کو ایس آئی آر کے عمل کی دستاویزات اور طریقہ کار کے تقاضوں میں ترمیم کرنا پڑی۔ نتیجتاً، الیکشن کمیشن کو یقینی بنانا چاہیے کہ ایس آئی آر کا عمل مکمل طور پر شفاف ہو۔ بہار میں ایس آئی آر کے بارے میں سپریم کورٹ کی سماعتوں کے دوران اٹھائے گئے سوالات اور عدالت کی تجاویز اور ہدایات پر غور کرتے ہوئے، الیکشن کمیشن ایس آئی آر کو ایسے فارمیٹ میں کر سکتا ہے جو جانچ کے لیے کھلا نہ ہو۔ درحقیقت، حالیہ برسوں میں، الیکشن کمیشن کے طریقوں نے زیادہ تر تنازعات کو جنم دیا ہے، جس سے اس کی ساکھ کو نقصان پہنچا ہے۔ ظاہر ہے کہ کمیشن کو اپنی ساکھ بحال کرنے کا چیلنج بھی درپیش ہے۔

بہار اسمبلی انتخاب - حقیقی صورت حال

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

> دوستانہ مقابلے اور ووٹوں کو گول بند کرنے اور مقصد کے حصول کے لیے حلیف اور معاون پارٹیاں بھی کم سے کم جگہوں پر دوستانہ مقابلہ کے نام سے آمنے سامنے ہیں، ہر پارٹی اپنے ماڈل کی بات کر رہی ہے، کوئی بہار کو گجرات ماڈل بنانا چاہتا ہے اور کوئی یوپی ماڈل، بہار میں ممبئی کی چکا چوند لانے کی بات بھی کہی جا رہی ہے اور ان نعروں میں "بہاریت" کہیں گم ہوتی جا رہی ہے، "بہاریت" کا مطلب علاقائی تعصب نہیں، اس کا مطلب بہار کے مفادات سے ہے، بہار کی اپنی تہذیب ہے، اپنے مسائل ہیں، اپنی ضرورتیں ہیں، اپنا جینے کا انداز ہے اور ترقی کے اپنے منصوبے ہیں، جو نہ گجرات ماڈل سے پورا ہونے کو ہے اور نہ یوپی ماڈل سے، خصوصاً جب ان ماڈلوں میں مسلمانوں کی نسل کشی، سینکڑوں فسادات میں بہے خون، ماؤں بہنوں کی لٹتی عصمتیں، نیزوں پر اچھالے گیے بچے، ان کاؤنٹر (In Counter) کے نام پر قتل کیے گیے جوان، خاکستر دکانیں، قید وبند کے نام پر جیلوں میں سڑ رہے بے قصور مسلمان اور ان سب کی کربناک چیخیں کانوں میں گونج رہی ہوں، گودھرا، سورت، بڑودہ، مراد آباد، مظفر نگر، بھاگلپور اور اس جیسے کتنے قصبات وشہر اس خونیں تاریخ کے گواہ ہیں۔

انتخاب سر پر سوار ہے، پورے ہندوستان کی نگاہ اس وقت بہار پر لگی ہوئی ہے، مختلف پارٹیوں نے اپنے امیدواروں کے ناموں کو آخری شکل دیدی ہے، جنہیں ٹکٹ ملا، وہ شاداں وفرحاں ہیں اور جنہیں نہیں ملا ان میں سے کچھ روپیٹ کر، گڑگڑا کر اپنی بربادی کا ماتم کر کے رہ گیے، کچھ نے احتجاج، دھرنے اور مخالفت میں نعرہ بازی کی راہ اپنائی، ان کے باغیانہ تیور سے سیاسی پارٹیاں پریشان ہیں، بغاوت کرنے والے دوسروں کے ساتھ ساتھ پارٹی سربراہان کے گھر کے لوگ بھی ہیں، گویا مخالفت اندر سے بھی ہو رہی ہے اور باہر سے بھی، سیاسی رہنماؤں کا ایک طبقہ وہ بھی ہے، جنہیں بہار کی سیاسی جماعتوں سے مایوسی ہوئی تو انہوں نے آزاد امیدوار بننا پسند کیا اور بغاوت کے علم بردار ہوگیے، غریبوں کا سہارا لے کر کچھ خودرو پارٹیاں اور امیدوار بھی میدان میں ہیں، ایک اور پارٹی مسلمانوں کے نام پر سیمانچل اور بہار میں کود پڑی ہے، اس طرح آثار یہی ہیں کہ حسب سابق ماضی کی طرح سیکولر کہے جانے والے ووٹ منتشر ہو جائیں گے، انتشار پارٹیوں ہی میں نہیں، ان کے نصب العین اور منشور میں بھی ہے، سیکولر کہی جانے والی پارٹیوں کی شبیہ عوام میں یہی بنی ہے کہ یہ سب اپنے خاندان کو سیاست میں آگے لے جانا چاہتے ہیں، بیٹا، بیوی، بہو، بھائی، بھابی کا بول بالا ہے۔

سیاست کی پچ پر بیٹے، بیٹیوں اور رشتہ داروں کو اتارنے میں سبھی سیاسی پارٹیاں بہت دیالو اور دلدار واقع ہوئی ہیں، سب سے زیادہ رشتہ دار امیدوار جدیو اور راجد کے ہیں، اعداد وشمار کے اعتبار سے دیکھیں تو بی جے پی میں 14، جدیو میں 19، ہم میں 4، راشٹریہ لوک مورچہ میں 3، ایل جے پی آر میں 3، آر جے ڈی میں19، وی آئی پی میں02، کانگریس میں 03، بھاکپا میں 01، جن سوراج میں 02 امیدوار رشتہ دار ہیں، دوسری طرف کئی خاندان ایسے ہیں جن کی سیاسی وراثت پر زوال آیا ہے، اوشا سنہا، راما سنگھ، رمئی رام وغیرہ کے خاندان سے کوئی بھی انتخابی میدان میں نہیں ہے، چند نامور سیاسی لوگوں کی بات کریں تو بوچہاں سے نو(9) بار رکن اسمبلی لالو، رابڑی اور نتیش کمار کی حکومت میں وزیر کی حیثیت سے کام کرنے والے رمئی رام کا خاندان بھی انتخابی دوڑ سے باہر ہوگیا ہے، انہوں نے اپنی بیٹی گیتا کماری کو ایم ایل سی بنوایا تھا، جو بی جے پی میں شامل ہوگئی تھیں، اب کی بار یہ سیٹ لوجپا کے کھاتے میں چلی گئی، اس طرح رمئی رام کا خاندان غائب ہوگیا1967 کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ رمئی رام کی سیاسی پچ بوچہاں ان کے ہاتھ سے نکل گئی ہے، لکھی سرائے سے پلا دیا دو کے خاندان کا بھی صفایا ہوگیا ہے، ایک زمانہ میں لکھی سرائے کی سیاست کے مرد میدان سمجھے جانے سورج گڑھ سے رکن اسمبلی پرملا دیادو30 سال بعد خیاؤ باہر ہیں2024 میں اسمبلی آر جے ڈی سے پالا دکی بی جے پی کے خیمہ میں آنے والے پلا دیا دو پہلی بار1995 میں آزاد امیدوار کی حیثیت سے جیت حاصل کر آر جے ڈی میں شامل ہوگیے تھے2025 کے انتخاب میں این ڈی اے اور انڈیا اتحاد دونوں میں سے کسی نے ٹکٹ نہیں دیا اور وہ کلین سوپ ہوگیے، یہی حال سیوان میں اوما شنکر سنگھ کے خاندان کا ہوا، سیوان میں اوما شنکر سنگھ کے لڑکا جتندر سوامی ان کے خاندان کے سیاسی وارث تھے، اس بار انہوں نے دونوں اتحاد پر ٹکٹ بیچنے کا الزام لگا کر انتخاب سے دوری بنالی ہے، ویشالی سے راجندر رائے کی بیوی کا ٹکٹ کٹنے کی وجہ سے ان کی دوری سیاست سے بڑھ گئی گوان کی بہوا بجا یادو محی الدین نگر سے آر جے ڈی امیدوار ہیں، لیکن سیاسی چمک اور رونق ختم ہوگئی ہے، مدھے پورا سے شرد یادو کی سیاسی وراثت بیٹی سبھاشنی اور بیٹا شانتنو مندیلا کے ذریعہ جاری تھی، اس بار دونوں رن آؤٹ ہوگیے ہیں، کھگویا کے رام شرن یادو اور رن ویر یادو کا خاندان بھی امسال پچاس سال بعد کیک آؤٹ ہوگیا ہے، حیرت کی بات یہ بھی ہے کہ شیخ پورہ سے بہار کے پہلے وزیر اعلیٰ "بہار کیسری" شری کرشن سنگھ کا خاندان بھی سیاست میں اپنی شناخت کے لیے تگ ودو کر رہا ہے2015 میں ان کے پر پوتے انیل شنکر سنہا نے این سی پی سے بربگھا سے چناؤ لڑا تھا، لیکن انہیں صرف 4420 ہی ووٹ ملے تھے، اس بار ہر پارٹی نے ان کو باہر رکھا ہے۔

اس موقع سے بڑے پیمانے پر آیا رام، گیا رام بھی خوب ہوا ہے، اور حسب سابق سیاسی پارٹیوں نے ٹکٹ دے کر اس رویہ کی حوصلہ افزائی کی ہے، اس کا مطلب ہے کہ ہمارے رہنماؤں میں قدروں کے تحفظ کا احساس ختم ہوتا جا رہا ہے اور کسی بھی طرح کسی بھی قیمت پر اسمبلی پہونچنے کی حرص وہوس شباب پر ہے، دوسری طرف مقابل پارٹی کا صرف ایک ایجنڈا ہندوتو اہے، جس کے سہارے وہ اس ملک کو ہندو راشٹر بنانا چاہتی ہے، گو اس کا ذکو دنیا کی واحد ہندو ریاست نیپال کے ہندو راشٹر نہ بننے اور آئینی طور پر اسے مسترد کرنے کے نتیجے میں سخت دھکا لگا ہے، لیکن اتنی مایوسی بھی نہیں ہے کہ اس نعرہ سے فرقہ پرست طاقتیں باز آجائیں، دوستانہ مقابلے اور ووٹوں کو گول بند کرنے اور مقصد کے حصول کے لیے حلیف اور معاون پارٹیاں بھی کم سے کم جگہوں پر دوستانہ مقابلہ کے نام سے آمنے سامنے ہیں، ہر پارٹی اپنے ماڈل کی بات کر رہی ہے، کوئی بہار کو گجرات ماڈل بنانا چاہتا ہے اور کوئی یوپی ماڈل، بہار میں ممبئی کی چکا چوند لانے کی بات بھی کہی جا رہی ہے اور ان نعروں میں "بہاریت" کہیں گم ہوتی جا رہی ہے، "بہاریت" کا مطلب علاقائی تعصب نہیں، اس کا مطلب بہار کے مفادات سے ہے، بہار کی اپنی تہذیب ہے، اپنے مسائل ہیں، اپنی ضرورتیں ہیں، اپنا جینے کا انداز ہے اور ترقی کے اپنے منصوبے ہیں، جو نہ گجرات ماڈل سے پورا ہونے کو ہے اور نہ یوپی ماڈل سے، خصوصاً جب ان ماڈلوں میں مسلمانوں کی نسل کشی، سینکڑوں فسادات میں بہے خون، ماؤں بہنوں کی لٹتی عصمتیں، نیزوں پر اچھالے گیے بچے، ان کاؤنٹر (CounterIn) کے نام پر قتل کیے گیے جوان، خاکستر دکانیں، قید وبند کے نام پر جیلوں میں سڑ رہے بے قصور مسلمان اور ان سب کی کربناک چیخیں کانوں میں گونج رہی ہوں، گودھرا، سورت، بڑودہ، مراد آباد، مظفر نگر، بھاگلپور اور اس جیسے کتنے قصبات وشہر اس خونیں تاریخ کے گواہ ہیں، ایسے میں بہار کے رائے دہندگان نہ گجرات ماڈل کی طرف جائیں گے، نہ یوپی ماڈل کو پسند کریں گے، ان حالات میں رائے دہندگان کو انتہائی ہوشیاری سے اپنی رائے کا استعمال کرنا چاہیے، کیونکہ فرقہ واریت سے متاثر پارٹیوں نے انتہائی منصوبہ بندی کے ساتھ اپنے مہرے بساط پر لگا دیے ہیں، اس منصوبہ بندی کا حاصل یہ ہے کہ اسی فی صد ووٹوں کو ایک خاص پارٹی کے نام پر گول بند اور متحد کر لیا جائے، اور بیس فی صد ووٹ کو کسی بھی طرح کسی بھی قیمت پر منتشر کر دیا جائے، ایک ذات اور ایک مذہب کے کئی کئی آزاد امیدوار کو میدان میں اتار دیا جائے، انہیں کثیر رقم فراہم کرائی جائے، تا کہ ہارنے کے بعد بھی سالوں وہ اپنی معاش کے لیے محتاج نہ ہوں اور اگر تیز طرار ہوں تو آگے زیادہ ووٹ کاٹنے کی صلاحیت اپنے اندر پیدا کر لیں، ان سازشوں اور مکر چالوں سے کس طرح بچا جائے اور کس طرح ان سازشوں کو ناکام کیا جائے، وہ ہر حلقہ انتخاب کے لوگوں کو اپنے اپنے طور پر سوچنے کی چیز ہے، کیونکہ امیدواروں کے اعتبار سے ہر حلقے میں حکمت عملی ایک نہیں ہو سکتی، اس حکمت عملی کی تشکیل میں ایک بات مشترک ہو سکتی ہے کہ سیکولرزم کا نعرہ لگانے والے جس حلقے میں جو امیدوار جیتنے کی پوزیشن میں ہوں، خواہ وہ کسی پارٹی کے ہوں اور کسی نشان سے امیدوار ہوں، اس کو جتانے کی جد وجہد کی جائے اور ووٹ کاٹنے والے امیدواروں کی اتنی حوصلہ شکنی کی جائے کہ آئندہ وہ اس قسم کی حرکتوں کے لیے حوصلے نہ جٹا پائیں، چند ایسے حلقے بھی ہو سکتے ہیں، جہاں کے امیدوار نے ایمانداری سے حلقہ میں ترقیاتی کام کیا ہوگا اور وہ حالات کی ستم ظریفی سے نمدہ کی طرح کسی کی دم سے لٹک گیے ہوں، ان کے کاموں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے اور انہیں بھی کامیاب کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

جہاں تک مسلمانوں کی حصہ داری کا سوال ہے تو واقعہ یہ ہے کہ ہر پارٹی نے مسلمانوں کے ساتھ ٹکٹ دینے میں ناانصافی سے کام لیا ہے، اور انہیں مناسب نمائندگی نہیں دی گئی ہے۔ جب ٹکٹ ہی نہیں دیے گیے تو آبادی کے اعتبار سے انہیں جیتنے اور اسمبلی میں جانے کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے؛ بلکہ ماضی کی تاریخ بتاتی ہے کہ جو ٹکٹ مسلمانوں کو دیے جاتے ہیں، پارٹی عام حالات میں ان کی جیت کو یقینی بنانے کی جد وجہد نہیں کرتی اور کئی ایک کو شکست کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے میں سب پارٹی کے مسلم امیدوار جیت کر مجموعی طور پر اسمبلی نہیں پہونچ سکتے اور اگر تمام پارٹیوں کے مسلم امیدوار جیت کر اسمبلی پہونچ جائیں تو بھی آبادی کے تناسب سے ان کی نمائندگی کم ہی رہے گی۔

اس اجمال کی تھوڑی تفصیل یہ ہے کہ عظیم اتحاد میں2020 کے بہار اسمبلی انتخاب میں پانچ پارٹیاں شامل تھیں، اس بار سات پارٹیاں شامل ہیں،2020 میں عظیم اتحاد نے 32 مسلم امیدوار اتارے تھے، سی پی آئی کے کل چھ اور سی پی آئی ایم کے چار امیدوار میدان میں تھے، اول الذکر میں مسلمانوں کی1.06 اور ثانی الذکر میں0.71 مسلمانوں کا حق تھا، مگر ان دونوں نے پورا حق مسلمانوں کا مار لیا2025 میں عظیم اتحاد کی سات پارٹیوں میں سے چار نے ایک بھی مسلمان کو ٹکٹ نہیں دیا ہے اور مسلمانوں کا پورا حق غائب کر دیا، اس کا مطلب ہے کہ وی آئی پی کے کل پندرہ امیدوار میں 2.65 مسلمانوں کا حق تھا جو انہوں نے نہیں دیا ان کے امیدوار جو مغربی چمپارن کے سگولی حلقہ سے تھے، ششی بھوشن سنگھ نام تھا، ان کی امیدواری تکنیکی وجوہات سے قبول نہیں ہوئی، اس طرح اب ان کے چودہ امیدوار میدان میں ہیں، سی پی آئی کے کل نو امیدوار میں1.59 مسلمانوں کا حق تھا، جو نہیں دیا گیا، سی پی آئی ایم کے چار امیدواروں میں0.71 اور انڈین انکلوزیو پارٹی کے تین امیدواروں میں مسلمانوں کا0.51 حق تھا جو اسے نہیں مل سکا۔ (جاری)

کون بنے گا بہار کا مُکھیہ منتری!

فہیم اختر (لندن)

دنیا کے سب سے بڑے جمہوریت والا ملک ہندوستان کے صوبہ بہار میں نومبر میں الیکشن ہو رہا ہے۔ تاہم ہندوستان میں ہر سال کسی نہ کسی صوبے میں انتخاب ہوتا رہتا ہے اور جس پر چرچہ پوری دنیا میں ہوتا ہے۔ اس کی ایک وجہ بی جے پی، یعنی بھارتیہ جنتا پارٹی کی مقبولیت کی کمی اور اضافے پر لوگوں کی نظر رہتی ہے تو وہیں ہندوستان کے تین مرتبہ منتخب وزیر اعظم نریندر مودی کے56 انچ کے سینے کی لاج کا بھی سوال ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی بہار الیکشن میں حکمراں جنتا دل یونائٹڈ کی اتحادی پارٹی ہے۔

تاہم ہندوستان کے پچھلے عام انتخاب میں مودی کے56 انچ سینے کا ہوا تب نکل گئی جب ان کی پارٹی دعوے کے بعد اکثریت لانے میں ناکام رہی۔ اور آخر کار انہیں بہار کی جے ڈی یو اور آندھرا پردیش کی پارٹی کو ساتھ ملا کر حکومت بنانا پڑی۔ یعنی جسے ہندوستان کی سیاسی پارٹیاں ڈبل انجن کی سرکار (ڈبل انجن حکمرانی، ریاستی + مرکزی کا ماڈل) کہہ کر مذاق اڑاتی ہیں۔ اور یہی ڈبل انجن کی سرکار بہار میں بھی حکومت چلا رہی جہاں بی جے پی ایک بار پھر اس خواب سے الیکشن لڑ رہی ہے کہ وہ اس بار اپنے بل بوتے پر سرکار بنا لے گی جو کہ محض ایک خواب ہی لگ رہا ہے۔

وہیں بہار کی علاقائی پارٹی جے ڈی یو یعنی جنتا دل یونائیٹڈ نے نہ جانے کتنی بار کتنوں کے ساتھ ہاتھ ملا چکی ہے اور پھر پیٹھ میں خنجر بھونک کر سرکار سے اپنے اتحادی کو ذلیل وخوار کر چکی ہے لیکن جے ڈی یو ہر بار اپنی حکومت اور نتیش کمار کو ہی مکھ منتری بنانے میں اہم رول نبھایا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ نومبر2025 کے ریاستی الیکشن میں ایک بار پھر نتیش کمار اپنی حکومت بنا کر مکھ منتری بن جائے گیں یا اس بار نتیش کمار کو سیاست سے سنیاس لینا پڑے گا۔

بہار کی ریاستی اسمبلی انتخاب، جن کا انعقاد نومبر 2025 میں دو مراحل میں 6 اور 11 نومبر کو ہو رہا ہے، جو اس بار خاص اہمیت لیے ہوئے ہیں۔ 243 اسمبلی سیٹیں کے انتخاب دو مراحل میں ہوں گی۔ ووٹنگ اس کی وجہ صرف ریاستی سیاست نہیں ہے بلکہ بہار الیکشن ہندوستان کی سیاسی ماحول پر بھی اس کے اثرات کا امکان بھی ہے۔

ایک طرف این ڈی اے، یعنی نیشنل ڈیموکریٹک الائینس ہے، جس کی قیادت حکومتِ بہار میں نتیش کمار اور بھارتیہ جنتا پارٹی کر رہے ہیں تو دوسری طرف اپوزیشن کے پلیٹ فارم آئی این ڈی آئی اے، یعنی انڈین نیشنل ڈیولپمنٹ انکلیو سیو الائنس (انڈیا) ہے، جس میں تیجسوی پرساد یادو کی قیادت راشٹریہ جنتا دل کے تحت ہے۔ بہار ہندوستان کے غریب ترین ریاستوں میں شامل ہے، جہاں بے روزگاری، بیرونِ ریاست ہجرت، صحت و تعلیم میں کمزوریاں اور سماجی ومعاشی طبقات کی تقسیم طویل عرصے سے سیاسی بحث کا محور رہے ہیں۔ حال ہی میں انتخابی فہرستوں کی خصوصی نظر ثانی اور ووٹر اندراج میں مبینہ بے ضابطگیاں بھی سیاسی کشیدگی کا باعث بنی ہیں۔ اس مرتبہ انتخابی مہم ان مسائل کے فرد گھوم رہی ہے، جن میں نوکریاں، قانون وانتظام، صحت کا نظام اور ریاستی ترقی کا معاملہ اہم وجہ بنی ہوئی ہے۔ تاہم وہیں بہار کے اب تک کے الیکشن کے نتائج سے یہی پتہ چلتا ہے کہ بہار کے انتخاب میں وجوہات کچھ بھی ہوں جیت طرزِ مزاج کی ہوتی ہے۔

نتیش کمار، جنہوں نے طویل عرصے سے بہار کی سیاست میں حصہ لیا ہے، اس بار بھی این ڈی اے کے اندر اہم چہرہ ہیں۔ اندازہ یہی لگایا جا رہا ہے کہ بی جے پی تقریباً تسلیم کر چکی ہے کہ نتیش کمار دوبارہ ان کے اتحادی کے طور پر وزیر اعلیٰ منتخب ہوں گے۔ نتیش کمار کی حکومت یہ دعویٰ کر رہی ہے کہ گزشتہ دور کی حکومت میں ان کی قیادت میں ریاست نے ترقی کی سمت کامیاب قدم اٹھائے ہیں۔ حکومتی اتحاد بڑے ووٹر بلاکس مثلاً خواتین، کسانوں، نوجوانوں کو ٹارگٹ کر رہے ہیں اور خاص طور پر سابقہ وعدوں کی تکمیل کو اپنی کامیابی کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔

وہیں تیجسوی پرساد یادو جو کے آر جے ڈی کے سربراہ اور اپوزیشن اتحاد کے چہرے ہیں، انہوں نے انتخابی مہم میں ریاستی حکمرانی پر شدید تنقید کی ہے اور خود کو تبدیلی کا نمائندہ بتایا ہے۔ ان کا وعدہ ہے کہ اگر ان کو موقع ملا تو ریاست میں بے روزگاری، نوجوانوں کی ہجرت، صحت کی ناکافی سہولیات اور انتظامی شفافیت جیسے مسائل کو جلد حل کریں گے۔ جس میں ہر گھر میں سرکاری نوکری کا وعدہ اور مختصر وقت میں اس کو نافذ کرنے کا عزم بھی کیا ہے۔ اس کے علاوہ قانون وانتظام کے نظام کو بہتر بنانے، ریاست کو کرپشن فری بنانے اور ریاست کے نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کا پروگرام بھی شامل ہے۔

ہندوستان کی سب سے بڑی پارٹی کانگریس بہار میں ایک طاقتور علاقائی پارٹی نہیں ہے۔ تاہم راہل گاندھی اپنے انتخابی مہم سے مطمئن ہیں اور انہیں امید ہے کہ انڈیا اتحاد میں شامل ہو کر ان کی پارٹی نمایاں رول نبھائے گی۔ ماضی میں کانگریس بہار کی سیاست میں ایک اہم قوت تھی، مگر وقت کے ساتھ اس کا اثر علاقائی جماعتوں مثال کے طور پر راشٹریہ جنتا دل اور قوم جمہوریت محاذ کے دیگر پارٹیوں کے مقابلے کم ہوتا گیا ہے۔ وہیں کانگریس نے انڈیا اتحاد میں ہو کر اعلان کیا ہے کہ وہ صرف جنگ کے لائق نشستوں پر توجہ دے گی۔ یعنی ایسی نشستوں پر اپنا امیدوار کھڑا کیا ہے جہاں جیتنے کے امکانات زیادہ ہیں۔ تاہم2020 کے بہار انتخاب میں کانگریس نے 70 نشستوں پر لڑ کر صرف 19 سیٹیں ہی جیتی تھیں۔

اس بار اگر دیکھا جائے تو بہار الیکشن کا انتخاب صرف سیاسی جماعتوں کا مقابلہ نہیں بلکہ عوامی توقعات اور عدم اعتماد کا امتحان بھی ہے۔ اگر حکومت کو شکست ہوئی تو یہ صرف کسی ایک پارٹی کی وجہ سے نہیں بلکہ بے روزگاری، ہجرت، وعدوں کی عدم تکمیل جیسے مسائل کے سبب ہو سکتی ہے۔ تاہم اپوزیشن کے وعدے (مثلاً ہر گھر کو نوکری) جذاب ہیں مگر ان کی حقیقت پسندی، نفاذ کی صلاحیت اور مدت کے اندر یہ وعدے پورے کیے جا سکتے ہیں یا نہیں، اس پر عوام کا امتحان ہے۔ ایک دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ وطن سے باہر رہنے والے بہاریوں کی تعداد کافی بڑی ہے اور ان کی انتخابی شرکت پر حکمت عملی بنائی جا رہی ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نے اندازاً تقریباً دو کروڑ بہاریوں کو نشانہ بنایا ہے جنہوں نے ریاست سے باہر رہائش اختیار کی ہے اور جن میں سے اندازاً 65% فی صد ووٹر رجسٹرڈ ہیں۔ یہ بہاری اپنی آبائی حلقوں پر اثر ڈال سکتے ہیں کیونکہ بیرونِ ملک رہنے والے بہاری اپنی ریاست کی ترقی، بے روزگاری، ہجرت اور سماجی حالت کے حوالے سے فکرمند ہیں۔

بہار ایک بار پھر انتخابی رنگ میں رنگا ہوا ہے۔ ہر گلی، ہر چوراہے پر سیاست کی بات ہے، ہر دیوار کسی نہ کسی امید یا مایوسی کی کہانی سناتی ہے۔ مگر مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ اس بار کی ہوا میں ایک خاموشی سی تبدیلی یعنی بدلاؤ آنے والا ہے۔ یوں تو بہار کی سیاست ہمیشہ وعدوں سے بھری رہی ہے، ترقی کے خواب، روزگار کے دعوے اور بہار کو خوشحال بنانے کے نعرے وغیرہ۔ مگر برسوں کے بعد بھی عام بہارے کی زندگی میں وہ بہتری نہیں آئی جس کا وعدہ ہر دور میں کیا گیا۔ آج وہی ووٹر، جس نے استحکام کے نام پر ووٹ دیا، اب سوال کر رہا ہے کہ ترقی کی منزل آخر کب آئے گی۔ پچھلے عام انتخاب میں شاید میں واحد کالم نویس تھا جس نے لکھا تھا کہ این ڈے کو اکثریت نہیں ملے گی اور ویسا ہی ہوا بھی تھا۔ اس بار میں پھر لکھ رہا ہوں کہ ہندوستان کی ریاست بہار کے نتائج حیران کن ہوں گے اور ہوا کا رخ انڈیا اتحاد کی سمت ہوگا۔ کیونکہ یہ بدلتی ہوئی فضا بہار کی ترقی اور سیاست کے لیے اہم ہے۔ بہار کی عوام اب اقتدار نہیں، احساسِ شرکت بھی چاہتے ہیں اور شاید یہی بہار کی نئی صبح کی پہلی کرن ہو۔

معیاری مسلم تعلیمی ادارے وقت کی ضرورت

ڈاکٹر شجاعت حسین

گزشتہ سے پیوستہ

فائدے کے لیے ٹکنالوجی کا استعمال:

خاص طور پر سوشل میڈیا ایپس کے ساتھ اپنے فون پر روزانہ اسکرین ٹائم کی حدیں مقرر کریں (یعنی آہ جی، ٹویٹر یا ایف بی پر ایک گھنٹے کی حد تک پہنچ جائے گا تو یہ خود بند کر دے گا)۔ یہ کتنا حیران کن ہوگا کہ اپنے آپ وقت کی سیٹنگ ہوگی۔ اگر سارا دن سوشل میڈیا پر اسکرولنگ نہیں ہو رہا ہے۔

ادارے میں تعلیمی معیار کی بلندی کے لیے واجب ہے کہ ایک ایسا ماحول پیدا کیا جائے جو ایک ایسی قوم وملت کی ترقی کو فروغ دے جو فکری، سماجی اور نسلی طور پر ترقی کر سکے، اور نسلی طور پر ترقی کر سکے، اور مفید، ترقی، استحکامی، خوشحالی اور تسلی بخش ترقب، ترویج دے اور تکمیل تک پہنچا سکے۔

یہ مقامی کاروبار اور تنظیموں کے ساتھ انٹرنشپ اور پروجیکٹس کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے۔ سروس، تجرباتی اور قابل اطلاق حصولیابی کے منصوبے، اور طلباء کے لیے علمی سرگرمیوں، تحقیقی منصوبوں اور حقیقی دنیا کی ترتیبات میں اس علم کا عملی طور پر کارآمد میں تبدیلی کی اہلیت کے لیے علم کو استعمال کرنے کے مواقع پیدا و فراہمی ہونی چاہیے۔

تعلیمی ادارے میں طلباء کو فنون، سمپوزیا، لیکچر اور خدمات کے ذریعے باہمی عمل میں تعلیم دینا اہم ہے۔ طالب علم کے سیکھنے، نتائج اور بہترین تدریسی طریقوں کے مسلسل اور باقاعدہ جائزوں کی باقاعدہ بنیاد پر وضاحت دی جائے اور وضاحت کی جائے۔

طلباء، فیکلٹی اور عملے کو جدید سہولیات، آلات اور جدید ٹیکنالوجی تک رسائی کی اجازت دی جائے۔ ماہرین کے ساتھ اہل فیکلٹی، قابلیت اور ہدایات کی تاثیر کو مدد کرنے کے لیے ضروری وسائل دستیاب ہوں۔

متنوع، قابل اطلاق اور قابل اطلاق تدریسی طریقوں کی حوصلہ افزائی کریں جو مختلف قسم کے سیکھنے کے انداز اور طالب علم کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

کمیونٹی اور شمولیت کا ایک ایسا کلچر بنائیں جو انفرادی اختلافات، آراء کے تنوع اور بین الاقوامی ثقافتوں کے مشغول ہو، اس کے بارے میں درس حاصل کرے اور ان کا احترام کرے۔

تمام شعبوں میں اسکالرز کو سہولتیں اور معاونت کرنے والے ہوں، اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ وظیفہ، تحقیقی وتخلیقی کام تمام شکلوں میں، بشمول ہم مرتبہ نظر ثانی شدہ، اشاعتیں، گرانٹس، کتابیں، نمائش وغیرہ، طالب علم کے سیکھنے، اختراع، علم کو فروغ دینے، تحقیق سے باخبر بہترین تربیت وعمل کے لازمی اجزاء ہیں، اور یہ ترکیبیں ضامن ہیں تعلیمی معیار میں بلندی وسرخرو ہونے کے لیے۔

کمیونٹی کے ہمراہ مختلف طریقوں سے مشغول رہنا ہے جس میں لکچرز، سمپوزیا، میڈیا، مقامی اداروں کے ساتھ شراکت داری، عوامی خدمت کی سرگرمیاں، انٹرنشپ اور ملازمت و نوکری کی قابلیت سیکھنے کے منصوبے شامل ہیں۔

مشترکہ تدریس اور تحقیق کے مواقع پیش کرنے کے لیے دیگر شعبوں کے ساتھ تعاون کرنا ہے۔ فیکلٹی، عملے اور طلباء کی قیادت اور پیشہ ورانہ ترقی پر زور دیں۔ پروگرام کے جائزے اور طالب علم کے سیکھنے کے نتائج اور پیشے کے اہم موضوعات کی تشخیص میں باقاعدگی و باضابطگی سے مشغول رہنا مفید ہے۔

اچھائی کے مختلف ومتعدد جہتوں پر زور دیں، بشمول جذباتی، معاشی، فکری، جسمانی، سماجی اور روحانی جہات۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ طلباء مدد اور وسائل کی فراہمی سے آگاہ رہیں جو نہ صرف تعلیمی کامیابیوں کو بڑھاتے ہیں بلکہ زندگی کے دیگر شعبوں میں مدد کی ضرورت کو پورا کرنے میں بھی مددگار ومعاون ہیں۔

اس بات کو یقینی بنائیں کہ طلباء کے حاصل شدہ علم کی نمائش ومظاہرہ کرنے کا مناسب مواقع فراہم کرائیں اور نتائج پر مبنی سیکھنے کے مواقع کے ساتھ بین اور ٹرانس ڈسپلنری کورس کی پیشکش تک رسائی حاصل کرانے کی ہدایت جاری کریں اور بانیان ومنتظمین راہ ہموار کریں۔ طالب علموں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ سیکھنے کو بہتر بنانے کے لیے تعاون یا انٹرنشپ کے مواقع سے فائدہ اٹھائیں۔

بین الاقوامی تجربات اور متنوع آبادیوں تک نمائش اور رسائی کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ کیمپس میں قائدانہ کرداروں میں اور کیمپس اور کمیونٹی میں کمیونٹی کے کرداروں میں شامل ہوں۔ طلباء کو سماجی مسائل کے حل تلاش کرنے کی ترغیب دیں۔

مندرجہ بالا پہلوؤں اور وسائل کو اداروں کی علمی فضیلت کے نفاذ کے ذریعے ادارے کی تعلیمی معیار کی بلندی کے لیے لازمی ہیں۔

علاوہ ازیں، موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ مسلمانوں کے زیر انتظام چلنے والی درسگاہوں کے بانیان ومنتظمین نفع بخش، مفید و زمانے کے مطالبہ کے مطابق تعلیم کے فروغ میں حصہ لیں۔ ان باتوں پر توجہ نہ دیں اور گریز وشکایت کا موقع دیکھیں اور تنقید کریں کہ حکومتی نااہلی وتعصب، تعلیمی اداروں کی کمی، معاشی بدحالی، اساتذہ کا تساہل اور تعلیم کے تئیں بے فکری بے شعوری، باہمی میل جول کا فقدان، مسلمانوں کے زیر انتظام درسگاہوں میں فرقہ پرستی ومسلک بازی اور والدین کی لاپرواہی پر دھیان دینے کے بجائے تعلیم وٹکنالوجی میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے جد وجہد کرتے رہیں۔ اللہ رحیم وکریم ہے، وہ مدد فرمائے گا، ان شاءاللہ!

•••

بہار چناؤ: مہا گٹھ بندھن کا مشترکہ انتخابی منشور جاری

تیجسوی یادو نے اسے ''تیجسوی عہد نامہ'' قرار دیا، منشور میں بے روزگاری ختم کر ریاستی عوام کو مضبوط بنانے کیلئے کئی منصوبوں کو شامل کیا گیا

پٹنہ: (ایجنسی) بہار میں اسمبلی انتخابات کے پیشِ نظر مہا گٹھ بندھن نے اپنا انتخابی منشور جاری کر دیا ہے۔ مہا گٹھ بندھن کے وزیر اعلیٰ امیدوار تیجسوی یادو نے تمام اتحادی پارٹیوں کے سرکردہ رہنماؤں کے ساتھ مل کر اس انتخابی منشور کو جاری کیا، جسے 'تیجسوی پرن' یعنی 'تیجسوی کا عہد نامہ' نام دیا گیا ہے۔ اس انتخابی منشور میں بہار اور عوام کی ترقی کا خاکہ نظر آتا ہے۔ بے روزگاری ختم کر ریاستی عوام کو مضبوط بنانے کے لیے کئی منصوبوں کو اس انتخابی منشور میں شامل کیا گیا ہے۔

تیجسوی یادو نے اس انتخابی منشور کو جاری کرنے کے بعد کہا کہ ''آج ہم لوگوں کے لیے بہت خاص دن ہے۔ ہمیں بہار کو بنانے کا کام کرنا ہے۔ ہم لوگوں نے آپ کے سامنے اپنے عزائم رکھ دیے ہیں۔ ہم لوگوں نے ظاہر کر دیا ہے کہ بہار کو نمبر 1 کیسے بنائیں گے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ یہ پارٹیوں اور دلوں کا عہد نامہ ہے۔ اگر ہمیں اپنی جان دے کر بھی یہ وعدے پورے کرنے پڑے، تو ہم ضرور کریں گے۔ جب کوئی بہاری کچھ ٹھان لیتا ہے، تو اسے پورا کر کے دکھاتا ہے۔

تیجسوی یادو کا کہنا ہے کہ کچھ بیرونی طاقتیں بہار کو اپنی نوآبادی بنانا چاہتی ہیں، لیکن ہم کسی بھی حال میں ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ میں وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے لیے ہمدردی رکھتا ہوں۔ بی جے پی اور بدعنوان افسران نے نتیش کمار کو محض ایک کٹھ پتلی بنا دیا ہے۔ بی جے پی والے صرف ان کے چہرے کا استعمال کر رہے ہیں۔ تیجسوی نے واضح لفظوں میں کہا کہ ''امت شاہ نے پہلے ہی واضح کر دیا ہے کہ نتیش کمار دوبارہ وزیر اعلیٰ نہیں بننے جا رہے۔ اب این ڈی اے کا وزیر اعلیٰ کون ہوگا، یہ ان کی پارٹی طے کرے گی۔ یعنی این ڈی اے نتیش کمار کو وزیر اعلیٰ نہیں بنانے جا رہی ہے۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''ہم پہلے ہی یہ بات کہتے آئے ہیں، اور اب یہ بات صاف ہو گئی ہے۔ مہا گٹھ بندھن نے تو اپنا وزیر اعلیٰ امیدوار طے کر لیا، لیکن این ڈی اے نے آج تک یہ نہیں بتایا کہ ان کا امیدوار کون ہے۔ آپ اگر وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کے ساتھیوں کی باتیں سنیں تو ہر بات منفی لگتی ہے۔ بی جے پی کے کسی رہنما کے پاس بہار کو آگے بڑھانے کا کوئی ویژن نہیں ہے۔''

تیجسوی یادو نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ آنے والے 5 سال میں بہار کا نقشہ کیا ہوگا؟ یہ اب تک انہوں (این ڈی اے) نے طے نہیں کیا ہے۔ این ڈی اے میں سب کے سب بے ویژن ہیں۔ ہم بہار بنانے نکلے ہیں، وہ بہار پر قبضہ کرنے نکلے ہیں۔ پہلے ہی 1500 نیم فوجی دستوں کی کمپنیاں بہار کے انتخابات میں تعینات کر دی گئی ہیں، لیکن اس کے باوجود عوام ووٹ کی چوری نہیں ہونے دے گی۔ خبریں آ رہی ہیں کہ جن حلقوں میں پچھلے انتخابات میں مہا گٹھ بندھن کو 60 فیصد سے زیادہ ووٹ ملے تھے، وہاں پولنگ سست کرانے کی سازش کی جا رہی ہے۔ ہم افسران سے اپیل کرتے ہیں کہ انصاف کے ساتھ کام کریں، دھوکہ دہی نہ کریں۔ عوام یہ سب برداشت نہیں کرے گی۔ عوام تبدیلیِ اقتدار کے لیے بے تاب ہے۔

انتخابی منشور کے اہم نکات

پٹنہ: (ایجنسی) منشور میں سبھی طبقات کی ترقی کا وعدہ کیا گیا ہے، وہیں وقف ترمیمی بل کو روکنے کا عزم بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ ذیل میں اس انتخابی منشور کے اہم نکات پیش کیے جا رہے ہیں۔

مہا گٹھ بندھن کی حکومت بنتے ہی 20 دنوں کے اندر ہر خاندان کے ایک ممبر کو نوکری دینے کا ایکٹ لایا جائے گا۔ تمام جیویکا سی ایم (کمیونٹی موبلائزر) کو مستقل کر ریاستی ملازمین کا درجہ دیا جائے گا۔ تمام کنٹریکٹ اور آؤٹ سورسنگ ملازمین کو مستقل کر دیا جائے گا۔ آئی ٹی پارک، اسپیشل اکنامک زون، ڈیری پر مبنی صنعت، زراعت کی صنعت، سیاحت کے شعبے سمیت دیگر شعبوں میں ہنر پر مبنی روزگار کے مواقع پیدا کیے جائیں گے۔ پرانی پنشن اسکیم کو نافذ کیا جائے گا۔ مائی بہن مان یوجنا کے تحت یکم دسمبر سے 2500 روپے دیا جائے گا۔ بیٹی (بی ای ٹی آئی) اور ماں (ایم اے اے) منصوبے لائے جائیں گے۔ سوشل سیکورٹی پنشن کے تحت بزرگوں اور بیواؤں کو 1500 روپے ماہانہ پنشن دی جائے گی، جس میں ہر سال 200 روپے کا اضافہ کیا جائے گا اور معذور افراد کو بھی 3000 ہزار روپے ماہانہ پنشن دی جائے گی۔ ہر خاندان کو 200 یونٹ مفت بجلی فراہم کی جائے گی۔ مائیکرو فنانس کمپنیوں کی جانب سے وصولی کے دوران ہراساں کرنے کے معاملات اور من مانی شرح سود پر کنٹرول کرنے کے لیے ریگولیٹری قانون لایا جائے گا۔ مسابقتی امتحانات کے لیے فارم اور امتحانی فیس معاف کر دی جائے گی اور امتحانی مراکز تک آنے جانے کے لیے مفت سفر کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ ہر ایک سب ڈویژن میں خواتین کے لیے کالج قائم کیے جائیں گے 136 بلاکس میں ڈگری کالج نہیں ہیں، وہاں ڈگری کالج کھولے جائیں گے۔ ہر شخص کو پبلک ہیلتھ پروٹیکشن اسکیم کے تحت 25 لاکھ تک کا مفت ہیلتھ انشورنس فراہم کیا جائے گا۔

تجربہ کار سفارت کار محمد فتحعلی ہندوستان کے سفیر مقرر

دو طرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے کیلئے تہران کے عزم کا اشارہ

تہران: ایران نے تجربہ کار سفارت کار محمد فتحعلی کو ہندوستان میں اپنا نیا سفیر مقرر کیا ہے۔ وہ ڈاکٹر ایراج الہٰی کی جگہ لیں گے۔ جنوبی اور مغربی ایشیا میں وسیع تجربہ رکھنے والے فتحعلی کی تقرری علاقائی اور عالمی تبدیلیوں کے درمیان نئی دہلی کے ساتھ اقتصادی اور اسٹریٹجک تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے تہران کی کوششوں کی نشاندہی کرتی ہے۔

ایران نے کئی دہائیوں کا تجربہ رکھنے والے سفارت کار ڈاکٹر محمد فتحعلی کو ہندوستان میں اپنا نیا سفیر مقرر کیا ہے۔ یہ بدلتی ہوئی علاقائی حرکیات کے درمیان دو طرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے تہران کے عزم کا اشارہ ہے۔ فتحعلی، جو جلد ہی اپنا عہدہ سنبھالیں گے اور ڈاکٹر ایراج الہٰی کی جگہ لیں گے، ایراج الہٰی کے پیشرو، جن کی ہندوستان-ایران تعلقات میں شراکت کی حال ہی میں ہندوستانی وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے ساتھ ملاقات کے دوران تعریف کی گئی تھی۔ فتحعلی نے امام صادق یونیورسٹی سے اسلامی فکر اور سیاسیات میں ماسٹر ڈگری اور سپریم نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی سے اسٹریٹجک مینجمنٹ میں پی ایچ ڈی کی ہے۔ ان کے کرئیر میں مرکزی ایشیا، جنوبی ایشیا اور مشرقِ وسطیٰ کے لیے ایران کی توجہ مرکوز کرنے والی اہم پوزیشنیں شامل ہیں۔

سفیر فتحعلی نے اپنے سفارتی کرئیر کا آغاز 1990 میں ایرانی وزارت خارجہ سے کیا۔ 1991 سے 1996 تک انہوں نے کمیونیکیشن سب آفس میں ریسرچ آفس کے سپروائزر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ اس کے بعد، افغانستان پر امریکی حملے سمیت علاقائی انتشار کے دور میں، وہ پشاور میں ایران کے قونصل جنرل کے طور پر تعینات رہے۔ وہ 2001 سے 2003 تک کیپیئن سی سیکرٹریٹ کے سیکرٹری کے طور پر وزارت خارجہ میں واپس آئے۔ بعد ازاں انہوں نے 2003 سے 2008 تک ازبکستان میں ایران کے سفیر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ 2008 سے 2009 تک انہوں نے ایرانی وزیر خارجہ کے مشیر کے طور پر خدمات انجام دیں، وزیر کے معاون خصوصی برائے اسٹریٹجک امور 2014 سے 2018 تک وہ لبنان میں ایران کے سفیر رہے۔

چھٹھ کے دوران 11 افراد کی موت

ڈھائی سال کی بچی بالٹی میں تو کئی بچے تالاب میں ڈوب گئے

نئی دہلی: (ایجنسی) جھارکھنڈ میں چھٹھ تہوار کے دوران مختلف ناخوشگوار واقعات میں پانی میں ڈوبنے سے کم از کم 11 افراد ہلاک ہو گئے۔ رپورٹ کے مطابق، صرف پیر کے روز ہی مختلف مقامات پر 5 بچوں کی ڈوبنے سے موت ہو گئی۔ پولیس نے بتایا کہ ریاست کے ہزاری باغ، گڑھوا اور سمڈیگا اضلاع میں 5 بچوں کی موت ہو گئی، جبکہ کئی لوگ لاپتہ بھی ہو گئے۔ اس سے ایک روز قبل یعنی اتوار کو سمڈیگا اور پلاموا اضلاع میں 6 افراد کی ڈوبنے سے موت ہو گئی تھی۔ پولیس نے اطلاع دی ہے کہ اتوار کی شام چھٹھ پوجا کے دوران ہزاری باغ کے کوریڈاری تھانہ علاقے کے بیلہ گاؤں میں ایک تالاب میں دو لڑکیاں گنگن کماری (11) اور روپا تیواری (12) ڈوب گئیں اور وہ جانبر نہیں ہو سکیں۔ لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق 13 سالہ راہل کمار پیر کی دوپہر گڑھوا کے صدر تھانہ علاقے کے تحت دانرو ندی میں نہاتے وقت ڈوب گیا۔ صدر پولیس تھانہ کے انچارج سنیل تیواری نے بتایا کہ راہل ندی میں نہاتے ہوئے گہرے پانی میں چلا گیا جہاں سے وہ واپس نہیں آ پایا۔ مقامی لوگوں نے اسے پانی سے نکالا اور صدر اسپتال لے گئے جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ ایک پولیس افسر نے بتایا کہ سمڈیگا ضلع کے بانو تھانہ علاقے کے مینگسور گاؤں میں پیر کو ایک ڈھائی سالہ بچی پانی سے بھری بالٹی میں ڈوب گئی۔ واقعہ کے وقت لڑکی اور اس کی دادی گھر پر موجود تھیں۔ دادی دوسرے کمرے میں چلی گئیں لیکن جب وہ واپس آئیں تو لڑکی کو بالٹی میں ڈوبا ہوا پایا۔ اسی طرح پولیس نے بتایا کہ چنڈیل تھانہ علاقے میں سہر بیرا کے قریب سبرنا ریکھا ندی میں ایک نابالغ لڑکا ڈوب گیا۔

مرکزی کابینہ نے آٹھویں پے کمیشن کو دی منظوری

تقریباً 50 لاکھ سرکاری ملازمین کو ملے گا فائدہ، آٹھویں سنٹرل پے کمیشن میں ایک سربراہ، ایک ممبر اور ایک ممبر سکریٹری ہوں گے

نئی دہلی: (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں منگل کے روز ہوئی مرکزی کابینہ کی میٹنگ میں آٹھویں سنٹرل پے کمیشن کی شرائط (ٹرمس آف ریفرنس) کو منظوری مل گئی۔ اس منظوری کا مطلب یہ ہے کہ آٹھویں سنٹرل پے کمیشن کے دائرۂ کار، سربراہ اور اراکین کے نام طے ہو گئے ہیں۔ اس کمیشن کی سفارشات کا فائدہ تقریباً 50 لاکھ مرکزی حکومت کے ملازمین کو ملے گا، جن میں ڈیفنس سروس کے اہلکار بھی شامل ہیں۔ تقریباً 69 لاکھ پنشن حاصل کرنے والوں کو بھی اس کا فائدہ ملے گا۔ آٹھویں سنٹرل پے کمیشن کی سفارشات یکم جنوری 2026 سے نافذ تصور کی جائیں گی۔

قابل ذکر ہے کہ یہ آٹھواں سنٹرل پے کمیشن ایک عارضی بلدیہ ہوگا اور اپنی تشکیل کی تاریخ سے 18 ماہ کے اندر اپنی سفارشات پیش کرے گا۔ کمیشن میں ایک چیئر پرسن (سربراہ)، ایک ممبر (جز وقتی) اور ایک ممبر سکریٹری شامل ہوں گے۔ اگر ضروری ہوا تو کمیشن اپنی سفارشات کو آخری شکل دیے جانے پر کسی بھی معاملے میں حتمی رپورٹ بھی حکومت کو بھیج سکتا ہے۔ سپریم کورٹ کی سابق جج رنجنا پرکاش دیسائی اس آٹھویں سنٹرل پے کمیشن کی سربراہ بنائی گئی ہیں۔ آئی آئی ایم بنگلورو کے پروفیسر پلک گھوش اور پیٹرولیم و قدرتی گیس کے سکریٹری پنکج جین اس کمیشن کے ممبر یعنی رکن ہوں گے۔

آٹھواں سنٹرل پے کمیشن ان 5 اہم امور پر اپنی سفارشات پیش کرے گا:

- ملک کی معاشی حالت اور فسکل پروڈینس (سرکاری خزانہ سے متعلق) کی ضرورت۔
- یہ یقینی بنانے کی ضرورت کہ ترقیاتی اخراجات اور فلاحی ترکیبوں کے لیے مناسب وسائل دستیاب ہوں۔
- غیر تعاون پر مبنی پنشن منصوبوں میں غیر فنڈ شدہ خرچ۔
- کمیشن کی سفارشات کا ریاستی حکومتوں کی مالیات پر ممکنہ اثرات، جو عام طور پر ان سفارشات کو کچھ ترامیم کے ساتھ اختیار کرتی ہیں۔
- سنٹرل پبلک سیکٹر اداروں اور پرائیویٹ سیکٹر کے ملازمین کو دستیاب تنخواہ ڈھانچہ، منافع اور کام کے حالات۔

واضح رہے کہ سنٹرل پے کمیشن وقت وقت پر تشکیل دیے جاتے ہیں تاکہ مرکزی حکومت کے ملازمین کی تنخواہ کا ڈھانچہ، ریٹائرمنٹ کے بعد ملنے والا فائدہ اور دیگر خدمات کی شرائط سے متعلق مختلف امور کا تجزیہ کیا جا سکے اور ضروری تبدیلیوں کی سفارش پیش کی جا سکے۔ عام طور پر پے کمیشن کی سفارشات ہر 10 سال کے وقفہ پر نافذ کی جاتی ہیں۔ حکومت نے جنوری 2025 میں آٹھویں پے کمیشن کی تشکیل سے متعلق اعلان کیا تھا، تاکہ مرکزی حکومت کے ملازمین کی تنخواہ اور دیگر فوائد میں ضروری تبدیلی کا تجزیہ کر سفارشات پیش کی جا سکیں۔

پولیس عدالت میں شکایت درج کیے بغیر بھی بذات خود ایف آئی آر درج کر کے تفتیش شروع کر سکتی ہے: سپریم کورٹ

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے گواہوں کو دھمکانے کے معاملے میں ایک اہم فیصلہ سنایا ہے۔ عدالت نے کہا ہے کہ تعزیرات ہند قانون (آئی پی سی) کی دفعہ 195 اے کے تحت گواہ کو دھمکانے کا جرم قابلِ دست اندازی پولیس (سنجیدہ جرم) ہے۔ اس کے تحت پولیس عدالت کی شکایت کا انتظار کیے بغیر براہِ راست ایف آئی آر درج کر کے تفتیش شروع کر سکتی ہے۔ جسٹس سنجے کمار کی سربراہی والی بنچ نے کیرالہ ہائی کورٹ کے فیصلے کو منسوخ کرتے ہوئے یہ حکم دیا۔ کیرالہ ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ دفعہ 195 اے کے تحت گواہ کو دھمکانے کے جرم میں پولیس ایف آئی آر درج نہیں کر سکتی، اور اس کی کارروائی صرف متعلقہ عدالت کی تحریری شکایت کے ذریعے ہی ہو سکتی ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ دفعہ 195 اے کو ایک الگ اور مخصوص جرم کے طور پر متعارف کرایا گیا ہے، جس کا اپنا طریقہ کار ہے۔ یہ جرم سنجیدہ نوعیت کا ہے، اس لیے پولیس کو گواہ کے بیان پر براہِ راست ایف آئی آر درج کرنے کا پورا اختیار حاصل ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ کسی دھمکائے گئے گواہ سے یہ توقع کرنا کہ وہ پہلے عدالت جا کر شکایت کرے، عملی طور پر ممکن نہیں ہے۔ اگر ایسا کرنا لازمی قرار دیا جائے تو انصاف کے عمل میں رکاوٹ پیدا ہوگی، کیونکہ اس کے لیے تعزیری ضابطہ فوجداری (سی آر پی سی) کی دفعہ 195(1) اور 340 کے تحت طویل کارروائی کرنی پڑے گی، جو عدالتی نظام کو غیر موثر بنا دے گی۔

کرناٹک: سرکاری عمارتوں میں سنگھ کی تقریبات پابندی پر روک

بنگلور: (ایجنسی) کرناٹک ہائی کورٹ کی دھارواڑ بینچ نے منگل کو ریاستی حکومت کے اس حکم پر عبوری روک لگا دی ہے جس میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کی سرکاری عمارتوں میں دس سے زیادہ افراد کے اجتماعات کو بغیر اجازت غیر قانونی قرار دیا گیا تھا۔ جسٹس ایم ناگپر سنا کی سنگل بینچ نے ہبلی کی تنظیم پنشتھین سیوا سنستھا کی درخواست پر سماعت کی۔ درخواست گزار کی جانب سے سینئر وکیل اشوک ہرانا ہلی پیش ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے دس سے زیادہ افراد کے اجتماع کے لیے اجازت حاصل کرنا لازمی قرار دیا ہے۔ یہ آئین میں دیے گئے بنیادی حق پر پابندی ہے۔ ہرانا ہلی نے دوران سماعت کہا کہ اگر کسی پارک میں بھی پارٹی رکھی جائے تو یہ حکم نامے کے مطابق غیر قانونی اجتماع شمار ہوگا۔ حکومت ایسا انتظامی حکم نہیں دے سکتی۔ جب پولیس ایکٹ پہلے سے نافذ ہے تو یہ نیا قاعدہ کیوں لایا گیا؟ عدالت نے حکومت سے سوال کیا کہ کیا حکومت اس حکم کے ذریعے کچھ اور مقصد حاصل کرنا چاہتی تھی۔ اس پر حکومت نے اپنا موقف پیش کرنے کے لیے ایک دن کا وقت مانگا۔ عدالت نے دونوں فریقین کے دلائل سننے کے بعد حکومت، محکمہ داخلہ، ڈائریکٹر جنرل پولیس اور ہبلی پولیس کمشنر کو نوٹس جاری کیا۔ عدالت نے اپنے حکم میں کہا کہ ریاستی حکومت نے آئین کے آرٹیکل 19(1)(a) اور 19(1)(b) کے تحت دیے گئے حقوق کو سلب کر لیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ حکومت کے 18 اکتوبر 2025 کے حکم کے مطابق اگر دس افراد بغیر اجازت جمع ہوں تو یہ جرم سمجھا جائے گا۔

بھارت میں بنے گا نیشنل ایوی ایشن سیفٹی سینٹر

فضائی حادثات کی تحقیقات میں آئے گا انقلاب

نئی دہلی: (ایجنسی) بھارت میں فضائی حادثات کی موثر جانچ اور ایوی ایشن پیشہ ور افراد کی تربیت کے لیے حکومت نے ایک قومی ایوی ایشن سیفٹی سینٹر (National Aviation Safety Centre) قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ ادارہ اپنی نوعیت کا پہلا اور عالمی معیار کے اصولوں پر مبنی مرکز ہوگا، جہاں فضائی سلامتی کے ماہرین اور حادثہ تحقیقات کرنے والے افسران کو جدید تربیت فراہم کی جائے گی۔ شہری ہوابازی کے سکریٹری سمیر کمار سنہا نے بتایا کہ ملک میں ریگولیٹری اور تحقیقاتی امور میں کام کرنے والے ماہرین کی تعداد دوگنی کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ قدم عالمی معیار کا سیکورٹی فریم ورک تیار کرنے اور انسانی وسائل کو مضبوط بنانے کی سمت ایک طویل مدتی وژن ہے۔ سنہا نے مزید کہا کہ ''فضائی تحفظ سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔'' یہ اعلان نئی دہلی میں منعقدہ 13ویں ایشیا-پیسفک ایکسیڈنٹ انویسٹی گیشن گروپ کی افتتاحی تقریب کے دوران کیا گیا، جس کی میزبانی بھارت پہلی بار کر رہا ہے۔ اس چار روزہ اجلاس میں تقریباً 90 فضائی حادثہ تحقیقاتی ماہرین شریک ہیں۔ افتتاح کے موقع پر شرکاء نے 12 جون کو احمد آباد میں پیش آئے ایئر انڈیا حادثے میں جاں بحق ہونے والے 260 مسافروں کی یاد میں دو منٹ کی خاموشی اختیار کی۔ ایئر ایکسیڈنٹ انویسٹی گیشن بیورو (AAIB) کے ڈائریکٹر جنرل جی وی جی یوگندھر نے کہا کہ بیشتر ممالک کے سامنے سب سے بڑی چیلنج تربیت یافتہ تفتیش کاروں کی کمی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بھارت کے پاس جدید ایرو اسپیس اور میٹیریل ٹیسٹنگ لیبارٹریاں موجود ہیں، جن کی مدد دیگر ممالک کو بھی دی جا سکتی ہے۔

دہلی میں مصنوعی بارش کا تجربہ ناکام

کلاؤڈ سیڈنگ کے بعد بھی نہیں ہوئی بارش، عام آدمی پارٹی نے حکومت پر لگایا فراڈ کا الزام

نئی دہلی: (ایجنسی) دہلی میں فضائی آلودگی پر قابو پانے کے لیے منگل کو حکومت کی جانب سے کلاؤڈ سیڈنگ (مصنوعی بارش) کا تجربہ کیا گیا، مگر کافی وقت گزر جانے کے باوجود بھی شہر کے کسی حصے میں بارش کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ افسروں کا دعویٰ تھا کہ تجربے کے 15 منٹ سے 4 گھنٹے کے اندر بارش شروع ہو سکتی ہے، لیکن طے شدہ وقت کے بعد بھی آسمان بالکل صاف دکھائی دیا۔

عام آدمی پارٹی کا دہلی حکومت پر نشانہ

اس تاخیر کے بعد عام آدمی پارٹی (AAP) نے دہلی حکومت پر شدید تنقید کی ہے۔ سوربھ بھاردواج نے ایک ویڈیو جاری کرتے ہوئے کہا: ''بارش میں بھی فراڈ! مصنوعی بارش کا کہیں نام و نشان نہیں۔ شاید انہوں نے سوچا ہوگا کہ دیوتا اندر ان کے کہنے پر بارش کریں گے اور حکومت صرف خرچ دکھائے گی۔ انہوں نے طنز کرتے ہوئے مزید کہا کہ ''اندر دیو بھی حکومت کا ساتھ نہیں دے رہے۔ کل شام کچھ علاقوں میں ہلکی بارش ہو رہی تھی، مگر اب تو وہ معمولی بادل بھی غائب ہو گئے ہیں۔''

اطلاعات کے مطابق دہلی میں IIT کانپور کی ٹیم نے سسنا (Cessna) طیارے کے ذریعے کلاؤڈ سیڈنگ کا تیسرا تجربہ انجام دیا۔ یہ طیارہ میرٹھ سے اڑا اور دہلی کے مختلف علاقوں جیسے کھیکرا، بُراڑی، شمالی قرول باغ، میور وہار، سڑکپور اور بھوجپور کے فضائی حصے میں پائرو ٹیکنک کے ذریعے آٹھ کلاؤڈ سیڈنگ فلیئرز چھوڑے گئے۔ ماہرین کے مطابق ہر فلیئر کا وزن تقریباً ڈھائی کلوگرام تھا اور وہ دو سے ڈھائی منٹ تک جلتا رہا۔ پورے تجربے میں تقریباً آدھا گھنٹہ لگا۔

وزیر منجندر سرسا کی وضاحت

دہلی حکومت کے وزیر منجندر سنگھ سرسا نے بتایا کہ کلاؤڈ سیڈنگ کے دوران 8 فلیئرز کا استعمال کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کے بعد باہری دہلی کے علاقوں میں ہلکی بوندا باندی کی توقع تھی، مگر اس کا دارومدار بادلوں میں موجود نمی کی مقدار پر ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق اس وقت دہلی میں نمی کی سطح کم ہے اور درجہ حرارت معمول سے تین ڈگری کم ریکارڈ کیا گیا ہے، جس کے باعث مصنوعی بارش کے امکانات محدود ہو گئے۔

سوالات باقی، آلودگی جوں کی توں

کلاؤڈ سیڈنگ کے اس تیسرے تجربے کے بعد بھی دہلی میں خاطر خواہ بارش نہ ہونے سے یہ کوشش سوالوں کے گھیرے میں آ گئی ہے۔ عام آدمی پارٹی کا الزام ہے کہ ''یہ پورا منصوبہ دکھاوا اور عوام کو گمراہ کرنے کا ایک ذریعہ ہے'' جبکہ حکومت کا موقف ہے کہ یہ سائنسی عمل موسمی حالات پر منحصر ہے، اس لیے اس کے نتائج فوری طور پر ظاہر نہیں ہوتے۔

غزہ کے شمال میں تباہی اور خطرات کے باوجود ساڑھے چار لاکھ سے زائد فلسطینیوں کی واپسی

غزہ: اقوام متحدہ کے ادارہ برائے ہم آہنگی امور انسانی (اوچا) نے انکشاف کیا ہے کہ سنہ 2025ء کے موجودہ ماہ اکتوبر کی 10 تاریخ کو جنگ بندی کے آغاز کے بعد سے اب تک چار لاکھ ستر ہزار سے زائد بے گھر فلسطینی شہری شمالی غزہ کے اپنے تباہ حال علاقوں میں واپس لوٹ آئے ہیں۔

اوچا کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ فلسطینی خاندان اپنے اجڑے ہوئے گھروں کی طرف لوٹنے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں، حالانکہ انہیں جان لیوا خطرات کا سامنا ہے، جن میں پھٹے بغیر باقی رہ جانے والے بارودی مواد، پانی، خوراک اور بنیادی سہولیات کی شدید کمی شامل ہے۔

بیان کے مطابق گذشتہ دو روز کے دوران غزہ کی پٹی کے اندر الٹی ہجرت یعنی واپسی کی یہ تحریک مسلسل جاری ہے، اور جنگ بندی کے آغاز سے اب تک لاکھوں افراد شمالی غزہ کی سمت واپس جانے کی کوشش کر چکے ہیں۔ یہ اعداد و شمار اقوام متحدہ کی نیوز ویب سائٹ نے جاری کیے ہیں۔

اوچا کے بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ جنگ بندی کے معاہدے اور اس وقت جاری غیر مستحکم اور نازک نوعیت کی ہدنہ، جو اب اپنے انیسویں دن میں داخل ہو چکی ہے، کے ساتھ ساتھ قابض اسرائیلی افواج کے کئی علاقوں سے جزوی انخلا نے غزہ شہر اور شمالی حصوں میں بڑی تعداد میں بے گھر شہریوں کو اپنے گھروں کی طرف لوٹنے کا موقع فراہم کیا ہے، اگرچہ وہاں حالات بدستور نہایت سنگین اور انسانی المیے سے بھرپور ہیں۔

یہ تمام حقائق اس تلخ حقیقت کی عکاسی کرتے ہیں کہ قابض اسرائیل کی مسلط کردہ جنگ نے غزہ کو ملبے کے ڈھیر میں بدل دیا ہے، جہاں اب بھی لاکھوں فلسطینی اپنی بقا کے لیے پانی، خوراک اور علاج جیسی بنیادی ضرورتوں کے بغیر زندہ رہنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ مگر ان تمام مصائب کے باوجود فلسطینی عوام اپنی سرزمین سے وابستگی اور آزادی کے عزم پر قائم ہیں۔

ہتک عزت معاملے میں کنگنا نے بزرگ خاتون کسان سے معافی مانگی

نئی دہلی: (ایجنسی) بی جے پی کی رکن پارلیمنٹ کنگنا راناوت پیر کے روز بھٹنڈہ کی عدالت میں ہتکِ عزت کے ایک مقدمے میں پیش ہوئیں۔ انہوں نے کسانوں کے احتجاج پر 2021 میں کیے گئے اپنے ٹویٹ سے پیدا ہونے والی غلط فہمی پر پنجاب کی ایک بزرگ خاتون کسان سے معافی مانگی اور کہا کہ وہ ہر ماں کا احترام کرتی ہیں۔ عدالت نے کنگنا راناوت کو ضمانت دے دی۔ گزشتہ سال ستمبر میں عدالت نے ہماچل پردیش کے منڈی سے بی جے پی کی رکنِ پارلیمنٹ کو ذاتی طور پر عدالت میں پیش ہونے کا حکم دیا تھا اور ویڈیو کانفرنس کے ذریعے پیش ہونے کی ان کی درخواست مسترد کر دی تھی۔ عدالت میں پیشی کے بعد راناوت نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک غلط فہمی تھی اور انہوں نے کسی شخص کے خلاف کوئی تبصرہ نہیں کیا تھا۔

آر جے ڈی کی بڑی کارروائی، کامران سمیت 27 باغی لیڈروں کو دکھایا باہر کا راستہ

پٹنہ: راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) نے پیر کے روز بڑی کارروائی کرتے ہوئے 27 لیڈروں کو پارٹی سے باہر نکال دیا۔ باہر کیے گئے لیڈروں میں دو ایم ایل اے، چار سابق ارکان اسمبلی اور ایک ایم ایل سی شامل ہیں۔ آر جے ڈی نے ان لیڈروں پر پارٹی مخالف سرگرمیوں اور بہار اسمبلی انتخابات میں تنظیم کے نظریے کی خلاف ورزی کرنے کے الزامات عائد کیے ہیں۔ آر جے ڈی کے ریاستی سربراہ منگنی لال منڈل کے ایک بیان کے مطابق، باہر کیے گئے لیڈروں کو پارٹی کی بنیادی رکنیت سے بھی معطل کر دیا گیا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ ''آر جے ڈی نے لیڈروں کے خلاف یہ تادیبی کارروائی اس وقت کی جب اسے پتہ چلا کہ وہ آر جے ڈی یا عظیم اتحاد کے نامزد امیدواروں کے خلاف کام کر رہے ہیں۔'' نکالے گئے لوگوں میں پرسا سے ایم ایل اے چھوٹے لال رائے اور گووند پور سے رکن اسمبلی محمد کامران بھی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ چار سابق ممبران اسمبلی رام پرکاش مہتو، انل ساہنی، سروج یادو اور انل یادو اور سابق ایم ایل سی گنیش بھارتی کو بھی پارٹی کی رکنیت سے معطل کر دیا گیا ہے۔ نکالے گئے دیگر اہم لیڈروں میں ریتو جیسوال، اکشے لال یادو، رام ساکھا مہتو، اونیش کمار، بھگت یادو، مکیش یادو، سنجے رائے، کمار گورو اور راجیو کشواہا کے علاوہ دیگر لیڈر شامل ہیں۔

جرمنی میں برڈ فلو کی شدت میں اضافہ، پانچ لاکھ سے زائد فارم پرندے تلف

برلن (یو این آئی) جرمنی میں برڈ فلو کے بڑھتے ہوئے کیسز کے باعث حکام نے ملک بھر میں پانچ لاکھ سے زائد فارم پرندوں کو تلف کر دیا ہے۔ فریڈرش لوئفلر انسٹی ٹیوٹ (ایف ایل آئی) کے مطابق ستمبر سے اب تک 31 فارم مقامات پر وائرس کے پھیلاؤ کی تصدیق ہو چکی ہے، جب کہ بیماری تیزی سے دیگر علاقوں تک پھیل رہی ہے۔ اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق جرمنی کے قومی ادارہ برائے حیوانی امراض تحقیق، فریڈرش لوئفلر انسٹی ٹیوٹ (ایف ایل آئی) کے مطابق ستمبر سے اب تک فارمز میں 31 مقامات پر وائرس کے پھیلنے کی تصدیق ہو چکی ہے اور بیماری تیزی سے پھیل رہی ہے۔ ایف ایل آئی کی ترجمان نے کہا کہ صورتحال اتنی تیزی سے بدل رہی ہے کہ یہ اعداد و شمار حتمی تعداد کے بجائے محض ایک وقتی جھلک ہیں جس سے وبا کے پھیلاؤ کی شدت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، جنگلی پرندوں میں اموات کی درست تعداد معلوم نہیں تاہم مشرقی ریاست برانڈن برگ میں صرف کرینز کی 1500 سے زائد اموات کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ برانڈن برگ کے شہر نوٹربین میں ایک پولٹری فارم پر موجود ایک رپورٹر نے پیر کو ہزاروں مردہ مرغیوں کو ٹریلر میں منتقل کرتے دیکھا، جب کہ کنٹینرز سے مردہ بطخوں کو بھی ہٹایا جا رہا تھا۔ اب تک سب سے زیادہ متاثرہ ریاست لوئر سیکسنی ہے، جہاں 8 مقامات پر وائرس کے پھیلنے کی تصدیق ہوئی، جبکہ برانڈن برگ اور میکلن برگ ویسٹرن پومیرانیا میں 6،6 کیسز رپورٹ ہوئے ہیں۔

بھارت اور اسرائیل کا جنونی اتحاد، غزہ نسل کشی میں انڈین گروپ ٹاٹا بھی شریک نکلا

نیویارک: امریکی تنظیم سلام نے انکشاف کیا ہے کہ انڈیا کا سب سے بڑا کاروباری گروپ ٹاٹا غزہ میں اسرائیلی مظالم میں شریک ہے، جو فلسطینی عوام کے خلاف نسل کشی کے لیے ہتھیار، مشینری اور ڈیجیٹل نظام فراہم کر رہا ہے۔ سلام نیویارک میں قائم ایک جنوبی ایشیائی سیاسی تنظیم ہے جس کی رپورٹ میں بتایا گیا کہ ٹاٹا گروپ کی مختلف ذیلی کمپنیاں، جیسے ٹاٹا ایڈوانسڈ سسٹمز لمیٹڈ (TASL)، ٹاٹا موٹرز اور ٹاٹا کنسلٹنسی سروسز (TCS)، اسرائیل کو فوجی ساز و سامان، بکتر بند گاڑیاں اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر فراہم کر رہی ہیں، جو فلسطینی عوام کے خلاف کارروائیوں میں استعمال ہو رہے ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ٹاٹا کے منصوبے محض کاروباری نہیں بلکہ اسرائیلی قبضے اور جبر کے نظام کا فعال حصہ ہیں، جو غزہ میں جاری انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں میں معاون کردار ادا کرتے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق TASL نے اسرائیلی دفاعی کمپنیوں کے ساتھ گہرے تعلقات قائم کیے ہیں اور وہ میزائل سسٹمز، جنگی طیاروں کے پرزے، اور نگرانی کے آلات کی مشترکہ تیاری میں مصروف ہے، اس کے علاوہ کمپنی F-21 لڑاکا طیاروں اور مڈرینج سرفیس ٹو ایئر میزائل سسٹمز (MRSAM) جیسے منصوبوں میں بھی شراکت دار ہے، جنہیں بعد میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ٹاٹا موٹرز اسرائیلی فوج کو زمینی کارروائیوں کے لیے فوجی گاڑیوں کے ڈھانچے فراہم کرتی ہے، جب کہ TCS اسرائیل کے حکومتی اور بینکاری نظام کو ڈیجیٹل سہولتیں فراہم کر رہی ہے، جو مقبوضہ علاقوں میں یہودی بستیاں آباد کرنے میں مددگار ہے۔

مہاراشٹر کابینہ کے اجلاس میں سات اہم فیصلے منظور

وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس کی قیادت میں خصوصی وژن مینجمنٹ یونٹ تشکیل دینے اور شولاپور-تلجاپور-عثمان آباد نئی ریلوے لائن کے لیے پچاس فیصد فنڈ فراہم کرنے کی منظوری

ممبئی: وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی صدارت میں منعقدہ مہاراشٹر کابینہ کے اجلاس میں سات اہم فیصلوں کی منظوری دی گئی، جن سے ریاست کے مختلف اضلاع بشمول سولاپور، تلجاپور، عثمان آباد، دھولے اور واشیم کو فائدہ پہنچنے کی توقع ہے۔ ان فیصلوں میں ترقیاتی منصوبوں، انتخابی اصلاحات، نئے دفاتر کے قیام اور اراضی کے استعمال سے متعلق امور شامل ہیں۔

کابینہ نے 'ترقی یافتہ مہاراشٹر 2047' کے وژن دستاویز کو منظوری دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ کی قیادت میں ایک خصوصی وژن مینجمنٹ یونٹ تشکیل دینے کا فیصلہ کیا، جو ریاست کی طویل مدتی ترقیاتی حکمت عملی پر عمل درآمد کی نگرانی کرے گا۔ یہ دستاویز مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے استعمال سے ریاست کی عوامی آراء جمع کر کے اور ان کا تجزیہ کر کے تیار کی گئی ہے، جس میں سولہ ترقیاتی وژن اور ایک سو اقدامات کی نشاندہی کی گئی ہے، جو پائیدار، جامع اور مؤثر حکمرانی کے اصولوں پر مبنی ہیں۔

شولاپور-تلجاپور-عثمان آباد نئی براڈ گیج ریلوے لائن منصوبے کے لیے ریاستی حکومت نے مالی اعانت کے طور پر پچاس فیصد حصہ فراہم کرنے کی منظوری دی، جس میں نظرثانی شدہ لاگت کا تخمینہ شامل ہے۔ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت پروٹوکول سب ڈویژن کو وسعت دینے کے لیے تین نئے دفاتر - براہ راست غیرملکی سرمایہ کاری، بین الاقوامی تعلقات، اور اوورسیز افیئرز - قائم کیے جائیں گے، جن کے لیے ضروری عملہ بھی فراہم کیا جائے گا۔

انتخابی اصلاحات کے تحت مخصوص نشستوں پر امیدواروں کو اپنی ذات کے تصدیقی سرٹیفکیٹ جمع کرانے کیلئے چھ ماہ کی توسیع دی گئی۔ اس ضمن میں ممبئی میونسپل کارپوریشن ایکٹ (1888)، مہاراشٹر میونسپل کارپوریشن ایکٹ (1949) اور مہاراشٹر میونسپل کونسلز، ٹاؤن پنچایتوں و صنعتی ٹاؤنز ایکٹ (1965) میں ترامیم کی منظوری دی گئی۔ مزید برآں، ضلع دھولیہ کے شیر پور میں ڈسٹرکٹ اینڈ ایڈیشنل سیشن کورٹ اور سول کورٹ کے قیام کی منظوری دی گئی، جن کیلئے پبلک پراسیکیوٹر کا دفتر بھی قائم ہوگا۔ اسی طرح واشیم ضلع کے موجے کردا (تلنگانہ رسود) میں 29.85 ہیکٹر زمین سوودھا فاؤنڈیشن کو منتقل کرنے اور اسے اگلے تیس برس کیلئے ایک روپیہ کی معمولی شرح پر لیز پر دینے کی منظوری بھی دی گئی۔

مفتی سلمان ازہری پر ہی بے جا پابندی کیوں؟

ممبئی پولیس کمشنر دیوین بھارتی سے ملاقات کے دوران ابوعاصم اعظمی کا سوال

ممبئی: ممبئی پولیس کمشنر دیوین بھارتی سے ملاقات کے دوران مہاراشٹر سماجوادی پارٹی لیڈر اور رکن اسمبلی ابو عاصم اعظمی نے نامور عالم دین مفتی سلمان ازہری پر ممبئی کے چند مخصوص علاقوں میں کسی بھی مذہبی و دیگر تقاریب سے خطاب کرنے پر لگی پابندی کو غلط قرار دیا۔

ابوعاصم اعظمی نے کہا کہ مفتی سلمان ازہری پر ہی ساری پابندی کیوں ہے جب وہ گوونڈی شیواجی نگر میں خطاب کے لئے مدعو کئے جاتے ہیں تو انہیں اجازت نہیں دی جاتی جبکہ فرقہ پرست لیڈران نتیش رانے، کریٹ سومیا سرعام فرقہ پرستی اور مسلمانوں کے خلاف زہرافشانی کرتے ہیں اس کے باوجود ان کے خلاف کارروائی نہیں کی جاتی جو سراسر غلط ہے۔ انہوں نے کہا کہ مفتی سلمان ازہری کو ممبئی کے دیگر علاقوں میں پروگرام کے لیے اجازت دی جاتی ہے ابھی ملاڈ میں سلمان ازہری کو اجازت دی گئی لیکن گوونڈی میں اجازت نہیں دی گئی ہے البتہ سپریم کورٹ نے یہ واضح کیا ہے کہ سلمان ازہری نے کوئی بھی اشتعال انگیز تقاریر نہیں کی ہے اس کے باوجود سلمان ازہری پر پابندی عائد کی جارہی ہے۔ وزیرداخلہ امت شاہ کی بنگلہ دیشی مسلمانوں کے خلاف زہرافشانی پر اعظمی نے کہا کہ سرحدوں کی حفاظت کی ذمہ داری سرکار کی ہے جو بھی غیر قانونی باشندہ ممبئی یا ریاست اور ملک میں داخل ہوتا ہے اس کے خلاف کارروائی ہو اور اسے ملک بدر کیا جائے جبکہ سرکار نفرت کو فروغ دے رہی ہے۔ سپریم کورٹ نے ہیٹ اسپیچ کے کیس میں یہ کہا ہے کہ سرکار ایسے معاملات پر سخت کارروائی کرے جبکہ سرکاروں کی سرزنش بھی کی ہے۔

ممبئی پولیس کمشنر سے ملاقات کے دوران اعظمی نے فرقہ پرستوں اور شرپسندوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے اور سپریم کورٹ کے ہیٹ اسپیچ کے رہنمایانہ اصول پر عمل کرنے کی درخواست کی ہے۔ جس پر دیوین بھارتی نے اس مسئلہ پر ضروری اقدام کی یقین دہانی کروائی۔

چھٹھ پوجا کے دوران الہاس ندی میں دو بچے ڈوب گئے

کلیان: پیر کی شام ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا جب کلیان-مرباڈ روڈ پر رائتے میں چھٹھ پوجا کی تقریبات کے دوران دو چھوٹے بچے الہاس ندی میں ڈوب گئے۔ کلیان شہر کے کئی مہاجر خاندان روایتی رسومات ادا کرنے کے لیے ندی کے کنارے جمع ہوئے تھے جب یہ واقعہ پیش آیا۔

عینی شاہدین کے مطابق اہل خانہ رسومات میں مصروف تھے کہ دو بچے خاموشی سے تیرنے کے لیے دریا میں گئے۔ رائتے میں الہاس ندی کا بیڈ اپنی غیر متوقع گہرائی اور تیز دھاروں کے لیے جانا جاتا ہے، خاص طور پر حالیہ بارشوں کے بعد یہ مزید وسیع ہوگیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ بچے گہرے پانی میں چلے گئے اور اس سے پہلے کہ کوئی انہیں بچا پاتا غائب ہو گئے۔ جیسے ہی عقیدت مندوں میں خوف و ہراس پھیل گیا، لوگوں نے دریا کے کنارے تلاشی شروع کر دی۔ کچھ شہریوں نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے بچوں کو ڈوبنے سے پہلے جدوجہد کرتے دیکھا ہے۔ ایک عینی شاہد نے بتایا کہ ہم نے فوری طور پر مدد کے لیے آوازیں لگائیں لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔

سنجے راوت کو بال ٹھاکرے کے نظریات کے مطابق چلنا چاہئے

نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (اجیت پوار) کے چیف ترجمان آنند پرانجپے نے دیا مشورہ

تھانہ/ممبئی: ہندوتوا اور مراٹھی وقار کے نظریات اگر واقعی اہم ہیں تو سنجے راوت کو فوری طور پر کانگریس اور شرد پوار گروپ کی نیشنلسٹ کانگریس کی بیساکھیاں چھوڑ کر بالا صاحب ٹھاکرے کے وہ بیان یاد کرنا چاہئے کہ 'جس دن میری شیوسینا کانگریس بن جائے گی، میں اپنا دفتر بند کر دوں گا'۔ یہ مشورہ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (اجیت پوار) کے چیف ترجمان آنند پرانجپے نے دیا ہے۔

آر ایس ایس اور مراٹھی قومیت کے موضوع پر سنجے راوت کے بیان پر تنقید کرتے ہوئے آنند پرانجپے نے کہا کہ 'بھانڈوپ کے بھونگے' یعنی سنجے راوت کو دوسروں کو مفت مشورے دینے سے قبل شیوسینا کے بانی کے نظریۂ ہندوتو اور مراٹھی وقار پر خود احتسابی کرنی چاہیے۔ آنند پرانجپے نے روہت پوار پر بھی تنقید کی اور کہا کہ وہ قیادت کے لیے حد سے زیادہ بے چین شخصیت ہیں۔ انہیں دوسروں پر تبصرہ کرنے کے بجائے اپنے پارٹی میں جاری بکھراؤ اور ساتھ چھوڑ کر جانے والوں پر توجہ دینی چاہیے۔

سنگرام جگتاپ کے تعلق سے آنند پرانجپے نے کہا کہ وہ اجیت دادا پوار کی قیادت کے ماننے والے ایم ایل اے ہیں۔ اس لیے ان کی فکر روہت پوار کو کرنے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا روہت پوار جیوتشی ہیں؟ اجیت دادا پوار اور سنیل تٹکرے سنگرام جگتاپ کو مناسب رہنمائی دے چکے ہیں۔ آدتیہ ٹھاکرے پر حملہ کرتے ہوئے پرانجپے نے کہا کہ آدتیہ کو اب یاد آیا کہ ورلی میں 19 ہزار بوگس ووٹ درج ہیں۔ لیکن جب اروند ساونت جنوبی ممبئی سے لوک سبھا کی انتخابی مہم چلا رہے تھے تو اُس وقت یہ یاد کیوں نہیں آیا؟ لوک سبھا میں جیت حاصل کرنے کے بعد ووٹر لسٹ بالکل درست لگتی ہے، مگر اسمبلی میں بدترین شکست کے بعد وہی لسٹ بگڑی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ اپوزیشن پارٹیوں کی جانب سے یہ مستقل طور پر کنفیوژن پھیلانے کی کوشش ہے۔

جیتندر راوہاڑ پر شدید تنقید کرتے ہوئے پرانجپے نے کہا کہ وہ دوہرے ناموں کے معاملے پر بات کرتے ہیں، مگر ان کے ہی اسمبلی حلقے میں 19 ہزار ڈپلیکیٹ نام موجود ہیں، جبکہ ممبرا-کلوا اور کلیان دیہی علاقوں میں 14 ہزار دوہرے ووٹر درج کیے گئے ہیں۔ اس پر انہوں نے کب آواز اٹھائی؟ انہوں نے اوہاڑ کو نوٹنکی باز قرار دیتے ہوئے کہا کہ اپنے حلقے میں اپنی پارٹی کی حالت پہلے دیکھ لیں۔ ان کے ضلع صدر، یوتھ صدر، خود ان کے گھر کے سابق کارپوریٹر امیت سریا اور کلوا کے نو میں سے سات کارپوریٹر اُن کا ساتھ چھوڑ گئے۔

ہندوستانی کوسٹ گارڈ نے بحرعرب سے شدید زخمی ایرانی ماہی گیر کو بچایا

ممبئی: ہندوستانی کوسٹ گارڈ (آئی سی جی) نے کوچی سے تقریباً 1500 کلومیٹر مغرب میں بحیرہ عرب میں ماہی گیری کے جہاز ال اویس سے ایک شدید زخمی ایرانی ماہی گیر کو کامیابی کے ساتھ طبی امداد کے لیے نکال لیا۔ یہ آپریشن بحری سلامتی اور سمندر میں بین الاقوامی تعاون کے لیے ہندوستان کی مسلسل وابستگی کو ظاہر کرتا ہے۔ انڈین کوسٹ گارڈ کے مطابق، زخمی ماہی گیر اس وقت آئی سی جی جہاز Sachet پر طبی علاج کر رہا ہے، جو جدید طبی امداد کے لیے گوا جا رہا ہے۔ ایم آر سی سی چابہار (ایران) نے ممبئی میں مقیم میری ٹائم ریسکیو کوآرڈینیشن سینٹر (ایم آر سی سی) کو الاویس پر ہنگامی صورتحال سے آگاہ کیا۔ تیزی سے کام کرتے ہوئے ایم آر سی سی ممبئی نے انٹرنیشنل سیفٹی نیٹ کو فعال کیا اور تجارتی جہاز ایم ٹی ایس ٹی آئی گریس کا رخ موڑ دیا، اور آئی سی جی جہاز Sachet کو فوری مدد فراہم کرنے کے لیے تفویض کیا۔ آپریشن کے دوران ٹیلی میڈیکل رہنمائی فراہم کی گئی، اور زخمی عملے کے رکن کو بحفاظت مزید دیکھ بھال کے لیے آئی سی جی Sachet میں منتقل کر دیا گیا۔

نئی ممبئی میونسپل کارپوریشن میں 500 کروڑ روپے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی

نئی ممبئی: نئی ممبئی میونسپل کارپوریشن (این ایم ایم سی) نے مالی سال 2025-26 کے پہلے سات مہینوں (اپریل تا اکتوبر) میں 500 کروڑ 11 لاکھ پراپرٹی ٹیکس جمع کر کے ایک تاریخی سنگ میل حاصل کیا ہے۔ میونسپل کمشنر اور ایڈمنسٹریٹر ڈاکٹر کیلاش شندے نے اس شاندار کارکردگی کا سہرا شہریوں کے تعاون، ڈیجیٹل ادائیگیوں کے فروغ اور بروقت ٹیکس ادائیگیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے عوامی بیداری کے اقدامات کو قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ میونسپل باڈی شفاف اور موثر طرز حکمرانی کے لیے پرعزم ہے اور اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ جمع شدہ محصول کو شہر کی ترقی اور عوامی بہبود کے منصوبوں کے لیے استعمال کیا جائے۔ ایڈیشنل کمشنرز سنیل پوار اور ڈاکٹر راہول گیتھے کے مطابق، آمدنی میں یہ تیزی سے اضافہ پالیسی کے موثر نفاذ اور شہریوں کی شرکت کی عکاسی کرتا ہے۔ محکمہ نے ڈیٹا پر مبنی تجزیہ، جدید ٹیکنالوجی، اور ٹارگٹڈ بیداری مہموں کا استعمال کیا تاکہ عمل کو آسان بنایا جا سکے اور تعمیل کو بہتر بنایا جا سکے۔ پراپرٹی ٹیکس کے ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر امول پالوے نے بتایا کہ کمشنر کی رہنمائی میں، اگلے پانچ مہینوں میں بقیہ وصولی کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے پہلے سے ہی تفصیلی منصوبہ بندی جاری ہے۔

'مہاراشٹر کے پپو مت بنو'؛ دیویندر فڑنویس کا آدتیہ ٹھاکرے پر طنز

ادھو ٹھاکرے کے بیٹے آدتیہ ٹھاکرے کو راہل گاندھی کی طرز پر سیاست نہ کرنے کا مشورہ

ممبئی: وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے شیو سینا (ٹھاکرے گروپ) کے لیڈر آدتیہ ٹھاکرے کو سخت طنز کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ وہ امید کرتے ہیں آدتیہ ٹھاکرے 'مہاراشٹر کے پپو' میں تبدیل نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ آدتیہ ٹھاکرے راہل گاندھی کی طرز پر سیاست کرنے کی کوشش نہ کریں۔ یہ بات انہوں نے ریاستی کابینہ کے اجلاس کے بعد پریس کانفرنس میں کہی۔

فڑنویس نے کہا کہ ہم آدتیہ ٹھاکرے کو اچھی طرح جانتے ہیں اور ان سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ ایسی 'پپوگیری' میں شامل نہیں ہوں گے۔ ان کے ووٹوں میں گڑبڑی کے الزامات بالکل بے بنیاد ہیں۔ جیسے "چوہا تلاش کرنے کے لیے پہاڑ کھودنا"۔ فڑنویس کے مطابق الیکشن کمیشن ان کے تمام اعتراضات کا کئی مرتبہ جواب دے چکا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ مہاوکاس اگھاڑی (ایم وی اے) اتحاد کو پہلے سے معلوم ہے کہ وہ آئندہ بلدیاتی انتخابات میں شکست کھانے والے ہیں، اسی لیے وہ ووٹ چوری کے الزامات لگا کر بہانے تراش رہے ہیں۔

کابینہ فیصلوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فڑنویس نے کہا کہ بارش سے متاثرہ کسانوں کے لیے 8 ہزار کروڑ روپے پہلے ہی تقسیم کیے جا چکے ہیں جبکہ مزید 11 ہزار کروڑ روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ اگلے پندرہ تا بیس دنوں میں 90 فیصد کسانوں کو براہ راست ان کے بینک کھاتوں میں رقم موصول ہوجائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ کسانوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے ریاست نے ان تمام کا اندراج شروع کیا ہے جو خریداری مراکز پر اپنی پیداوار فروخت کرتے ہیں۔ صرف رجسٹرڈ کسانوں سے ہی خریداری کی جائے گی تاکہ انہیں ان کی پیداوار کی منصفانہ قیمت مل سکے۔

فڑنویس نے مزید کہا کہ کابینہ نے شولاپور-تلجاپور-دھراشیو ریلوے لائن کے نظرثانی شدہ منصوبے کو بھی منظوری دے دی ہے جس کی لاگت 3 ہزار 295 کروڑ روپے ہوگی اور اسے مرکزی و ریاستی حکومتیں مساوی طور پر ادا کریں گی۔ یہ منصوبہ پنڈھرپور اور تلجاپور کے درمیان رابطہ اور مذہبی سیاحت کو فروغ دے گا۔

ملنڈ کورٹ کی تعمیر کے لیے 87 کروڑ کی منظوری

ممبئی: ایک اہم پیش رفت میں، ریاست کے محکمہ قانون اور عدلیہ نے ممبئی کے مشرقی مضافات میں سب سے قدیم سرکاری ڈھانچے میں سے ایک، ملنڈ کورٹ کی عمارت کو منہدم کرنے اور اسی جگہ پر دو منزلہ تہہ خانے کے ساتھ ایک جدید 12 منزلہ کمپلیکس تعمیر کرنے کی انتظامی منظوری دے دی ہے۔ اس پروجیکٹ کی لاگت کا تخمینہ 86.97 کروڑ روپے ہے، جس کا مقصد عدالتی اور انتظامی کام کے لیے ایک محفوظ اور زیادہ موثر ماحول فراہم کرنا ہے۔ حکام نے بتایا کہ موجودہ عدالت، جو 1945 میں بنائی گئی تھی اور ملنڈ کالج آف کامرس کے قریب واقع ہے، مشرقی مضافاتی علاقوں میں کئی پولیس اسٹیشنوں کی خدمت کرتی ہے۔

ایک سیاسی پارٹی کی سہولت کے مطابق وارڈز کی ازسرنو تشکیل

مہاراشٹر میں ہزاروں ووٹوں میں گھپلے سامنے آرہے ہیں، کیا الیکشن کمیشن سو رہا ہے؟: جیتندر آوہاڑ

ممبئی: انتخابی عمل کو آزاد، منصفانہ اور شفاف ہونا چاہئے، یہ بات سپریم کورٹ نے اپنے متعدد فیصلوں میں واضح کی ہے۔ لیکن تھانے میونسپل کارپوریشن کی نئی حلقہ بندی میں ان اصولوں کو یکسر نظرانداز کرتے ہوئے محض ایک سیاسی پارٹی کی سہولت کے مطابق وارڈز کی ازسرنو تشکیل کی گئی ہے۔ یہ سنگین بے ضابطگی انتخابی کمیشن کی ملی بھگت کے بغیر ممکن نہیں۔ یہ سخت الزام نیشنلسٹ کانگریس (شرد پوار) کے چیف ترجمان اور ایم ایل اے جیتندر راوہاڑ نے عائد کیا ہے۔ پارٹی دفتر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اوہاڑ نے کہا کہ حکومت نے انتخابی کمیشن کو ساتھ ملا کر وارڈ بندی اپنی مرضی اور سیاسی مفاد کے مطابق کی ہے۔ جہاں جہاں حکمراں پارٹی کو سیاسی فائدہ تھا، وہاں حلقے جوڑ کر ووٹرز کی تعداد بدلتے ہوئے عوام کی سہولت کے بجائے سیاسی نفع کو ترجیح دی گئی ہے۔ اس معاملے پر ہائی کورٹ میں مختلف عرضداشتیں دائر ہو چکی ہیں۔ سپریم کورٹ نے 31 اکتوبر تک مہلت دی ہے مگر کئی درخواستوں پر اب تک فیصلہ نہیں ہو سکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئی ڈی لیمیٹیشن (حلقہ بندی) میں بڑے پیمانے پر تضادات ہیں اور ریاست بھر میں شہری و دیہی علاقوں سے شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ ہر ضلع میں من مانی وارڈ بندی کی گئی ہے۔ انتخابی کمیشن اس میں سب سے بڑا شریک جرم ہے۔

اوہاڑ کے مطابق انتخابی کمیشن نے سپریم کورٹ کے احکامات کی کھلی خلاف ورزی کی ہے۔ ریاست کے مختلف بینچوں کے سامنے 100 سے زیادہ درخواستیں زیر سماعت ہیں۔ الیکشن کمیشن کی پالیسی پوری طرح مشکوک ہے۔ انتخابی عمل پر ہمارا اعتماد بری طرح متزلزل ہو چکا ہے۔ انہوں نے حکومت اور انتخابی کمیشن دونوں پر سنگین الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ مقامی باڈیز کے انتخابات جعلی اور باہر سے لائے گئے ووٹرز کی بنیاد پر جیتنے کا منصوبہ بنالیا گیا ہے۔ کمیشن نے اپنا وجود گروی رکھ دیا ہے۔ اگر کمیشن صرف حکومت کی مرضی پر چل رہا ہے تو ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر نے آئین میں جو خودمختاری اسے دی تھی، وہ خاک میں مل چکی ہے۔

اوہاڑ نے انتخابی فہرستوں میں دھاندلی کے واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مہاراشٹر میں ہزاروں ووٹوں کا گھپلا ثبوتوں کے ساتھ سامنے آچکا ہے۔ کیا الیکشن کمیشن سو رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کیرالہ میں مقامی انتخابات کے دوران SIR (Special Intensive Revision) کیا جا رہا ہے، لیکن مہاراشٹر میں تمام اپوزیشن پارٹیاں شواہد پیش کر رہی ہیں پھر بھی کوئی کارروائی نہیں۔ اگر ووٹر لسٹ ہی دھاندلی سے بھری ہو تو ووٹنگ اور اس کے نتائج کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟ جمہوریت مکمل طور پر خطرے میں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ معاملہ صرف تھانے تک محدود نہیں۔ مختلف عدالتوں میں عرضداشتیں داخل ہیں جنہیں یکجا کر کے سننے کا مطالبہ حکومت نے کیا ہے، الیکشن کمیشن نے نہیں۔ کمیشن کی اصل پوزیشن کیا ہے؟ یہ اب تک پوشیدہ ہے۔ اگر سپریم کورٹ کے احکامات کو کمیشن ٹھکرا رہا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ وہ کس سیاسی جماعت کی مدد کر رہا ہے۔

معمول کے کام کے دوران بجلی کے کرنٹ سے ملازم کی موت

پالگھر: مہاراشٹر کے پالگھر ضلع میں ایک کمپنی میں ایک ملازم کی بجلی کا کرنٹ لگنے سے موت ہوگئی، پولیس نے منگل کو اطلاع دی ہے۔ بوئیسر پولیس اسٹیشن کے ایک اہلکار نے بتایا کہ یہ واقعہ پیر کی سہ پہر تاراپور ایم آئی ڈی سی یونٹ میں معمول کے برقی کام کے دوران پیش آیا۔ بوئیسر کے رہنے والے ملازم پرساد سانکھے (39) کو بجلی کا جھٹکا لگا۔ اہلکار نے بتایا کہ اسے بوئیسر کے وراد اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دیا۔ بعد ازاں لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے سرکاری اسپتال بھیج دیا گیا۔ عہدیدار نے بتایا کہ پولیس نے حادثاتی موت کا مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہے۔

الیکشن کمیشن اور اس کے عہدیداروں کیخلاف مقدمہ درج کیا جائے

ووٹر لسٹ میں بے ضابطگیوں پر ادھو اور آدتیہ ٹھاکرے نے کیا حملہ

ممبئی: مہاراشٹر میں ادھو ٹھاکرے اور بی جے پی کے درمیان لفظی جنگ چھڑ گئی ہے۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے صدر ادھو ٹھاکرے اور ان کے بیٹے ایم ایل اے آدتیہ ٹھاکرے نے ووٹر لسٹ میں بے ضابطگیوں پر دوطرفہ حملہ کیا۔ ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ اگر الیکشن کمیشن (ای سی) ووٹر لسٹ میں بے ضابطگیوں کو درست نہیں کرتا ہے تو اپوزیشن کو مشترکہ طور پر فیصلہ کرنا ہوگا کہ بلدیاتی انتخابات کی اجازت دی جائے یا نہیں۔ انہوں نے امیت شاہ کو اینا کونڈا قرار دیا۔ ناراض بی جے پی نے جوابی وار کرتے ہوئے ادھو ٹھاکرے کو اژدہا کہا۔

ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ جب تک الیکشن کمیشن ووٹر لسٹ میں بے ضابطگیوں کو درست نہیں کرتا، الیکشن کمیشن بلدیاتی انتخابات نہیں کرا سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ ووٹر لسٹ میں چھیڑ چھاڑ اور دھاندلی پر الیکشن کمیشن کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے۔ ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ جب ان کی پارٹی مرکز میں اقتدار میں آئے گی تو وہ الیکشن کمیشن اور اس کے عہدیداروں کے خلاف مقدمہ درج کریں گے۔

ادھو ٹھاکرے نے وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس کے اس تبصرے کو بھی نشانہ بنایا کہ پروجیکٹوں کی مخالفت کرنے والے شہری نکسلائیٹ ہیں جنہوں نے ترقی کی مخالفت کرنے کے لیے رشوت لی ہے۔ ادھو نے کہا 'لہذا میں کہتا ہوں کہ وہ (وزیر اعلیٰ فڑنویس) ایک دہشت گرد ہے جس نے ترقیاتی کاموں کے نام پر ٹھیکیداروں سے رشوت لی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کا نام لیے بغیر، ادھو نے کہا کہ دو تاجروں کی نظریں ممبئی پر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے سامنا میں دو خبریں پڑھی تھیں، صفحہ اول پر بی جے پی کے دفتر کے افتتاح کی خبر تھی، اور دوسرے صفحے پر خبر تھی کہ ایک اینا کونڈا جلد ہی جیجاماتا پارک میں آئے گا، اینا کونڈا ایک سانپ ہے جو سب کچھ نگل جاتا ہے، اور آج یہاں آکر اس نے سنگ بنیاد کی تقریب (بی جے پی کے دفتر کی) کی، کیا آپ ممبئی میں یہ چاہتے ہیں؟

داؤد گروہ سے تعلق، رکشہ ڈرائیور کی درخواست ضمانت مسترد

ممبئی: ممبئی کی خصوصی عدالت نے مافیا ڈان داؤد ابراہیم گروہ سے تعلق رکھنے والے شہر کے ایک رکشہ ڈرائیور کی درخواست ضمانت مسترد کردی۔ اسے انسداد دہشت گرد دستے نے 18 ستمبر 2021 کو انسداد دہشت گردی اسکواڈ (اے ٹی ایس) ایک دہشت گردانہ معاملے میں گرفتار کیا تھا۔

عدالت نے ملزم ذاکر حسین شیخ کی درخواست ضمانت کو رد کرتے ہوئے اپنے حکم میں کہا کہ ملزم کے خلاف کافی شواہد موجود ہیں نیز وہ عدالت میں اس بات کی وضاحت نہیں کر سکا کہ گرفتاری کے موقع پر تفتیشی ایجنسیوں نے اس کے قبضے سے جو موبائل فون اور سم کارڈ ضبط کرنے کی کوشش کی تھی۔ اسے اس نے مکمل طور پر "اتنے ٹکڑے کر دیئے کہ فارنسک ماہرین بھی کوئی ڈیجیٹل سراغ حاصل نہیں کر سکے۔ استغاثہ نے دعویٰ کیا کہ ملزم پاکستان کے ایک رہائشی انتھونی سے مسلسل رابطے میں تھا اور اس نے عوامی منتخب نمائندوں کو قتل کرنے کی سازش رچی تھی، جو مسلمانوں کے خلاف بات کرتے "تھے۔

ملزم پر مجرمانہ سازش کو انجام دینے کے لئے نوجوانوں کو منتخب کرنے کا الزام لگاتے ہوئے استغاثہ نے مزید دلیل دی کہ اس نے اور دیگر ملزمین نے غیر ملکی ہینڈلرز سے فنڈز حاصل کیے تھے۔ استغاثہ کے الزامات کی تردید کرتے ہوئے دفاع نے کہا کہ اس کے مؤکل کو جھوٹے کیس میں پھنسایا گیا ہے۔ "مقدمہ ابھی شروع نہیں ہوا ہے اور اس کے آئینی حقوق کی خلاف ورزی کی جارہی ہے۔ استغاثہ اس بات کا تعین کرنے میں ناکام رہا کہ درخواست گزار نے کون سی غیر قانونی سرگرمی انجام دینے کی سازش کی تھی۔ صرف کال ریکارڈز جرائم کو منسوب کرنے کے لیے کافی نہیں ہیں، "ملزم کے وکیل نے دلیل دی۔ دلائل کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے نوٹ کیا، "اپنے بیان میں شیخ نے اعتراف کیا کہ اس کا بھائی صغیر، جو پاکستان میں مقیم ہے، نے اسے گینگسٹر چھوٹا شکیل کے کہنے پر یہ ذمہ داری سونپی تھی۔" عدالت نے مزید کہا کہ اس مجرمانہ سازش کو انجام دینے کے لیے 49,999 روپے منتقل کیے گئے اور اس میں سے 49,000 روپے شریک ملزم محمد عرفان کے گھر سے برآمد ہوئے۔

ڈیجیٹل گرفتاری کے ذریعہ بزرگ جوڑے سے 58 کروڑ کی ٹھگی

ممبئی: ایک بین الاقوامی سائبر کرائم ریکیٹ کا پردہ فاش کیا گیا ہے جس نے ایک بزرگ جوڑے کو ڈیجیٹل گرفتاری کے ذریعے 58 کروڑ روپے کا دھوکہ دیا تھا۔ ممبئی پولیس نے مزید چھ ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ مہاراشٹر سائبر سیل کی تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ جعلسازوں نے سرکاری اہلکار ظاہر کرتے ہوئے متاثرہ جوڑے کو ڈرایا دھمکایا اور انہیں ڈیجیٹل طور پر گرفتار کرلیا، انہیں مجبور کیا کہ وہ اپنی پوری بچت انڈونیشیا کے ایک بینک اکاؤنٹ میں منتقل کردیں۔

تحقیقات سے پتہ چلا کہ یہ وہی غیر ملکی اکاؤنٹ ہے جس کے ذریعے گزشتہ 14 مہینوں میں کل 513 کروڑ روپے سے زیادہ کا لین دین کیا گیا تھا۔ رقوم منی لانڈرنگ اور کرپٹو کرنسی کے ذریعے بیرون ملک منتقل کی گئیں۔

مہاراشٹر سائبر پولس نے اس معاملے میں مزید چھ ملزمان کو گرفتار کیا ہے، جس سے گرفتاریوں کی کل تعداد 13 ہوگئی ہے۔ گرفتار افراد میں ممبئی، راجستھان اور میسور کے لوگ شامل ہیں۔ مرکزی ملزم مکیش بھاٹیہ (66) جو پربھادیوی کے رہنے والے ہیں، نے پوچھ گچھ کے دوران انکشاف کیا کہ اس نے انڈونیشیا میں ٹیکنامسٹ سافٹ ویئر پرائیویٹ لمیٹڈ کے نام سے ایک بینک اکاؤنٹ کھولا تھا، جس میں دھوکہ دہی سے رقم جمع کی گئی تھی۔

پولیس کے مطابق یہ نیٹ ورک سنی لودھا (32) اور اس کے ساتھیوں کی ہدایت پر کام کرتا تھا۔ ایک اور ملزم نے اعتراف کیا کہ فراڈ کی گئی رقوم ایجنٹوں اور مختلف بینک اکاؤنٹس کے ذریعے بیرون ملک منتقل کی گئیں اور کرپٹو کرنسی کا استعمال بھی کیا۔ مہاراشٹر سائبر سیل کا کہنا ہے کہ تحقیقات میں بین الاقوامی سائبر نیٹ ورک سے مزید لنکس کا انکشاف ہو رہا ہے۔ پولیس اب غیر ملکی ایجنسیوں کی مدد سے انڈونیشیا کے بینک اکاؤنٹ اور اس کے لین دین کی مکمل چھان بین کر رہی ہے۔

حکام نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کسی بھی آن لائن انکوائری، کال یا قانونی نوٹس سے نہ گھبرائیں اور ایسے معاملات میں فوری طور پر سائبر ہیلپ لائن 1930 پر رابطہ کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ جیسے جیسے تحقیقات جاری ہیں، مزید کیسز سامنے آ رہے ہیں۔ ملزمین کئی ریاستوں میں کئی لوگوں سے 'ڈیجیٹل گرفتاری' کے ذریعے ان کے بینک کھاتوں میں رقم منتقل کرتے تھے۔

الہاس نگر میں شیوسینا یو بی ٹی کو جھٹکا

سٹی چیف کلوندر سنگھ بینس اور کئی دوسرے لیڈر بی جے پی میں شامل

کلیم شیخ

الہاس نگر: الہاس نگر کے سیاسی منظرنامے کو آج ایک بڑا دھچکا لگا، جس میں شیوسینا یو بی ٹی کو ایک اہم جھٹکا لگا۔ شیوسینا یو بی ٹی سٹی چیف کلوندر سنگھ بینس (بندر پاجی)، اندر گوپلانی، اور سنیل پوار نے مہاراشٹر کے ریاستی صدر رویندر چوہان کے ہاتھوں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) میں شمولیت اختیار کی۔ اس موقع پر ضلع صدر راجیش ودھاریا، پرشانت پاٹل، سنجے سنگھ، اجیت سنگھ لبانا، گردیپ سنگھ لبانا (باکسر)، لتا پگارے، سوپنل پگارے، سنجے گپتا، موہن کھنڈارے، اور متعدد پارٹی کارکنان موجود تھے۔ بی جے پی کے نئے شامل ہونے والے عہدیداروں نے پارٹی کے نظریہ کو عوام تک پہنچانے کا عہد کیا۔ اس موقع پر موجود قائدین نے ان کا پرتپاک استقبال کیا اور تنظیم کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔

الیکشن کمیشن کے ملک گیر ایس آئی آر کے خلاف احتجاج

تمل ناڈو، کیرالہ اور بنگال میں شدید مخالفت

نئی دہلی: الیکشن کمیشن نے پیر کو ملک کی 12 ریاستوں اور مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں میں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر-اسپیشل انٹینسیو ریویژن) کا اعلان کیا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے بتایا کہ ان ریاستوں کی ووٹر لسٹوں کو پیر کی رات 12 بجے سے فریز کر دیا گیا ہے اور یہ عمل 4 نومبر سے شروع ہوگا۔ اس کے بعد حتمی فہرست فروری 2026 میں جاری کی جائے گی۔ اس اعلان کے ساتھ ہی جنوبی ریاستوں میں سخت ردِعمل سامنے آیا ہے۔ تمل ناڈو، کیرالہ اور مغربی بنگال کی حکومتوں نے کمیشن کے فیصلے کو سیاسی سازش اور ووٹ چھیننے کی کوشش قرار دیا ہے۔

تمل ناڈو کی حکمراں ڈی ایم کے پارٹی نے کہا کہ الیکشن کمیشن کا یہ قدم ریاست کے عوام کے ووٹ کے حق پر حملہ ہے۔ ڈی ایم کے حکومت نے 2 نومبر کو اس معاملے پر آل پارٹی میٹنگ بلانے کا اعلان کیا ہے۔ پارٹی نے کہا کہ نومبر-دسمبر کے دوران ریاست میں شمال مشرقی مانسون فعال رہتا ہے، ایسے وقت میں اتنی بڑی کارروائی کرنا غیر عملی ہے۔ ڈی ایم کے نے الزام لگایا کہ بہار میں ایس آئی آر کے دوران مسلمانوں، دلتوں اور خواتین کے نام ووٹر لسٹ سے حذف کیے گئے، اسی طرز پر تمل ناڈو میں بھی سازش ہو سکتی ہے۔ پارٹی نے کہا، ''ہم ووٹر لسٹ کی اصلاح کے خلاف نہیں لیکن یہ عمل جلد بازی اور سیاسی دباؤ میں نہیں ہونا چاہیے۔ ڈی ایم کے کے مطابق ریاست میں اپریل 2026 میں اسمبلی انتخابات ہونے ہیں، اس لیے اب ووٹر لسٹ میں بڑی تبدیلی تشویش کا باعث ہے۔ مغربی بنگال میں ترنمول کانگریس نے بھی الیکشن کمیشن کے فیصلے پر سوال اٹھائے ہیں۔ پارٹی کے راجیہ سبھا رکن ڈیریک اوبرائن نے کہا، ''بہار میں جو ہوا وہ صرف ریہرسل تھی، اصل نشانہ بنگال ہے لیکن بنگال کے عوام الیکشن کمیشن کو جواب دیں گے۔'' دوسری جانب کیرالہ میں مارکسٹ کمیونسٹ پارٹی (سی پی ایم) نے اس فیصلے کو یکطرفہ اور غیر جمہوری قرار دیا۔ سی پی ایم رہنما ایم اے بیبی نے کہا، ''جب بہار کے ایس آئی آر معاملے پر سپریم کورٹ میں سماعت جاری ہے تو الیکشن کمیشن کا پیش قدمی کرنا جمہوری اقدار کی توہین ہے۔ کیرالہ اسمبلی نے بھی اس کے خلاف قرارداد پاس کی تھی مگر کمیشن نے کسی کی بات نہیں سنی۔''

کیرالہ حکومت کی تشویش کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ وہاں جلد بلدیاتی انتخابات ہونے والے ہیں لیکن چیف الیکشن کمشنر نے وضاحت کی کہ ابھی تک کیرالہ میں بلدیاتی انتخابات کے لیے کوئی نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا گیا، اس لیے ایس آئی آر میں کوئی آئینی رکاوٹ نہیں۔ پریس کانفرنس میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے واضح کیا کہ آئین کے آرٹیکل 324 کے تحت کمیشن کو انتخابی فہرستوں کی تیاری اور نظرثانی کا مکمل اختیار حاصل ہے۔ انہوں نے کہا، ''الیکشن کمیشن اپنا آئینی فریضہ ادا کر رہا ہے اور ریاستی حکومتیں بھی آئینی طور پر اس میں تعاون کرنے کی پابند ہیں۔'' ان کے مطابق ''نظم و نسق کی صورت حال برقرار رکھنا ریاستوں کی ذمہ داری ہے اور انہیں ووٹر لسٹوں کے جائزے اور انتخابات کے لیے عملہ فراہم کرنا آئینی فریضہ ہے۔'' گیانیش کمار نے مزید کہا کہ کمیشن کسی بھی سیاسی دباؤ میں نہیں بلکہ شفاف اور درست ووٹر لسٹ کے مقصد سے کام کر رہا ہے۔ ایس آئی آر کا اثر اتر پردیش میں ہونے والے پنچایت انتخابات پر بھی پڑ سکتا ہے، کیونکہ ریاست میں اگلے سال اپریل-مئی 2026 میں پنچایت چناؤ ہونے ہیں۔ اگرچہ اسمبلی اور پنچایت انتخابات کی ووٹر لسٹیں الگ ہوتی ہیں لیکن انہیں تیار کرنے والا عملہ ایک ہی ہوتا ہے، جس سے عملی مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ ریاست میں پہلے ہی یکم جنوری 2025 کے حوالے سے ووٹر لسٹ کو اپ ڈیٹ کرنے کا کام جاری ہے۔ پانچ دسمبر کو اس کا مسودہ جاری ہونا ہے اور 15 جنوری 2026 کو حتمی فہرست شائع ہوگی۔ ایسے میں ایس آئی آر کے اعلان سے یہ پورا شیڈول متاثر ہو سکتا ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اتر پردیش میں سیاسی جماعتوں نے ابھی تک اس پر کسی قسم کا احتجاج نہیں کیا ہے۔ البتہ سماج وادی پارٹی نے ووٹر لسٹ کی شفافیت یقینی بنانے کے لیے ایک نئی پہل کی ہے۔ پارٹی صدر اکھلیش یادو نے 'ایکس' (سابق ٹوئٹر) پر لکھا، ''سب کو اس کے ووٹ کا حق دلوانا ہے، ہر ووٹ کا محافظ بن کر جمہوریت کو بچانا ہے۔''

کٹنی: نقاب پوش بدمعاشوں نے بجرنگ دل کے سابق گوسیوا پرمکھ کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

ناگالینڈ کے سیلاب متاثرین کیلئے 20 کروڑ روپے منظور

نئی دہلی: (یو این آئی) مرکزی حکومت نے انتہائی شدید بارش اور سیلاب سے متاثر ناگالینڈ کو فوری امداد فراہم کرنے کے لیے 20 کروڑ روپے کی پیشگی رقم جاری کرنے کو منظوری دے دی ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی صدارت میں منگل کو یہاں منعقدہ میٹنگ میں امداد کے اجراء کو منظوری دی گئی۔ یہ رقم ناگالینڈ کو سال 2025-26 کے لیے ریاستی ڈیزاسٹر رسپانس فورس کے لیے مرکزی حصہ کی دوسری قسط کے طور پر جاری کی جا رہی ہے تاکہ جنوب مغربی مانسون کے دوران انتہائی شدید بارش اور سیلاب سے متاثرہ لوگوں کو فوری امدادی امداد فراہم کی جا سکے۔

وزارت داخلہ نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ حکومت سیلاب، لینڈ سلائیڈنگ اور بادل پھٹنے سے متاثرہ ریاستوں کو ہر ممکن مدد فراہم کرنے کے لیے پوری طرح پابند ہے۔ حکومت پہلے ہی اس فنڈ کے تحت 27 ریاستوں کو 15,554 کروڑ روپے اور 2025-26 میں نیشنل ڈیزاسٹر ریلیف فنڈ کے تحت 15 ریاستوں کو 2,267.44 کروڑ روپے جاری کر چکی ہے۔

مزید برآں، ریاستی آفات تخفیف فنڈ سے 21 ریاستوں کو 4,571.30 کروڑ روپے اور نیشنل ڈیزاسٹر میٹیگیشن فنڈ سے 9 ریاستوں کو 372.09 کروڑ روپے جاری کیے گئے ہیں۔

مرکزی حکومت نے سیلاب، لینڈ سلائیڈنگ اور بادل پھٹنے سے متاثر ہونے والی تمام ریاستوں کو تمام ضروری امداد فراہم کی ہے، جس میں نیشنل ڈیزاسٹر رسپانس فورس کی ضروری ٹیموں، فوج اور فضائیہ کی تعیناتی بھی شامل ہے۔ اس سال کے مانسون سیزن کے دوران 30 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں ریسکیو اور ریلیف آپریشنز کے لیے زیادہ سے زیادہ 199 فورس ٹیمیں تعینات کی گئیں۔

آندھرا کے ساحل کی طرف بڑھ رہا گردابی طوفان 'مونتھا'

پانچ ریاستوں میں این ڈی آر ایف کی 22 ٹیمیں تعینات

نئی دہلی: خلیج بنگال میں بننے والا طاقتور گردابی طوفان 'مونتھا' تیزی سے آندھرا پردیش کے ساحلی علاقوں کی طرف بڑھ رہا ہے۔ محکمۂ موسمیات کے مطابق یہ طوفان آئندہ 24 گھنٹوں کے اندر، یعنی 28 اکتوبر کی رات کو کاکیناڈا کے نزدیک مچھلی پٹنم اور کلنگا پٹنم کے درمیان ساحل سے ٹکرانے کا امکان ہے۔ محکمۂ موسمیات نے اپنی تازہ رپورٹ میں کہا ہے کہ 'مونتھا' نے پچھلے چھ گھنٹوں کے دوران تقریباً 13 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے شمال مغربی سمت میں پیش قدمی کی ہے اور یہ 28 اکتوبر کی صبح تک ایک شدید گردابی طوفان میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ اُدھر اوڈیشہ کے گنجام ضلع میں انتظامیہ نے آندھرا پردیش کے 100 سے زیادہ ماہی گیروں کو پناہ دی ہے جو سمندر میں طوفان کی شدت کے سبب پھنس گئے تھے۔ ماہی گیر اپنی 28 کشتیوں کے ساتھ گوپالپور بندرگاہ پہنچے، جہاں ضلع انتظامیہ نے بندرگاہ کے عہدیداروں سے بات چیت کے بعد انہیں محفوظ علاقے میں رہنے کی اجازت دی۔ طوفان کے پیشِ نظر آندھرا پردیش، اوڈیشہ، تمل ناڈو، پڈوچیری اور چھتیس گڑھ میں قومی

آفات سے نمٹنے والی فورس (این ڈی آر ایف) کی 22 ٹیمیں تعینات کی گئی ہیں۔ این ڈی آر ایف کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل (آپریشنز) محسن شہیدی کے مطابق تمام متاثرہ علاقوں میں ٹیمیں متحرک ہیں اور مقامی انتظامیہ کے ساتھ مل کر حفاظتی اقدامات کر رہی ہیں۔ گنجام کے ضلع کلکٹر وی۔ کیرتی واسن نے بتایا کہ ضلع میں 110 پناہ گاہیں تیار کی گئی ہیں، نازک علاقوں سے لوگوں کو نکالنے کا کام جاری ہے اور حاملہ خواتین کی خصوصی دیکھ بھال کی جا رہی ہے۔ پیر کو ضلع میں نارنجی الرٹ اور منگل کو ریڈ الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ گردابی طوفان کے خطرے کے باعث ریلوے نے دو درجن سے زیادہ ٹرینیں منسوخ کر دی ہیں جبکہ کئی ٹرینوں کے روٹ تبدیل کیے گئے ہیں۔ ان میں وشاکھا پٹنم، کوراپٹ، راجمندری، کاکیناڈا، تروپتی، گنٹور اور برہم پور کے درمیان چلنے والی متعدد ایکسپریس اور مسافر ٹرینیں شامل ہیں۔

حکومت نے اگنی ویروں کے ساتھ دھوکہ کیا: کانگریس

نئی دہلی: (یو این آئی) کانگریس نے حکومت پر اگنی ویروں کے ساتھ دھوکہ کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ پہلے یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ ریٹائرمنٹ کے بعد انہیں سرکاری ملازمت فراہم کی جائے گی، لیکن اب وزارت داخلہ نے نوٹیفکیشن جاری کر کے بتایا ہے کہ ریٹائر ہوئے اگنی ویروں کو ملک کی ٹاپ دس نجی سکیورٹی ایجنسیوں میں رکھا جائے گا۔

کانگریس کے سابق فوجی امور شعبے کے سربراہ کرنل روہت چودھری نے منگل کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں پریس کانفرنس میں اس نوٹیفکیشن کو اگنی ویروں کے ساتھ دھوکہ قرار دیا اور کہا کہ یہ منصوبہ ملک کی سکیورٹی اور نوجوانوں کے لیے خطرناک ہے، اس لیے اسے ختم کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہمارے جوانوں کے ساتھ انصاف نہیں کر رہی۔ یہ واضح طور پر ملک کی سکیورٹی کے ساتھ کھلواڑ ہے۔ کانگریس نے لوک سبھا انتخابات سے پہلے ہی 'جے جوان مہم' چلائی تھی اور اب 'جے جوان مہم' کا دوسرا مرحلہ جاری ہے۔

کانگریس لیڈر راہل گاندھی مسلسل کہہ رہے ہیں کہ ملک کو کم تربیت یافتہ فوجی دیے جا رہے ہیں اور مودی حکومت فوجیوں کی پنشن کم کر کے اپنے سرمایہ دار دوستوں کے خزانے بھر رہی ہے۔ کرنل چودھری نے کہا ''ہم سب پرعزم ہیں کہ اگنی ویر منصوبہ ملک کی سکیورٹی اور نوجوانوں کے لیے مہلک ہے، اسے ختم ہونا چاہیے۔ مودی حکومت اگر آپریشن سندور میں اچھا کام کرنے والے فوجیوں کی حوصلہ افزائی نہیں کر سکتی تھی تو انہیں دھوکہ بھی نہیں دیا جانا چاہیے تھا۔

مودی حکومت نے وعدہ کیا تھا کہ ہم اگنی ویروں کو ریٹائرمنٹ کے بعد سرکاری نوکری دیں گے، لیکن اب وزارت داخلہ نے نوٹیفکیشن جاری کر کے بتایا ہے کہ ریٹائر ہونے والے اگنی ویروں کو ملک کی ٹاپ 10 نجی سکیورٹی ایجنسیوں میں رکھا جائے گا۔'' انہوں نے طنزاً سوال کیا کہ مودی حکومت نے صرف 25 فیصد اگنی ویروں کو مستقل کیا ہے تو باقی واپس آ کر کیا بی جے پی دفاتر یا کسی کمپنی کے باہر دربان کی نوکری کریں گے؟ کیا اگنی ویر اب اڈانی ڈیفنس کے اندر جائیں گے اور وہاں جا کر ایک نجی فوج کی طرح کام کریں گے؟ حکومت نوٹیفکیشن جاری کر کے کہتی ہے کہ اگنی ویروں کو سکیورٹی ایجنسیوں میں شامل کریں۔

کانگریس کے سابق فوجی شعبے کے سربراہ نے کہا کہ ''ہماری حکومت سے سوال ہے کہ جب اگنی ویروں کو پنشن والی نوکری اور مرکز و ریاست کی ملازمتوں میں شمولیت کا وعدہ کیا گیا تھا تو آج انہیں نجی سکیورٹی ایجنسیوں میں کیوں بھیجا جا رہا ہے؟ آئندہ برسوں میں واپس آنے والے اگنی ویروں کو پنشن والی نوکری کب اور کہاں دی جائے گی؟ ہم اگنی ویروں کو نجی فوج بنا کر ملک و بیرونِ ملک جنگوں میں جھونکنے نہیں دے سکتے۔ ہماری 'جے جوان مہم' جاری ہے اور ہم فوجیوں کے مفاد میں سوالات اٹھاتے رہیں گے۔''

رشی کیش: عوام کے زبردست احتجاج کے سبب شراب کا ٹھیکہ تیسرے دن بھی بند رہا۔ مختلف تنظیموں کا مظاہرہ۔

میگھالیہ حکومت ٹیٹ معاملے میں سپریم کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کرے گی

شیلانگ: (یو این آئی) میگھالیہ کے وزیرِ تعلیم لکھمن رمبوئی نے کہا ہے کہ ریاستی حکومت پورے ملک کے تمام برسرِ ملازمت اساتذہ کے لیے 'اساتذہ اہلیت امتحان ٹیٹ' کو لازمی قرار دینے کے سپریم کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کرنے کے لیے نظرِ ثانی کی ایک عرضی دائر کرے گی۔ مسٹر رمبوئی نے کہا کہ ''ہم سپریم کورٹ سے ان تمام اساتذہ کو رعایت دینے کی اپیل کریں گے، جن کی تقرری تعلیم کے حق کے قانون کے نفاذ سے پہلے ہوئی تھی۔

''وزیرِ تعلیم نے کہا کہ ''سپریم کورٹ کے اس فیصلے سے ریاست پر دور رس اثرات مرتب ہو سکتے ہیں، اس سے میگھالیہ میں 32 ہزار سے زیادہ اساتذہ متاثر ہوں گے۔ جن اساتذہ نے پہلے ہی 20 سے 25 سال ملازمت کی ہے، انہیں اب دو سال کے اندر ٹیٹ پاس کرنا ہوگا۔

''قابلِ ذکر ہے کہ سپریم کورٹ نے ''انجمن اشاعتِ تعلیم ٹرسٹ بنام مہاراشٹر حکومت و دیگر ''معاملے میں پہلی سے آٹھویں جماعت تک کے تمام برسرِ ملازمت اساتذہ کے لیے اپنے عہدے پر برقرار رہنے اور ترقی حاصل کرنے کے لیے ٹیٹ امتحان پاس کرنا لازمی قرار دیا ہے۔

میگھالیہ سروشکشا ابھیان اسکول ایسوسی ایشن (ایم ایس ایس اے ایس اے) نے 25 اکتوبر کو سپریم کورٹ میں ایک نظرِ ثانی کی عرضی دائر کر کے تمام برسرِ ملازمت اساتذہ کے لیے ٹیٹ کو لازمی قرار دینے والے فیصلے پر دوبارہ غور کرنے کی درخواست کی ہے۔

صدر مرمو کل انبالہ سے رافیل لڑاکا طیارہ اڑائیں گی

نئی دہلی: (یو این آئی) تینوں مسلح افواج کی سپریم کمانڈر صدر دروپدی مرمو بدھ کو ہندوستانی فضائیہ کا رافیل لڑاکا طیارہ اڑائیں گی۔ صدر اس سے قبل سکھوئی 30 ایم کے آئی لڑاکا طیارہ اڑا چکی ہیں۔ صدر کے سکریٹریٹ نے منگل کو کہا کہ محترمہ مرمو بدھ کو ہریانہ جائیں گی اور انبالہ ایئر فورس اسٹیشن سے رافیل لڑاکا طیارہ اڑائیں گی۔ محترمہ مرمو نے آخری بار دو سال قبل 8 اپریل 2023 کو ایئر فورس کے تیزپور ایئر بیس سے سکھوئی 30 ایم کے آئی لڑاکا طیارہ اڑایا تھا۔ رافیل ہندوستانی فضائیہ کا بنیادی لڑاکا طیارہ ہے اور اس نے آپریشن سندور کے دوران مختلف کارروائیوں میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ ذرائع کے مطابق صبح انبالہ ایئر فورس اسٹیشن پہنچنے پر صدر مملکت کو گارڈ آف آنر پیش کیا جائے گا۔ صدر کو رافیل طیارے کے بارے میں بھی بریفنگ دی جائے گی۔ اس کے بعد وہ ہوائی جہاز اڑائیں گی۔ امکان ہے کہ وہ فضائیہ سے بھی خطاب کریں گی۔

اوڈیشہ طوفان 'مونتھا' سے نمٹنے کے لئے پوری طرح تیار ہے ریاستی حکومت: ماجھی

بھوبنیشور: (یو این آئی) اڈیشہ کے وزیر اعلی موہن چرن ماجھی نے منگل کو کہا کہ ریاستی حکومت نے طوفان 'مونتھا' سے نمٹنے کے لیے پوری تیاری کر لی ہے اور انتظامیہ کو بروقت کارروائی کرنے اور کسی بھی جانی نقصان کو روکنے کی ہدایت دی ہے۔ طوفان کے آندھرا پردیش کے ساحل پر پہنچنے کی توقع ہے، لیکن شدید بارش اور تیز ہواؤں سے جنوبی اوڈیشہ کے کئی اضلاع متاثر ہونے کا امکان ہے۔ مسٹر ماجھی نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ کوئی بھی غیر محفوظ علاقوں میں نہ رہے اور تمام مکینوں کو سائیکلون یا سیلاب کی پناہ گاہوں یا دیگر محفوظ مقامات پر منتقل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال سمندری طوفان کے دوران اوڈیشہ نے بروقت کارروائی کر کے کسی بھی نقصان کو روکا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ میں یہ حکمت عملی ریاست کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ وزیر اعلی نے انجینئرنگ کے محکموں کو بھی ہدایت دی ہے کہ وہ طوفان کے بعد سے نمٹنے کے لیے پوری طرح تیار رہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ اکھڑ گئے درختوں کو سڑکوں سے فوری طور پر ہٹایا جائے۔

پٹنہ: سورج کو ارگھ دینے کے دوران دو نوجوانوں کی گنگا میں ڈوبنے سے موت، حرکت قلب بند ہونے سے ایک کی موت۔

تریپورہ کے چیف سکریٹری سپریم کورٹ میں طلب

اگرتلہ: (یو این آئی) سپریم کورٹ نے تریپورہ کے چیف سکریٹری سمیت کئی دیگر ریاستوں اور مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں کے اعلیٰ عہدیداروں کو جانوروں کے حقوق سے متعلق قوانین کو سختی سے نافذ کرنے سے متعلق حلف نامہ داخل کرنے میں ناکامی پر طلب کیا ہے۔ چیف سکریٹری کو 3 نومبر کو ذاتی طور پر پیش ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ جسٹس وکرم ناتھ، سندیپ مہتا، اور این وی انجاریا نے رہنما ہدایات پر عمل نہ کرنے پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس سلسلے میں عہدیداروں کے غیر ذمہ دارانہ طرزِ عمل اور ان کی کوتاہی سے ملک بھر میں آوارہ کتوں کی پریشانی بڑھی ہے۔ ان واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ایسے واقعات سے بین الاقوامی سطح پر ملک کی شبیہ پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ عدالت عظمیٰ نے واضح کیا کہ صرف مغربی

بنگال، تلنگانہ اور دہلی میونسپل کارپوریشن نے اپنا حلف نامہ جمع کرایا ہے، جب کہ تریپورہ سمیت دیگر ریاستوں اور مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں نے اے بی سی قوانین کے تحت مطلوبہ معلومات فراہم نہیں کی ہیں۔

بنچ نے واضح طور پر کہا کہ ہدایات کی کسی بھی عدم تعمیل کو برداشت نہیں کیا جائے گا اور اس کے ساتھ ہی متعلقہ چیف سکریٹری کو ذاتی طور پر حاضر ہونے کا حکم دیا۔ واضح رہے کہ سپریم کورٹ نے اس سال کے شروع میں مختلف علاقوں میں آوارہ کتوں کے حملوں کی خبروں کے بعد اس معاملے کا از خود نوٹس لیا تھا۔ ججوں نے ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی ذمہ داریوں کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ 2023 کے قوانین کے مطابق آوارہ کتوں کی نس بندی، ٹیکہ کاری اور جراثیم کشی کو یقینی بنائیں۔

چیف الیکٹورل آفیسر کی طرف سے کل جماعتی اجلاس آج طلب

کولکاتہ: (یو این آئی) مغربی بنگال کے چیف الیکٹورل آفیسر (سی ای او) منوج کمار اگروال آج وسطی کولکاتہ میں واقع اپنے دفتر میں ووٹر فہرست کی خصوصی جامع نظرثانی (ایس آئی آر) پر تبادلہ خیال کے لیے آل پارٹی میٹنگ کریں گے۔ یہ میٹنگ الیکشن کمیشن (ای سی آئی) کی جانب سے باضابطہ اعلان کرنے کے ایک دن بعد ہو رہی ہے۔ اس سال، سی ای او کے دفتر نے نظرثانی کا عمل کو بحسن وخوبی انجام دینے کے لیے دو سطح کی نگرانی اور رابطہ کاری کا نظام متعارف کرایا ہے۔ مسٹر منوج کمار اگروال کولکاتہ میں تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کے ساتھ ریاستی سطح کی میٹنگ کی صدارت کریں گے، جب کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہر پارٹی کے مقامی رہنماؤں کے ساتھ ضلعی سطح پر اسی طرح کی میٹنگیں کریں گے۔ بدھ کے روز، وہ 4 نومبر کو فیلڈ ورک شروع ہونے سے پہلے حتمی ہدایات جاری کرنے کے لیے تمام ڈسٹرکٹ الیکٹورل آفیسر (ڈی ای او)، الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر (ای آر او) اور بوتھ لیول آفیسر (بی ایل او) کے ساتھ ورچوئل جائزہ بھی لیں گے۔

دو ریاستوں کی ووٹر لسٹ میں نام ہونے پر پرشانت کشور کو الیکشن آفیسر کا نوٹس

پٹنہ: (یو این آئی) بہار کے کرگہرا اسمبلی حلقہ کے انتخابی افسر کی جانب سے جن سوراج کے بانی پرشانت کشور کو دو ریاستوں کی ووٹر لسٹ میں نام درج رہنے کی وجہ سے نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ مسٹر کشور کو یہ واضح کرنے کو کہا گیا ہے کہ ان کا نام دو مختلف ریاستوں بہار اور مغربی بنگال کی ووٹر لسٹ میں کیوں درج ہے۔ انتخابی افسر کی جانب جاری خط میں کہا گیا ہے کہ ایک روزنامہ اخبار میں شائع خبر کے مطابق پرشانت کشور کا نام مغربی بنگال کے بھوانی پور اسمبلی حلقہ کے تحت پولنگ مرکز سنت ہیلن اسکول، بی۔ رانی شنکری لین میں درج ہے اور بہار کے کرگہرا اسمبلی حلقہ کے پارٹ نمبر-367 (مڈل اسکول، شمالی حصہ) سیرل نمبر-621 میں درج ہے۔ اس اسمبلی حلقہ میں ان کا ووٹر آئی ڈی نمبر IUI3123718 بھی درج ہے۔ انتخابی افسر کی جانب سے جاری نوٹس میں کہا گیا ہے کہ عوامی نمائندگی ایکٹ کے مطابق کسی بھی شہری کا نام ایک سے زیادہ اسمبلی حلقوں کی ووٹر لسٹ میں نہیں ہو سکتا۔ قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں ایک سال تک قید، جرمانہ یا دونوں سزا دی جا سکتی ہے۔ افسر نے پرشانت کشور سے تین دن کے اندر اپنا موقف پیش کرنے کو کہا ہے۔

راجستھان میں ہزاروں فرضی معذوری اسناد جاری کرنے کا معاملہ

ایس او جی کو کیس درج کر کے جانچ کرنے کا حکم

جے پور: راجستھان کے سروہی ضلع میں 2019 اور 2024 کے درمیان معذوری کے ہزاروں فرضی سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ اس سلسلے میں ریاست کے وزیر صحت گجیندر سنگھ کھینوسر کی ہدایت پر اسپیشل آپریشن گروپ (ایس او جی) کو کیس درج کر کے جانچ شروع کرنے کے لیے خط لکھا گیا ہے۔ اس دوران حکومت نے واضح کیا ہے کہ اس معاملے میں قصوروار پائے جانے والے افسران اور ملازمین کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ صحت عامہ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر روی پرکاش شرما کے مطابق ڈاکٹر راجیش کمار نے 10 مارچ 2019 سے 15 جنوری 2024 کے درمیان سروہی میں چیف میڈیکل اینڈ ہیلتھ آفیسر (سی ایم ایچ او) کے طور پر تعینات تھے۔ اس مدت میں معذوری سرٹیفکیٹ بنانے میں بڑی بے ضابطگیاں سامنے آئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شکایات کے بعد ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی گئی، جس نے پایا کہ اس دوران کل 7,613 معذوری کے سرٹیفکیٹ جاری کیے گئے، جن میں سے 5,177 مائیگریٹڈ درخواستوں کی بنیاد پر بنائے گئے۔ تحقیقاتی رپورٹ میں کہا گیا کہ یہ تمام سرٹیفکیٹ صرف ایک ماہر ڈاکٹر کے ذریعہ جاری کیے گئے جو مقررہ طریقہ کار کے خلاف ہونے کے ساتھ ہی مشکوک اور فرضی ہیں۔ اس کے علاوہ تمام سرٹیفکیٹس پر اس وقت کے سی ایم ایچ او ڈاکٹر راجیش کمار کے دستخط نہیں تھے بلکہ ڈاکٹر سشیل پرمار کے دستخط پائے گئے ہیں۔ چیف میڈیکل اینڈ ہیلتھ آفیسر کے دفتر سے موصول ہونے والی رپورٹ کی بنیاد پر پوری فائل اب اسپیشل آپریشنز گروپ (ایس او جی) کو بھیج دی گئی ہے تاکہ اس معاملے کی جانچ کی جا سکے۔

نقلی کھاد کی بوریاں برآمد، رپورٹ درج

فیروزآباد: (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع فیروزآباد کے شکوہ آباد علاقے میں محکمہ زراعت کے افسران نے کسانوں کی شکایت پر 55 بوری نقلی ڈی اے پی کھاد برآمد کر کے پولیس میں رپورٹ درج کرائی ہے۔ شکوہ آباد علاقے کے گاؤں سورج پور ردھونی میں کھاد کی جاری قلت کو دیکھ کر رجنیش یادو نامی کاروباری سے کسانوں نے ڈی اے پی کھاد کا سودا کیا تھا اور کھاد کے لئے 90 ہزار روپے ایڈوانس دیا تھا۔ پیر کی شام رجنیش یادو ایک لوڈر میکس میں 55 بوری لاد کر گاؤں سورج پور ردھونی پہنچا تھا۔ کسانوں نے جب بوریاں دیکھیں تو انہیں نقلی ہونے کا شبہ ہوا بوری کھولنے پر انہیں کھاد نقلی نظر آئی۔ کسانوں کے ذریعہ اس کی جانکاری محکمہ زراعت کے افسران کو دی گئی۔ موقع پر ڈسٹرکٹ زرعی افسر سمت چوہان اپنی ٹیم کے ساتھ پہنچے اور انہوں نے بھی بوری کی جانچ میں کھاد کو نقلی پایا۔ انہوں نے کھاد کی بوریوں کے ساتھ لوڈر بھی ضبط کرلیا۔ کھاد کی بوریوں میں افکو اور کربھکو برانڈ کی کھاد کی بوریاں تھیں موقع پر پہنچے محکمہ زراعت کے افسران نے نمونے لے کر کھاد اور گاڑی ڈرائیور کو پولیس کے سپرد کردیا ہے۔ کلیدی ملزم رجنیش یادو کے خلاف رپورٹ درج کرائی گئی ہے۔

جمعیۃ علماء کے نومنتخب صدور کا شاندار استقبال

میرٹھ: جمعیۃ علماء ضلع میرٹھ کے نومنتخب صدر حضرت مولانا نبیل احمد صاحب اور ضلع علی گڑھ کے نومنتخب صدر قاری سید عبداللہ اشرفی صاحب، نیز میرٹھ شہر جمعیۃ کے سرکردہ رہنما ڈاکٹر عبدالغفار صاحب کی کمال پور میں آمد کے موقع پر ایک پروقار اور شاندار استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی۔ یہ تقریب کمال پور واقع معروف ماہرِ تعلیم قاری محبوب الحسن محبوب مظفر نگری کی رہائش گاہ پر منعقد ہوئی، جس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے میں شرکت کی۔ نومنتخب صدور اور دیگر رہنماؤں کا استقبال جمعیۃ اور ملی حلقوں میں ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر کیا گیا۔ حاضرین نے پھولوں کے گلدستے پیش کیے اور ان کے حق میں نعرے لگائے، جس سے فضا پر جوش ہوگئی۔

تقریب کے میزبان قاری محبوب الحسن محبوب مظفر نگری نے معزز مہمانوں کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور جمعیۃ علماء کی تاریخ ساز خدمات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ نومنتخب صدور کی قیادت میں ضلع میرٹھ اور علی گڑھ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں مزید تقویت حاصل کریں گی اور ملت کے تعلیمی، سماجی اور دینی مسائل کے حل کی جانب ٹھوس اقدامات کیے جائیں گے۔

اس موقع پر اپنے خطاب میں ضلع میرٹھ کے نومنتخب صدر حضرت مولانا نبیل احمد صاحب نے جمعیۃ کی خدمات کا عہد کیا اور کہا کہ وہ تمام لوگوں کو ساتھ لے کر چلیں گے اور جمعیۃ علماء ہند کے اساسی مقاصد کی تکمیل کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ ضلع علی گڑھ کے صدر قاری سید عبداللہ اشرفی صاحب نے تنظیم کے تئیں اپنے عزم کا اعادہ کیا اور کہا کہ وہ علماء و عمائدین کی رہنمائی میں قوم کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتے رہیں گے۔ شہر جمعیۃ کے رہنما ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے موجودہ حالات میں جمعیت کی اہمیت پر زور دیا اور تنظیم کو مضبوط کرنے کی اپیل کی۔

استقبالیہ میں موجود دیگر علماء، ائمہ، اور ذمہ داران نے بھی نومنتخب صدور کو مبارکباد پیش کی اور ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ تقریب کا اختتام دعائیہ کلمات پر ہوا، جس میں ملک وملت کی ترقی اور امن وامان کے لیے دعا کی گئی۔ یہ استقبالیہ پروگرام جمعیۃ علماء کے کارکنان اور ہمدردوں کے جوش و جذبے اور اتحاد کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ دیگر شرکاء میں حافظ وثیق الرحمٰن صاحب، مفتی حفظ الرحمٰن صاحب، محمد رضوان صاحب، حافظ مجیب الرحمٰن صاحب، حافظ محمد علمان صاحب، موجود رہے۔

پولیس تصادم میں دو مویشی اسمگلر گرفتار

بنارس: (یواین آئی) اُتر پردیش کے بنارس کے لنکا علاقے میں پولیس نے مسلح تصادم کے بعد دو مویشی اسمگلروں کو گرفتار کر لیا۔ پولیس نے منگل کو بتایا کہ خفیہ اطلاع ملی تھی کہ گزشتہ رات ایک پک اَپ گاڑی میں دو مویشی اسمگلر ڈافی علاقے کی طرف جا رہے ہیں۔ 'آپریشن چکر ویوہ' کے تحت ناکہ بندی کرنے پر بدماشوں نے پولیس ٹیم پر فائرنگ کر دی۔ جواباً پولیس نے بھی فائرنگ کی، جس میں وپن شرما نامی اسمگلر کے پاؤں میں گولی لگی۔ اسے علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ اس کا ساتھی امن یادو جو فرار ہونے کی کوشش کر رہا تھا، اسے پولیس اہلکاروں نے دوڑ کر پکڑ لیا۔ پک اَپ گاڑی سے چار گائے کی نسل کے مویشی زندہ حالت میں برآمد ہوئے۔

اے ایم یو کے صدر شعبہ شیعہ دینیات

مولانا ڈاکٹر سید محمد اصغر فیضی کا انتقال

علی گڑھ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اسٹاف اور مکینِ سول لائنز علی گڑھ کا اس وقت رنج وغم سے دل اداس اور چہرہ مرجھا گیا جب یہ خبر عام ہوئی کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، شعبہ شیعہ دینیات کے صدر مولانا ڈاکٹر سید محمد اصغر فیضی صاحب قبلہ مالک حقیقی سے جا ملے۔ چند روز قبل آپ کا معمولی آپریشن ہوا تھا جس کے بعد اچانک دل کا دورہ پڑا اور وینٹیلیٹر سپورٹ پر رکھے گئے، طبیعت بہتر ہوئی، وینٹیلیٹر سپورٹ سے ہٹائے گئے۔ لیکن ایک روز قبل پھر سے ہارٹ اٹیک ہوا اور طبیعت بد سے بدتر ہوتی گئی اور مالک حقیقی سے جا ملے۔ آج سویرے مولانا ڈاکٹر سید محمد اصغر فیضی ابن سید تفضل حسن مرحوم کی علالت سے انتقال پر ملال کی خبر نے بہت زیادہ متاثر کیا۔ مرحوم نے ناظمیہ عربی کالج لکھنؤ سے ممتاز الافاضل کیا۔ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ سے واعظ تھے۔ حجت الاسلام والمسلمین مولانا سید محمد جابر جوراسی

صاحب قبلہ نے فون پر بتایا کہ ان کی خصوصیت یہ رہی تھی کہ وہ صاف گو تھے اور حیلہ سازی وغیرہ سے انہیں کوئی ربط نہیں تھا۔ جب ایک با علم وکردار شخص دنیا سے جاتا ہے تو معاشرہ میں ایسا شگاف پیدا ہوتا ہے جسے کوئی چیز پُر نہیں کر سکتی۔ نمونہ علم، عمل وکردار شخص کی رحلت ہوتی ہے تو گویا ایک کتب خانہ منہدم ہونے کے مترادف ہوتا ہے۔ یقینی طور پر افسوس کا لمحہ ہے کہ ایک ایسا شخص جو مذہب کے میدان میں روشنی پھیلا رہا تھا وہ اب لوگوں کے درمیان نہ رہا، قریب 60 سال کی عمر میں انتقال کر گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نماز جنازہ و تدفین ان کے آبائی وطن، اکبر پور، فیض آباد میں ہوگی۔ پروردگار مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے اور ان کی قبر چہاردہ معصومین کے صدقے میں منور، معطر و کشادہ کرے۔ معبود ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی طاقت کرامت فرمائے۔

سیرت مصطفیٰ کے مطابق زندگی گزارنا دنیا وآخرت میں کامیابی کا ضامن: امین القادری

علی گڑھ: وحید نگر پٹرول پمپ نزد ثمر فارم ہاؤس علی گڑھ میں تاج المشائخ حضور سید محمد امین میاں قادری مدظلہ العالی والنورانی کی سرپرستی ومحبوب العلماء سید محمد امان میاں قادری مدظلہ العالی کی صدارت میں محمد شہر الوارث قادری برکاتی کی جانب سے اہلسنت کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں کثیر تعداد میں علماء کرام کی شرکت ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری شعیب برکاتی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، نعت پاک معروف ثناء خوان شعیب رضا احسنی، قاری زریق احمد، سید فرقان علی قادری اور میکش رامپوری نے پیش کی، شہر الوارث اور حافظ راشد رضا نے مشترکہ طور پر نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ علامہ ڈاکٹر سید نور عالم مصباحی نے فخر آخرت کے موضوع پر خطاب کیا۔ خصوصی خطاب کے لیے مالیگاؤں مہاراشٹر سے تشریف لائے مولانا سید امین القادری نے 85 منٹ کی اصلاحی گفتگو فرماتے ہوئے کہا کہ نشہ تو صرف ایک ہی ہوسکتا ہے یا عشق رسول کا نشہ یا شراب کا نشہ، اصلاحی گفتگو کے ساتھ ساتھ شان رسول پاک پر بھی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرنا ہر مسلمان کا ایمانی فریضہ ہے، بغیر محبت رسول ہمارا ایمان کبھی کامل نہیں ہوسکتا ہے، خود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہوسکتا ہے جب تک وہ مجھ سے سب سے زیادہ محبت نہ کرے، اس سے معلوم ہوا کہ ہم سب کو محبت رسول کا چراغ دلوں میں روشن کرنا ہوگا۔ مزید انہوں نے کہا سیرت مصطفیٰ کے مطابق زندگی گزارنا دنیا و آخرت میں کامیابی کا ضامن ہے۔

کوئی بھی زبان اپنا رسم الخط چھوڑ کر کبھی ترقی نہیں کرسکتی

ادبی تنظیم 'سلسلہ ادب کا' کے تحت ادبی نشست

لکھنؤ: (پی این ایس) اردو رسم الخط صرف لفظوں کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک زبان کی تاریخ، تہذیب اور شناخت کی عکاسی کرتا ہے، رسم الخط خیالات کے تحفظ، اظہار اور ترسیل کا ذریعہ ہوتا ہے، اردو رسم الخط نے زبان کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ رسم الخط میں ہی ثقافتی، ادبی اور لسانی ورثے کی شناخت مضمر ہے۔ آج نہ صرف ہمارے بچے بلکہ بڑی تعداد میں شعراء وادباء بھی سوشل میڈیا اور موبائل پر پیغامات انگلش رسم الخط میں لکھتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی آنے والی نسلوں کو اردو رسم الخط سے روشناس کرائیں۔ مشہور مقولہ ہے کہ جس زبان کی بلندی کو زوال پر لانا ہو اور اس کے تابندہ ماضی سے اس کا رشتہ توڑنا ہو تو اس زبان کا رسم الخط بدل دینا ہی کافی ہے۔ جب تک ہمارا رشتہ اردو رسم الخط سے قائم رہے گا یہ زبان نہ صرف زندہ رہے گی بلکہ ترقی کرتی رہے گی۔ ان خیالات کا اظہار ادبی تنظیم "سلسلہ ادب کا" کے تحت گومتی نگر کے ہوٹل شیروز میں منعقد ادبی تقریب میں مقررین نے کیا۔ اظہار خیال کرنے والوں میں پروفیسر صابرہ حبیب، تبسم قدوائی، کلثوم طلحہ، طاہرہ حسن، صفیہ قدوائی، وسیم احمد، ارشد اعظمی، دیپک کبیر وغیرہ شامل تھے۔ تقریب کی صدارت کرتے ہوئے سلمیٰ حجاب کہا کہ رسم الخط کسی بھی زبان کی جان ہوتا ہے۔ ناظم تقریب اور تنظیم کی روح رواں ساجدہ صبا نے تمام شعراء وادباء سے ڈیجیٹل پلیٹ فارموں پر اردو رسم الخط کے استعمال کی اپیل کی۔ انھوں نے 'سلسلہ ادب کا' کے قیام اور اغراض ومقاصد پر بھی روشنی ڈالی۔ تقریب دو نشستوں پر مشتمل تھی۔ اردو رسم الخط پر مذاکرہ کے بعد شعری نشست شروع ہوئی جس میں سلمیٰ حجاب، ملک زادہ جاوید، معین علوی، ساجدہ صبا، سلمان ظفر، روبینہ ایاز، حنا رضوی وغیرہ نے کلام پیش کیا۔

ممتاز شاعر محمود شاہد کی آمد پر یادگار شعری نشست

علی گڑھ: ممتاز شاعر و ادیب محمود شاہد صاحب کی آمد کے اعزاز میں ڈاکٹر ذوالفقار صاحب کے دولت کدے پر ایک پروقار اور یادگار شعری نشست کا انعقاد کیا گیا، جس نے ادبی حلقوں میں ایک دلکش سماں باندھ دیا۔ محفل علم وادب کا ایک حسین امتزاج پیش کر رہی تھی جہاں شہر کے معتبر ادبی چہرے موجود تھے۔ نشست کے آغاز سے ہی، نظامت کے فرائض ممتاز نوجوان شاعر سید بصیر الحسن وفا نقوی صاحب نے کمال مہارت اور خوش اسلوبی سے انجام دیے۔ ان کے شگفتہ، شائستہ اور برجستہ انداز نظامت نے محفل کو ایک خاص نکھار عطا کیا، اور وہ تادیر حاضرین کی توجہ کا مرکز بنے رہے۔ محفل کا آغاز ڈاکٹر مجیب شہزر کے فکر انگیز خطاب سے ہوا، جنہوں نے "شعری نشستوں کی روایت اور اہمیت" کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی۔ ڈاکٹر مجیب شہزر نے ان محافل کی تاریخی جڑوں پر روشنی ڈالی اور ان کو تہذیبی اقدار، لسانی بقا اور شاعروں کے مابین صحت مند مکالمے کے لیے ناگزیر قرار دیا۔ ان کا خطاب سامعین کے لیے جہاں فکر و نظر کا سامان تھا وہیں شعر و ادب کی اہمیت کو اجاگر کرنے کا بھی ذریعہ بنا۔ محفل کی صدارت کا اعزاز ممتاز استاد شاعر ڈاکٹر الیاس نوید گنوری صاحب نے بخشا، جن کی ادبی بصیرت اور طویل خدمات کو حاضرین نے سراہا۔ نشست میں بحیثیت مہمان خصوصی ڈاکٹر کمال اختر صاحب نے شرکت کی، جبکہ مہمان ذی وقار کی حیثیت سے ریاض الحسن صاحب نے رونق بخشی۔ ان تمام شخصیات کی موجودگی نے محفل کے وقار اور ادبی معیار کو مزید بلند کردیا۔

پروفیسر وصی بیگ بلال نے حمد باری تعالیٰ اور لکھنؤ سے تشریف لائے مہمان شاعر ڈاکٹر کمال اختر کی نعت رسول کے بعد مشاعرے کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ سید بصیر الحسن وفا نقوی صاحب نے بالترتیب تمام شرکاء اور مہمانانِ گرامی کو کلام پیش کرنے کے لیے دعوت دی۔ شعراء نے اپنے تازہ کلام، غزلوں اور نظموں سے سامعین کو محظوظ کیا اور داد و تحسین وصول کی۔ خصوصاً مہمانِ اعزازی محمود شاہد صاحب اور عالمی شہرت یافتہ طنز ومزاح کے شاعر کلیم ثمر بدایونی کا کلام حاضرین میں بے حد پسند کیا گیا اور دیر تک اس پر داد و تحسین کا سلسلہ جاری رہا۔

آخر میں، صدر محفل ڈاکٹر الیاس نوید گنوری صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں نشست کے اعلیٰ ادبی معیار کو سراہا اور میزبان ڈاکٹر ذوالفقار صاحب کو محمود شاہد صاحب کے اعزاز میں ایسی کامیاب محفل منعقد کرنے پر مبارکباد دی۔ انہوں نے نوجوان شعراء کی کاوشوں کی حوصلہ افزائی کی اور ادبی محافل کی اہمیت پر زور دیا۔ شعری نشست میں میں ڈاکٹر الیاس نوید گنوری، محمود شاہد، ڈاکٹر مجیب شہزر، ڈاکٹر کمال اختر، ڈاکٹر وصی بیگ بلال علیگ، کلیم ثمر بدایونی، ڈاکٹر سید بصیر الحسن وفا نقوی، محمد فراز مجیب وغیرہ نے اپنے کلام پڑھے۔ نشست کا اختتام میزبان ڈاکٹر ذوالفقار صاحب کے شکریہ سے ہوا، جنہوں نے دور دور سے تشریف لانے والے تمام مہمانوں، صدر، مہمان خصوصی اور شرکائے محفل کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ یہ نشست علم و ادب کے لیے ایک نئی توانائی اور جوش کے ساتھ کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔

پروفیسر عبدالباری کے انتقال پر لینگویج یونیورسٹی میں تعزیتی جلسہ

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبہ عربی میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق صدر شعبہ عربی، استاذ الاساتذہ اور ممتاز محقق پروفیسر عبدالباری کے انتقال پر ایک تعزیتی جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ اس تعزیتی جلسے میں شعبہ عربی صدر پروفیسر مسعود عالم نے اپنے اس جذباتی لمحوں کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ جب میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ عربی میں ایک طالب علم کی حیثیت سے داخل ہوا تو اس وقت پروفیسر عبدالباری صدر شعبہ کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دے رہے تھے۔ وہ نہ صرف ایک بلند پایہ علمی شخصیت تھے بلکہ اپنے طلبہ سے بے پناہ شفقت ومحبت کرتے تھے۔ باوجود اس کے کہ وہ ایک بڑے انتظامی عہدے پر فائز تھے، ان کا دروازہ ہر وقت طلبہ کے لیے کھلا رہتا۔ وہ ان کے مسائل سنتے اور حتی المقدور انھیں حل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ پروفیسر عبدالباری ایک ایسے استاد تھے جنہوں نے علم کے ساتھ اخلاقیات کو بھی تدریس کا حصہ بنایا۔ ان کی تدریس میں گہرائی، تحقیق میں سنجیدگی اور شاگردوں کے ساتھ برتاؤ میں شفقت کا حسین امتزاج پایا جاتا تھا۔ وہ ایک بلند پایہ اسکالر، شفیق استاد اور علم و ادب کے درخشاں چراغ تھے۔ ان کی علمی و تحقیقی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

ڈاکٹر عبدالحفیظ نے اپنی گفتگو میں کہا کہ مرحوم پروفیسر عبدالباری کا شمار ان اساتذہ میں ہوتا ہے جنہوں نے عربی زبان و ادب کے فروغ کے لیے اپنی پوری زندگی وقف کردی۔ وہ طلبہ کے دلوں میں استاد سے زیادہ سرپرست اور مشفق بزرگ کی حیثیت رکھتے تھے۔ ڈاکٹر عائشہ شہناز فاطمہ نے اپنی گفتگو میں پروفیسر عبدالباری کی علمی و تحقیقی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ پروفیسر عبدالباری کی علمی و تحقیقی خدمات عربی زبان وادب کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ وہ ایک ایسے محقق اور معلم تھے جنہوں نے اپنی پوری زندگی علم کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ ان کی تحقیقی کاوشوں نے نہ صرف عربی تنقید وادب کے نئے زاویے پیدا کیے بلکہ طلبہ کو تحقیق کے سنجیدہ اصولوں سے بھی روشناس کرایا۔ ڈاکٹر محمد مدثر نے مرحوم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر عبدالباری کی تحریروں میں علمی گہرائی، فکری وسعت اور ادبی ذوق کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ ان کی شخصیت علم واخلاق کا پیکر تھی۔ وہ ہمیشہ اپنے شاگردوں کو علم کے ساتھ ساتھ کردار کی پختگی، انکساری اور احترام انسانیت کا درس دیتے تھے۔ ان کے شاگرد آج مختلف اداروں میں ان کے علمی فیضان کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ ڈاکٹر محمد مدثر نے مرحوم کے تحقیقی مزاج اور علمی سرگرمیوں کو سراہا اور ان کی تحقیقی خدمات کو یاد کرتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا۔ اس تعزیتی جلسے میں شعبہ عربی کے اساتذہ کے ساتھ طلبہ نے بھی شرکت کی۔

تیز رفتار ٹرک کی زد میں آ کر ایک ہی خاندان کے تین افراد ہلاک

چندولی: (یواین آئی) آج صبح ایک سڑک حادثے میں ایک ہی خاندان کے تین افراد ہلاک ہوگئے۔ ہلاک ہونے والوں میں دادی، ان کی بہو اور ان کا پوتا ہے۔ یہ خاندان چھٹھ پوجا کی رسومات کے لیے دریا کے کنارے پیدل جا رہا تھا کہ ایک تیز رفتار ٹرک نے ان کو ٹکر ماردی۔ یہ جان لیوا حادثہ آج صبح علی نگر تھانہ علاقے کے پچپر واگاؤں کے قریب قومی شاہراہ 19- پر پیش آیا۔ تصادم اتنا شدید تھا کہ تینوں افراد موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ متاثرین کی شناخت کماری دیوی (45)، چاندنی دیوی (30) اور سوربھ کمار (7) کے طور پر ہوئی ہے، جو ریوسا- پنچ فدوا گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ اس سانحے کے بعد ایک رشتہ دار اپنے بھتیجے اور خاندان کے دیگر افراد کی لاشیں اٹھائے زار وقطار روتے ہوئے دیکھا گیا۔ اطلاع ملنے پر سرکل آفیسر (سی او) کرشن مراری شرما پولیس اہلکاروں کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ حکام نے تصدیق کی کہ ٹرک ڈرائیور حادثے کے فوراً بعد گاڑی کو پیچھے چھوڑ کر موقع سے فرار ہوگیا۔ پولیس نے ڈرائیور کی تلاش کے لیے سرچ آپریشن شروع کر دیا ہے۔

مبارک پور میں اے ایم آر میڈیکل اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ نے لگایا فری میڈیکل کیمپ

جو لوگ مریضوں کی مدد واعانت کرتے ہیں وہ دراصل دنیا وآخرت کی کامیابی کے مستحق بن جاتے ہیں: مولانا ابن حسن املوی

مبارک پور، (صحافت بیورو): سماجی اور فلاحی تنظیم اے ایم آر میڈیکل اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ اور کیئرز فیلڈ ہاسپٹل خیر آباد کے اشتراک سے امام باڑہ چوک قدیم، شاہ محمد ایس) ماہر امراض عامہ، ڈاکٹر امیر حمزہ (بی یو ایم ایس، سی سی ایچ) ماہر امراض اطفال، ڈاکٹر فردوس تبسم (بی یو ایم ایس) ماہر امراض نسواں، ڈاکٹر سلمان ترابی (بی یو ایم ایس) ماہر امراض ٹرسٹ کے ساتھ مل کر مریضوں کے علاج، معیاری طبی سہولیات کی فراہمی اور فلاحی خدمات کے لیے ہمیشہ کوشاں رہیں گے۔ ہمارا مشن صرف ایک مقصد پر مرکوز ہے۔ انسانیت اراکین و معاونین کا شکرگزار ہوں کہ وہ اس نیک مشن کو خلوصِ نیت سے انجام دے رہے ہیں۔ کیمپ کے اختتام پر شرکاء نے ٹرسٹ کے اس مثبت اور خدمت خلق کے جذبے کو سراہتے

مراسلہ

انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر میں سرسید احمد خاں مرحوم کی توہین ناقابل قبول!

مکرمی!

برائے فروغ زبان اردو گروپ میں گزشتہ ایام انڈیا اسلامک کلچرل سنٹر کے رکن خواجہ شاہد کا ارسال کردہ انگریزی دعوت نامہ موصول ہوا۔

سرسید ڈے پر منعقد ہونے والی تقریب میں غیر موزوں عنوان Nehru in the 21st century نظر گذر رہا۔ ہندی کے پروفیسر پر شوتم اگروال کو لیکچر کے لئے مدعو کیا گیا ہے جو کہ سرسید احمد خاں مرحوم کی شان میں گستاخی ہے۔

سرسید خاں مرحوم کی ادبی و تعلیمی اور سائینسی خدمات کو سرسید ڈے پر فراموش کر دینا سرسید احمد خاں کے عقیدت مندوں کے لئے تکلیف دہ مرحلہ ہے۔ قابل فکر المیہ ہے کہ انڈیا اسلامک کلچرل سنٹر میں اردو زبان کو ختم کرنے کے پس پشت کون سے عناصر کار فرما ہیں؟ مسلم رہنماؤں کی خدمات پر توجہ کیوں نہیں دی جاتی؟ سنٹر میں منعقد تقریبات میں انگریزی زبان کو اولیت کیوں دی جاتی ہے؟ تقریب کے لئے موضوع کا انتخاب کس کے حوالے ہے؟ در حقیقت سرسید احمد خاں مرحوم کو انگریزی سے رغبت تھی لیکن اردو زبان کے لئے بھی مرحوم کے ذریعے کار ہائے نمایاں انجام دیئے گئے۔ ان کی تحریریں تعلیمی درس گاہوں کے سلیبس میں شامل ہیں۔

پھر کیا وجہ ہے کہ سرسید ڈے پر سابق وزیر اعظم ہند جواہر لعل نہرو پر لیکچر کا اہتمام جارہا ہے؟ کیا نہرو جی کے یوم پیدائش

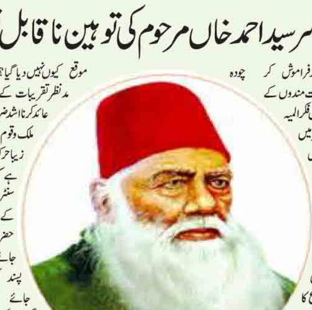

چودہ نومبر پر سرسید احمد خاں پر لیکچر منعقد کیا جاسکتا ہے؟ سائنٹفک سوسائٹی کے بانی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے روح رواں، جید عالم، قوم وملت کے ہمدرد باکمال شخصیت سرسید احمد خاں مرحوم کے یوم ولادت پر کسی پروفیسر یا تحقیق کار کو لیکچر دینے کا موقع کیوں نہیں دیا گیا؟ نجی تعلقات کے مدنظر تقریبات کے انعقاد پر پابندی عائد کرنا اشد ضروری ہے۔ ملک وقوم کے ساتھ غداری نا زیبا حرکت ہے۔ ضرورت ہے کہ اسلامک کلچرل سنٹر کی تقریبات کے لئے خواتین و مرد حضرات کا پینل بنایا جائے نیز عوام کی پسند کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے کیونکہ کسی بھی پروگرام کی کامیابی کے لئے سامعین اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پینل تیار وقت بیلٹ پیپرز پر ووٹنگ کا انتظام کیا جائے تاکہ ایمانداری وشفاف طریقے سے تقریبات منعقد ہوسکیں۔ سرسید ڈے پر نہرو جی پر لیکچر یعنی کہاں کی اینٹ کہاں کا روڑہ محاورہ کے مصداق ہے۔

ٹی این بھارتی
آزاد صحافی، نئی دہلی

قومی یکجہتی کے بطور منایا جائے گا سردار پٹیل کا یوم پیدائش

بہرائچ: (نامہ نگار) آزاد ہندوستان کے مرد آہن سردار ولبھ بھائی پٹیل کے یوم پیدائش کو ضلع میں 31 اکتوبر کو "قومی اتحاد کے دن" کے طور پر منایا جائے گا۔ ترقی بھون کے آڈیٹوریم میں چیف ڈیولپمنٹ آفیسر مکیش چندرا کی صدارت میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس کا مقصد قومی اتحاد کے دن پر منعقد کیے جانے والے مختلف پروگراموں کا خاکہ تیار کرنا تھا۔ قومی اتحاد کے دن کے موقع پر منعقد کیے جانے والے مختلف پروگراموں کا آغاز پرائمری اور اپر پرائمری اسکولوں کے بچوں کی صبح کی سیر سے ہوگا۔ اس کے لیے ڈسٹرکٹ اسکول انسپکٹر اور ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر کو ضروری ہدایات دی گئیں۔ اسی طرح رن فار یونٹی کا انعقاد شہدا کی یادگار جگہ سے اندرا گاندھی اسٹیڈیم تک کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں سی ڈی او شری چندرا نے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، پرنسپل کسان مہاودیالیہ، ڈسٹرکٹ اسکول انسپکٹر اور پرنسپل گورنمنٹ انٹر کالج اور ڈسٹرکٹ یوتھ ویلفیئر اینڈ ریجنل ڈیولپمنٹ ٹیم آفیسر کو ہدایت دی کہ وہ رن فار یونٹی میں نئے تعینات ہونے والے کانسٹیبلس، این سی سی کیڈٹس، طلباء، این ایس ایس کیڈٹس اور پی آر ڈی جوانوں کی شرکت کو یقینی بنائیں۔ رن فار یونٹی کے کامیاب انعقاد کے لیے ڈسٹرکٹ یوتھ آفیسر نہرو یووا کیندر، چیف میڈیکل آفیسر اور ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی کو ٹریفک، طبی اور دیگر انتظامات کو یقینی بنانے کی ہدایت دی گئی۔ میٹنگ کے دوران میڈیکل کالج کے پرنسپل کو ہدایت کی گئی کہ وہ رضا کارانہ تنظیموں کے تعاون سے ہسپتال میں مریضوں میں پھل تقسیم کریں۔ ڈسٹرکٹ سکول انسپکٹر اور گورنمنٹ انٹر کالج کے پرنسپل کو ہدایت دی گئی کہ وہ لوہ مرد سردار ولبھ بھائی پٹیل کی شخصیت اور کاموں پر تقریری مقابلہ منعقد کریں۔ ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر آفیسر کو رضا کارانہ تنظیموں کے تعاون سے اولڈ ایج اینڈ لیپروسی ہوم میں دوپہر کا کھانا اور پھل تقسیم کرنے کی ہدایت دی گئی اور اسسٹنٹ لیبر کمشنر کو لوہا مرد سردار ولبھ بھائی پٹیل کی زندگی پر ایک سیمینار اور ثقافتی پروگرام منعقد کرنے کی ہدایت دی گئی۔ پروگرام کے کامیاب انعقاد کے لیے سی ڈی او نے ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ آفیسر راج کمار کو نوڈل اور ڈسٹرکٹ اسکول انسپکٹر کو شریک نوڈل کے طور پر نامزد کیا اور انہیں ہدایت دی کہ وہ اپنی نگرانی میں پورے پروگرام کی کامیاب تکمیل کو یقینی بنائیں۔

غزہ کی تعمیر نو: تباہ حال شہر پر سیاسی و اقتصادی اثر و رسوخ کی عالمی دوڑ

غزہ: قابض اسرائیل کی سنہ 2023ء کی وحشیانہ جنگ کے بعد غزہ کا چپہ چپہ تباہی کا منظر پیش کر رہا ہے۔ ملبوں کے درمیان اجڑی ہوئی بستیوں اور ویران گلیوں میں اب ایک اور جنگ شروع ہو چکی ہے، یہ جنگ اقتصادی اور سیاسی اثر و رسوخ کی ہے۔ جب فلسطینی اپنے ٹوٹے ہوئے گھر، سکول اور ہسپتال دوبارہ تعمیر کرنے کی جدوجہد میں ہیں، دنیا کی طاقتیں غزہ کی تعمیر نو کے نام پر اپنی سیاسی گرفت مضبوط کرنے اور معاشی مفادات حاصل کرنے کے لیے صف آرا ہیں۔

مصر کا تزویراتی مفاد

عرب اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کی متعدد رپورٹس کے مطابق کئی عرب اور مغربی ممالک اس عمل میں حصہ لینے کے لیے کوشاں ہیں تاکہ وہ فلسطین کی تباہ شدہ معیشت میں اپنی موجودگی قائم رکھ سکیں۔ تعمیر نو کے منصوبوں میں شرکت کے ذریعے ان ممالک کا مقصد محض انسانی ہمدردی نہیں بلکہ اپنے اقتصادی مفادات کا تحفظ اور غزہ کو سرمایہ کاری کی ایک نئی منڈی میں بدلنا ہے۔ جبکہ فلسطینی عوام، جنہوں نے قابض اسرائیل کی درندگی کا سامنا کیا، اب عالمی طاقتوں کے درمیان اس نئی دوڑ کے بیچ مجبور و محصور ہیں۔ اقوام متحدہ، عالمی بینک اور یورپی یونین کے مطابق غزہ کے بنیادی ڈھانچے کو براہ راست 2.53 ارب ڈالر کا نقصان پہنچا ہے۔ امریکی ادارے رینڈ کی ایک تحقیق کے مطابق اگر توانائی، پانی، بندرگاہوں، ادارہ جاتی نظام اور انسانی سرمائے کے نقصان کو شامل کیا جائے تو مجموعی نقصان 80 ارب ڈالر سے تجاوز کر سکتا ہے۔

یہ اعداد و شمار صرف تعمیر نو نہیں بلکہ ایک تاریخی نجات منصوبے کی نشاندہی کرتے ہیں جس کے لیے کئی دہائیوں تک عالمی سطح پر مالی و سیاسی عزم درکار ہوگا۔ یہ بھاری رقوم دنیا کی طاقتوں کے لیے غزہ کو ایک سیاسی اور اقتصادی میدان میں بدلنے کی ترغیب بن گئی ہیں۔ اس دوڑ میں غزہ کی خودمختاری اور فلسطینی عوام کے اپنے مستقبل پر اختیار کے خطرات واضح ہیں۔

مصر نے رواں سال فروری میں اعلان کیا کہ وہ غزہ کی تعمیر نو کے لیے ایسا منصوبہ تیار کر رہا ہے جس میں فلسطینیوں کو اپنی سرزمین چھوڑنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ یہ اقدام اُس امریکی تجویز کے ردعمل میں تھا جس کے تحت صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے غزہ کو خالی کرا کے اسے قبضے میں لینے کا منصوبہ پیش کیا تھا۔

برلن کے ادارہ برائے سائنس و پالیسی (SWP) کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ قاہرہ اس منصوبے سے بڑے اقتصادی اور سیکیورٹی فوائد حاصل کر سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق مصر کے بااثر کاروباری طبقے کو تعمیر نو کے منصوبوں میں شمولیت سے خطے میں بڑے مواقع ملیں گے جن میں رہائشی منصوبے، بنیادی ڈھانچے کی بحالی اور صنعتی تنصیبات کا قیام شامل ہے۔

خلیجی اور ترک کردار

رپورٹ کے مطابق ان منصوبوں کے نتیجے میں مصر کا علاقائی اثر بڑھ سکتا ہے اور معیشت میں بہتری کے امکانات پیدا ہوں گے۔ تاہم یہ بھی واضح کیا گیا کہ تعمیر نو کا یہ عمل مصری حکومت کے لیے سیاسی فائدے کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے، جو اپنی اندرونی مشکلات کے دوران عوامی حمایت حاصل کرنے کی کوشش میں ہے۔ سکیورٹی کے لحاظ سے بھی قاہرہ اپنے اثر و رسوخ کو بڑھا کر غزہ میں استحکام کا دعویدار بننے کی کوشش کرے گا۔

یورپی یونین، اقوام متحدہ، عالمی بینک، ترکیہ، سعودی عرب، قطر اور متحدہ عرب امارات بھی غزہ کی تعمیر نو کے عمل میں شامل ہونے کے لیے تیار ہیں۔ ترکیہ کے صدر طیب ایردوآن نے اعلان کیا تھا کہ وہ غزہ کی تعمیر نو میں ترکیہ کی کمپنیوں کو شامل کریں گے، جیسا کہ ترکیہ نے ماضی میں بوسنیا کے شہر سارایوو کی بحالی میں کردار ادا کیا تھا۔ قطر کی حکومت بھی غزہ میں تعمیر نو کے لیے سرگرم رہی ہے۔ سنہ 2012ء میں قائم کردہ قطری کمیٹی نے 407 ملین ڈالر لاگت کے 115 منصوبے مکمل کیے۔ امکان ہے کہ قطر اس بار بھی اپنے فنڈز اور سرمایہ کاری کے اداروں کے ذریعے تعمیر نو میں بڑا کردار ادا کرے گا۔

یورپی ممالک غزہ کے دروازہ پر

دوسری جانب برطانیہ نے پس پردہ ایک بین الاقوامی اجلاس کی میزبانی کی جس کا مقصد غزہ کی تعمیر نو کے لیے سرمایہ اکٹھا کرنا تھا۔ اگرچہ برطانوی حکومت نے اسے انسانی ہمدردی کے جذبے کے تحت قرار دیا تاہم ماہرین کے مطابق اس کا مقصد امریکہ کی سرپرستی میں امن منصوبے میں اثر و رسوخ حاصل کرنا ہے۔ اطالوی تجزیہ کار فرانسیسکو انجی لونی کے مطابق، غزہ میں ہونے والی جنگ بندی ایک اہم پیش رفت ضرور ہے مگر صورتحال ابھی بھی نازک ہے۔ قابض اسرائیل، فلسطینی اتھارٹی اور حماس کے درمیان اختلافات کے باعث تعمیر نو کے فنڈز کے استعمال اور نگرانی کے حوالے سے ابہام موجود ہے جس سے استحکام کے امکانات متاثر ہو سکتے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ اٹلی بھی اس عالمی کوشش کا حصہ بننے کا خواہاں ہے تاکہ اس کی کمپنیاں غزہ کے بنیادی ڈھانچے کی بحالی میں شریک ہو سکیں۔ رپورٹ کے مطابق، ترک کمپنیوں لیماک، ٹیکفن اور انکا، مصری کمپنیوں المقاولون العرب اور اوراسکوم اور خلیجی سرمایہ کار ادارے سعودی، قطری اور اماراتی فنڈز کے ساتھ اس دوڑ میں شامل ہوں گے۔ جبکہ یورپی اور امریکی کمپنیاں جیسے وینشی، بوئنگ، ہوختیف، بیکٹل اور فلور بھی غزہ کے اسٹریٹجک منصوبوں میں اپنا حصہ حاصل کرنے کی تیاری کر رہی ہیں۔ غزہ کے زخم ابھی بھرے نہیں کہ اس پر ایک اور امتحان آن کھڑا ہوا ہے۔ دنیا اسے ایک سیاسی و اقتصادی میدان سمجھ رہی ہے مگر فلسطینی عوام اب بھی انہی ملبوں میں اپنے خواب تلاش کر رہے ہیں۔ وہ امید، صبر اور استقامت کے ساتھ اس تباہی کے بعد بھی اپنے وطن پر حق خودارادیت اور آزادی کے عزم پر قائم ہیں۔

جنین میں قابض اسرائیلی فوج کی درندگی، محاصرے، جھڑپوں اور فضائی حملے کے بعد تین فلسطینی شہری شہید

جنین: قابض اسرائیلی فوج نے منگل کی صبح اعلان کیا کہ اس نے شمالی غرب اردن کے شہر جنین کے نواحی گاؤں کفر قود میں کئی گھنٹے جاری محاصرے، شدید جھڑپوں اور فضائی حملوں کے بعد تین فلسطینی شہریوں کو شہید کر دیا ہے۔ مقامی ذرائع کے مطابق قابض فوج نے فجر کے وقت کفر قود گاؤں میں شہید تامر النشرتی کے خاندان کے گھر کا محاصرہ کر لیا جو جنین پناہ گزین کیمپ سے تعلق رکھتے تھے۔ محاصرے کے دوران علاقے میں شدید گولیاں چلنے اور زوردار دھماکوں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ نامہ نگاروں کے مطابق قابض اسرائیلی فوج نے بھاری مشینری، بلڈوزر اور جنگی گاڑیاں محاصرے والے گھر کے گرد تعینات کر دیں اور گھر کے اطراف شدید فائرنگ کا تبادلہ ہوتا رہا۔ کچھ دیر بعد گھر سے دھواں اٹھتا ہوا دیکھا گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ قابض اسرائیل کے جنگی طیاروں نے محصور علاقے پر دو فضائی حملے کیے جس کے بعد صہیونی میڈیا نے دعویٰ کیا کہ قابض فوج کی خصوصی "یمام یونٹ" نے فلسطینی مزاحمت کاروں کو "سنائپر فائر" کے ذریعے شہید کیا اور بعد ازاں علاقے کو فضائی بمباری سے تباہ کر دیا۔ صہیونی ریڈیو کے مطابق "یمام یونٹ" کے ترجمان نے دعویٰ کیا کہ "یونٹ نے جنین کیمپ سے تعلق رکھنے والے تین مسلح فلسطینیوں کو اس وقت ہلاک کیا جب وہ اس غار سے باہر نکلے جہاں وہ محصور تھے"۔ قابض اسرائیلی فوج کی اس کارروائی کو ماہرین اور انسانی حقوق کے ادارے ایک نئی جنگی جارحیت قرار دے رہے ہیں جس کا مقصد غرب اردن میں فلسطینی مزاحمت کو کچلنا ہے۔ جنین اور اس کے اطراف کے علاقوں میں گذشتہ مہینوں سے صہیونی افواج کے وحشیانہ حملے اور گھروں کی تباہی کا سلسلہ جاری ہے۔ فلسطینی عوام نے اس تازہ جارحیت کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ قابض اسرائیل اپنے جرائم کو "انسداد دہشت گردی" کے نام پر چھپانے کی کوشش کر رہا ہے حالانکہ یہ کھلی انسانی حقوق کی پامالی اور اجتماعی سزا کی ایک اور مثال ہے۔

قابض اسرائیلی فوج نے رام اللہ کے مغرب میں دو فلسطینی مکانات منہدم کر دیے

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے منگل کے روز وسطی مغربی کنارے کے شہر رام اللہ کے مغرب میں واقع بلدیہ شقبا میں دو فلسطینی مکانات کو اس بہانے منہدم کر دیا کہ وہ "بغیر اجازت" تعمیر کیے گئے تھے۔ مقامی ذرائع کے مطابق قابض فوج بھاری تباہ کن مشینری کے ساتھ شقبا گاؤں میں داخل ہوئی اور دو گھروں کو منہدم کرنے کی کارروائی شروع کر دی۔ ان میں سے ایک مکان کئی برسوں سے ایک فلسطینی خاندان کی مستقل رہائش گاہ تھا جب کہ دوسرا حال ہی میں تعمیر کے مراحل میں تھا۔ ذرائع نے بتایا کہ قابض فوج رواں سال کے آغاز سے اب تک شقبا گاؤں میں چار مکانات کو انہی بے بنیاد الزامات کے تحت منہدم کر چکی ہے۔

غزہ کی گلیوں میں پونا ملین ٹن کچرا جمع، قابض اسرائیل کی دو سالہ درندگی نے شہر کو ماحولیاتی تباہی میں دھکیل دیا

غزہ: بلدیہ غزہ نے خبردار کیا ہے کہ شہر کے مختلف علاقوں میں دو لاکھ پچاس ہزار ٹن سے زیادہ کچرا جمع ہو چکا ہے، جس کے ساتھ پانی کی شدید قلت اور گندے پانی کے اخراج نے خطرناک ماحولیاتی اور صحت عامہ کے بحران کو جنم دیا ہے۔ اس سنگین صورتحال نے لاکھوں فلسطینی شہریوں کی زندگیوں کو براہ راست خطرے میں ڈال دیا ہے۔

بلدیہ غزہ کے ترجمان عاصم النبیہ نے ایک وڈیو بیان میں خبردار کیا کہ قابض اسرائیل کی دو سالہ نسل کشی کی جنگ نے شہر کو تباہ و برباد کر دیا ہے اور خدمات کی فراہمی کے تمام ذرائع ختم کر دیے ہیں، جس کے باعث ماحولیاتی اور انسانی بحران شدت اختیار کر گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "شہر غزہ اس وقت مہلک صحت عامہ اور ماحولیاتی آفات سے دوچار ہے۔ پانی کی قلت اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے اور شہر کے مختلف حصوں میں ربع ملین ٹن سے زیادہ کچرا جمع ہو گیا ہے جس سے شہریوں کی زندگیاں خطرے میں ہیں"۔

ترجمان کے مطابق یہ کچرا خطرناک وبائی صورتحال پیدا کر رہا ہے، جس سے چوہوں اور مختلف اقسام کے جراثیم بردار کیڑوں کی بھرمار ہو گئی ہے۔ عاصم النبیہ نے وضاحت کی کہ بلدیہ اس بحران پر قابو پانے سے قاصر ہے کیونکہ قابض اسرائیلی فوج نے گزشتہ دو سال کے دوران اس کی 85 فیصد بھاری اور درمیانی مشینری تباہ کر دی ہے، اور کسی قسم کے متبادل آلات کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ انہوں نے بتایا کہ قابض اسرائیلی فوج بلدیہ کی ٹیموں کو شہر کے جنوب مشرق میں واقع جحر الدیک کے علاقے میں مرکزی کچرا پھینکنے کی جگہ تک پہنچنے سے روکتی ہے، جو اس وقت مشرقی سمت میں قابض فوج کے کنٹرول والے علاقے سے متصل ہے۔

یہ علاقہ اُس "زرد لکیر" کے مشرق میں واقع ہے جسے امریکہ کے سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے مجوزہ منصوبے میں قابض اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی کے ابتدائی مرحلے میں طے شدہ انخلا لائن کے طور پر شامل کیا گیا تھا۔ 10 اکتوبر کو قابض اسرائیلی فوج جزوی طور پر اُن علاقوں سے پیچھے ہٹی تھی جہاں وہ غزہ کی پٹی کے اندر موجود تھی، اور اب وہ اسی "زرد لکیر" کے مشرقی حصے میں اپنی نئی پوزیشنیں قائم کیے ہوئے ہے، جو قابض فوج کے اندازے کے مطابق غزہ کی پٹی کے پچاس فیصد رقبے پر محیط ہے۔

ترجمان بلدیہ نے مزید کہا کہ شہر کے کئی علاقوں میں گندے پانی کے پھیلاؤ نے ماحولیاتی تباہی کو مزید بڑھا دیا ہے۔ قابض اسرائیل نے اپنی جارحانہ کارروائیوں کے دوران غزہ کی سیوریج لائنوں کو نشانہ بنایا، جس سے سات لاکھ میٹر سے زیادہ نکاسی آب کے نیٹ ورک تباہ ہو گئے۔

انہوں نے عالمی اداروں اور انسانی تنظیموں سے فوری مداخلت کی اپیل کی تاکہ بلدیہ کو ضروری مشینری، ایندھن اور رسد فراہم کی جا سکے اور کچرا ٹھکانے لگانے کے مقامات تک رسائی کی اجازت دی جائے۔

عاصم النبیہ نے کہا کہ "اگر فوری مدد فراہم نہ کی گئی تو بحران مزید گہرا ہو جائے گا اور شہری مہلک بیماریوں اور وباؤں کے باعث موت کے منہ میں جا سکتے ہیں"۔ غزہ کے عوام اگرچہ قابض اسرائیلی جنگی مشین کی تباہ کاریوں سے دو سال تک مسلسل نسل کشی کا سامنا کر چکے ہیں لیکن اب بھی وہ ملبے کے ڈھیر میں زندگی کی تلاش میں ہیں۔ بنیادی ڈھانچے کی تباہی، پانی، بجلی، صفائی اور صحت جیسی ضروری سہولتوں کے فقدان نے غزہ کو مکمل انسانی المیہ بنا دیا ہے۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق قابض اسرائیل کی دو سالہ درندگی سے غزہ کی شہری تنصیبات کا تقریباً 90 فیصد حصہ تباہ ہو چکا ہے اور ابتدائی تخمینہ کے مطابق مجموعی نقصان 70 ارب ڈالر سے تجاوز کر چکا ہے۔

غزہ میں ماحولیاتی اور صحت کی تباہی، 70 ہزار شہری ہیپاٹائٹس کے مرض میں مبتلا

غزہ: محصور اور زخموں سے چور غزہ کی پٹی میں ایک نئے انسانی المیے نے جنم لیا ہے۔ ایک طبی ذریعے نے انکشاف کیا ہے کہ علاقے میں ہیپاٹائٹس (یرقان) کے 70 ہزار سے زائد کیسز سامنے آ چکے ہیں، جنہیں فوری علاج کی اشد ضرورت ہے، مگر علاقے کی مکمل ناکہ بندی کے باعث یہ ممکن نہیں۔

شہداء الاقصیٰ ہسپتال کے ترجمان ڈاکٹر خلیل الدقران نے خبردار کیا ہے کہ وبائی امراض کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے غزہ کے تمام گذرگاہوں کو فوراً کھولنا ناگزیر ہو چکا ہے۔

ڈاکٹر الدقران کے مطابق غزہ کا انسانی بحران بدترین شکل اختیار کر چکا ہے۔ اب تک 68 ہزار سے زائد فلسطینیوں کی شہادت کی تصدیق ہو چکی ہے جب کہ دس ہزار سے زیادہ شہداء تاحال لاپتہ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہزاروں شہداء اب بھی ملبے تلے دبے ہوئے ہیں، مگر قابض فوج کی موجودگی اور ضروری آلات کی کمی کے باعث اُن کی لاشیں نکالنا ممکن نہیں۔

ڈاکٹر الدقران نے عرب ممالک سے فوری مداخلت کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ شہداء کو ملبے تلے سے نکالنے اور انسانیت کی بقاء کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔

انہوں نے بتایا کہ قابض اسرائیل نے صرف 9 ٹرک طبی امداد کے داخلے کی اجازت دی ہے جو غزہ کے ہسپتالوں میں موجود وسیع پیمانے پر طبی قلت کے مقابلے میں انتہائی ناکافی ہیں۔ ڈاکٹر الدقران کے مطابق گذشتہ حملے کے دوران گردوں کے 41 فیصد مریض علاج نہ ملنے کے باعث جان کی بازی ہار گئے جب کہ صحت کے نظام میں 67 فیصد طبی آلات اور ادویات مکمل طور پر ختم ہو چکی ہیں، جس سے غزہ کے شہری براہِ راست موت کے خطرے سے دوچار ہیں۔

غزہ میں ماحولیاتی بحران شدت اختیار کر گیا: غزہ شہر ان دنوں ماحولیاتی اور صحت کے ایک سنگین بحران کا سامنا کر رہا ہے۔ شہر کی گلیوں اور محلوں میں گندے پانی کے پھیلاؤ نے وبائی امراض کے خطرات کو کئی گنا بڑھا دیا ہے۔ قابض اسرائیلی انتظامیہ نے غزہ کی میونسپل ٹیموں کو جحر الدیک میں واقع مرکزی کوڑا کرکٹ ڈمپنگ سائٹ تک پہنچنے سے روک دیا ہے، جس کے نتیجے میں ڈھائی لاکھ ٹن سے زائد کچرا جمع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ چوہوں اور کیڑوں مکوڑوں کی بھرمار نے شہریوں کی زندگی اجیرن بنا دی ہے۔ میونسپلٹی کی 85 فیصد گاڑیاں اور صفائی کے آلات قابض اسرائیلی بمباری میں تباہ ہو چکے ہیں، جس سے شہر کی صفائی کا نظام تقریباً مفلوج ہو گیا ہے۔

پانی کی شدید قلت نے عوامی مصائب میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ لوگ آلودہ پانی پینے پر مجبور ہیں جس کے نتیجے میں متعدی امراض تیزی سے پھیل رہے ہیں۔

غزہ آج محض ایک انسانی المیہ نہیں بلکہ ایک ایسی زندہ حقیقت ہے جو قابض اسرائیل کی درندگی، منظم نسل کشی اور اجتماعی سزا کی گواہی دے رہی ہے۔

قابض اسرائیل کی وحشیانہ درندگی، 41 نامعلوم شہداء کی تدفین مکمل

غزہ: منگل کے روز غزہ میں متعلقہ حکام نے اُن 41 فلسطینی شہداء کی لاشوں کی تدفین مکمل کر لی جنہیں قابض اسرائیلی افواج نے گذشتہ دنوں بین الاقوامی کمیٹی برائے ریڈ کراس کے ذریعے غزہ واپس بھیجا تھا۔ غزہ کی سول ڈیفنس ٹیموں نے وزارتِ صحت، اوقاف و مذہبی امور، پولیس ڈائریکٹوریٹ، بلدیہ دیر البلح اور ریڈ کراس کمیٹی کے نمائندوں کے ہمراہ شہداء کی تدفین میں حصہ لیا۔ یہ دوسری کھیپ ہے اُن شہداء کی لاشوں کی جنہیں قابض اسرائیل کی جانب سے واپس کیا گیا۔ بیشتر لاشوں کی شناخت ممکن نہ ہو سکی کیونکہ بعض جسم تحلیل ہو چکے تھے اور کئی لاشوں کی شناختی علامات اسرائیلی تشدد کے باعث مکمل طور پر مٹا دی گئی تھیں۔ غزہ کی سول ڈیفنس کے ترجمان محمود بصل نے بتایا کہ دفن کیے گئے تمام 41 شہداء کی شناخت نہیں ہو سکی۔ انہیں وسطی غزہ کی دیر البلح قبرستان میں دفن کیا گیا۔ جنگ بندی کے معاہدے کے تحت طے پانے والی تبادلے کی ایک ڈیل کے نتیجے میں قابض اسرائیل نے 195 فلسطینی شہداء کی لاشیں بین الاقوامی کمیٹی برائے ریڈ کراس کے ذریعے غزہ واپس کیں۔ ان میں سے بیشتر کی شناخت یا نام موجود نہیں تھے۔ غزہ کی وزارتِ صحت کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق ان میں سے صرف 72 لاشوں کی شناخت ہو سکی ہے جبکہ بصل کا کہنا ہے کہ بقیہ لاشوں کی شناخت کا عمل جاری ہے۔ شناخت کے اس کٹھن مرحلے میں غزہ کی متعلقہ ٹیمیں انتہائی محدود وسائل کے باوجود دن رات مصروف ہیں۔ شہداء کے اہل خانہ کو بلایا جا رہا ہے تاکہ وہ لباس یا جسمانی ساخت جیسے قد، جسم کی بناوٹ یا زخموں کے نشانات سے اپنے پیاروں کو پہچاننے کی کوشش کر سکیں۔ گذشتہ بدھ کو بھی غزہ میں 54 ایسے فلسطینی شہداء کی تدفین کی گئی تھی جن کی شناخت ممکن نہ تھی۔ اب بھی 28 لاشیں ایسی ہیں جن پر شناخت کا عمل جاری ہے۔ بصل نے مطالبہ کیا ہے کہ غزہ میں ڈی این اے ٹیسٹنگ کی جدید مشینیں اور ماہرین لائے جائیں تاکہ باقی شہداء کی شناخت ممکن ہو سکے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو ان کی نمونہ جاتی جانچ بیرون ملک کرائی جائے۔ غزہ کے سرکاری میڈیا آفس کے سربراہ اسماعیل ثوابتہ نے خبر رساں ایجنسی اناطولیہ سے گفتگو میں تصدیق کی کہ ان لاشوں کے طبی معائنے سے واضح ہوا ہے کہ متعدد شہداء کے گلے میں پھندے کے نشانات، گولیوں کے زخم اور قریبی فاصلے سے فائرنگ کے آثار ملے ہیں جو کھلی فیلڈ میں اسرائیلی افواج کی جانب سے جان بوجھ کر کی جانے والی پھانسیوں اور قتل کی نشاندہی کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ تحقیقاتی ٹیموں نے ایسے شہداء کی لاشیں بھی دیکھی ہیں جن کے ہاتھ پلاسٹک کی زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے، آنکھوں پر پٹیاں تھیں اور کئی لاشوں پر ٹینکوں کے کیٹرپلر سے کچلے جانے، جلانے اور شدید تشدد کے گہرے نشانات پائے گئے۔ غزہ کی طبی رپورٹوں نے پہلے ہی تصدیق کی تھی کہ قابض اسرائیل نے کئی فلسطینیوں کو حراست کے دوران بدترین جسمانی و ذہنی تشدد کا نشانہ بنایا۔ ان میں سے بعض کی لاشوں پر واضح طور پر جلاوٹ، زخموں، اور ٹوٹ پھوٹ کے آثار موجود تھے۔ قابض اسرائیل نے اسی تبادلے کے تحت اپنی جیلوں سے 1968 فلسطینی اسیران کو رہا کیا جن میں 250 عمر قید یافتہ قیدی اور 1718 ایسے اسیران شامل ہیں جو غزہ پر جنگ کے دوران گرفتار کیے گئے تھے۔ یہ بات کلب برائے اسیران اور ہیئت برائے امورِ اسیران فلسطین کے مشترکہ بیان میں کہی گئی۔ رہا ہونے والے متعدد فلسطینی قیدیوں نے بتایا کہ اسرائیلی جیلوں میں اُنہیں منظم تشدد، بھوک اور نفسیاتی اذیت کا سامنا کرنا پڑا۔ دوسری جانب اسلامی تحریک مزاحمت (حماس) نے 20 اسرائیلی قیدیوں کو زندہ واپس کیا اور 16 اسرائیلی قیدیوں کی لاشیں حوالے کیں، تاہم تل ابیب نے دعویٰ کیا کہ واپس کی گئی ایک لاش اُس کے کسی فوجی یا شہری سے مطابقت نہیں رکھتی۔

قابض اسرائیل کا عالمی میڈیا پر پابندی لگا کر غزہ میں اپنے جنگی جرائم چھپانے کا مکروہ جال

غزہ: قابض اسرائیل نے غزہ پر مسلط کی گئی نسل کش جنگ کے آغاز ہی سے بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کے تمام راستے بند کر دیے ہیں، تاکہ دنیا کی آنکھوں سے غزہ کے زخموں کی سچائی اوجھل رہے۔ دو برس سے زائد عرصے کی اس مسلسل درندگی اور تباہی کے باوجود اسرائیلی عدالتِ عظمیٰ بدستور حکومت کو مہلت پر مہلت دے رہی ہے، تاکہ صحافیوں کے داخلے سے متعلق دائر درخواستوں پر فیصلہ مؤخر رکھا جا سکے۔ یہ طرزِ عمل اسرائیلی نظام میں موجود ایک منظم سازش کو ظاہر کرتا ہے جو میڈیا کی تنہائی اور جرائم کے شواہد مٹانے کے لیے اختیار کی گئی ہے۔

قابض اسرائیل اس پابندی کو "سکیورٹی وجوہات" کے پردے میں چھپانے کی کوشش کرتا رہا ہے، مگر انسانی حقوق کے ادارے اور عالمی تنظیمیں اسے دانستہ کوشش قرار دے رہی ہیں جس کا مقصد سچائی کو دفن کرنا اور دنیا کے سامنے اپنی جھوٹی کہانی کو مسلط کرنا ہے۔

کمیٹی برائے تحفظِ صحافیان (CPJ) نے اپنے بیان میں کہا کہ اسرائیلی عدالت کا فیصلہ عالمی میڈیا کو غزہ کی تباہی اور انسانی بحران کی رپورٹنگ سے مسلسل دور رکھتا ہے۔ کمیٹی کے مطابق قابض حکومت نے اس معاملے پر فیصلہ سنانے میں سات بار تاخیر کی اور اس کے بعد بھی مزید مؤخر کرنے کی درخواست دی ہے۔

کمیٹی نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر اسرائیل پر دباؤ ڈالے تاکہ یہ پابندیاں ہٹائی جائیں، کیونکہ اس طرح کی قدغنیں صحافت کی آزادی اور عوام کے حقِ معلومات کی صریح خلاف ورزی ہیں۔

کمیٹی کی سربراہ جوڈی جینسبرگ نے کہا کہ "یہ ناقابلِ قبول ہے کہ غیر ملکی صحافیوں کو اتنے طویل عرصے سے غزہ میں آزادانہ رپورٹنگ سے روکا جا رہا ہے۔ عوام کے جاننے کے حق کو سیاسی یا سکیورٹی بہانوں کے پیچھے نہیں چھپایا جا سکتا"۔

عدالت کی آخری سماعت میں اسرائیلی اٹارنی جنرل نے تسلیم کیا کہ "غزہ کی صورتحال بدل چکی ہے" مگر اس نے ایک ماہ کی مزید مہلت مانگی۔ اس نے دعویٰ کیا کہ اسرائیل

"صحافیوں کے لیے فوجی رہنمائی کے ساتھ دوبارہ داخلے" کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔

لیکن کمیٹی برائے تحفظ صحافیان نے اسرائیلی فوج کی اس "رہنمائی" کو محض ایک پروپیگنڈا حربہ قرار دیا۔ کمیٹی کے مطابق قابض فوج کے ساتھ جانے والے صحافیوں کو صرف چند گھنٹوں کے لیے محدود علاقوں میں جانے دیا جاتا ہے، وہ آزادانہ نقل و حرکت یا فلسطینی شہریوں سے بات نہیں کر سکتے، اور یہ عمل آزاد صحافت کے عالمی معیارات کے سراسر منافی ہے۔

پروپیگنڈہ ٹول

ادھر اتحادِ نشریاتِ یورپ (EBU) جو 56 ممالک کی 113 میڈیا تنظیموں پر مشتمل ہے نے بھی قابض اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ غزہ میں صحافیوں کے داخلے پر عائد پابندیاں ختم کرے، کیونکہ ایسی قدغنیں آزادیٔ صحافت، شفافیت اور جواب دہی کے اصولوں کے منافی ہیں۔ اتحاد نے اپنے بیان میں کہا کہ "صحافی دنیا کی آنکھیں اور کان ہیں۔ ان کی موجودگی سچائی کو دستاویزی شکل دینے اور انسانی ضروریات کا مشاہدہ کرنے کے لیے ناگزیر ہے"۔

من گھڑت بہانے

گزشتہ جون میں دنیا بھر کی دو سو سے زائد میڈیا تنظیموں نے ایک مشترکہ خط کے ذریعے قابض اسرائیل سے مطالبہ کیا تھا کہ غیر ملکی صحافیوں کو غزہ تک غیر مشروط رسائی دی جائے۔ دسمبر سنہ 2023ء میں غیر ملکی صحافیوں کی نمائندہ ایسوسی ایشن نے اسرائیلی عدالت سے غزہ میں داخلے کی اجازت مانگی تھی، مگر قابض حکام نے یہ کہہ کر انکار کیا کہ صحافیوں کا داخلہ "فوجیوں کے لیے خطرہ" بن سکتا ہے۔ عدالت نے جنوری سنہ 2024ء میں اسی مؤقف کی توثیق کی اور بعد ازاں فروری سنہ 2025ء میں بھی یہی مؤقف دہرایا۔

"رپورٹرز وِدآؤٹ بارڈرز" کے سیکریٹری جنرل تھیبو بروتان کے مطابق فلسطینی میڈیا اداروں کی تباہی اور غیر ملکی صحافیوں کے داخلے پر پابندی اس بات کا ثبوت ہے کہ قابض اسرائیل زمینی حقائق کو چھپانا چاہتا ہے۔

صحافتی تصور مجروح

انہوں نے کہا کہ یہ قدغنیں بین الاقوامی میڈیا کو حقائق کی تصدیق سے روکتی ہیں اور غیر جانبدار صحافت کے تصور کو مجروح کرتی ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اسرائیل کے بہانے کمزور اور بے بنیاد ہیں، حکومت کو یہ حق نہیں کہ وہ صحافیوں کے فیصلے کی جگہ خود فیصلہ کرے۔ بین الاقوامی میڈیا اب بھی فلسطینی نامہ نگاروں پر انحصار کر رہا ہے جو نہایت مشکل حالات میں غزہ کے اندر سے رپورٹنگ کر رہے ہیں۔ قابض اسرائیل ان بہادر صحافیوں پر جانبداری کے الزامات لگا کر ان کی قربانیوں کو داغدار کرنے کی کوشش کرتا ہے، حالانکہ وہی دنیا کو سچ دکھا رہے ہیں۔

"ٹائمز آف اسرائیل" میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں اسرائیلی مصنفہ ستاف لیفاتون نے بھی اس بات کی تصدیق کی کہ غیر ملکی صحافیوں کو غزہ میں صرف فوجی نگرانی کے تحت چند گھنٹوں کے لیے داخل ہونے دیا جاتا ہے، جہاں انہیں عام فلسطینیوں سے بات کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔

غزہ میں مقامی صحافیوں کو سب سے زیادہ خطرات لاحق ہیں۔ حکومتی میڈیا دفتر کے مطابق اب تک 254 فلسطینی صحافی قابض فوج کے فضائی حملوں اور براہِ راست نشانہ بنائے جانے کے باعث شہید ہو چکے ہیں۔

لیفاتون کے مطابق اسرائیلی حکومت اچھی طرح جانتی ہے کہ دنیا میں اس کے بارے میں کیا تاثر بن رہا ہے، اسی لیے وہ غیر ملکی صحافیوں کی ہلاکت یا زخمی ہونے کی خبریں منظرِ عام پر آنے سے بچنا چاہتی ہے۔

خبری خلا

غزہ میں آزادی صحافت پر یہ طویل محاصرہ ایک ایسے "خبری خلا" کو جنم دے چکا ہے جس میں حقائق بگڑے ہوئے اور ادھورے دکھائی دیتے ہیں۔ غیر ملکی صحافیوں کی نمائندہ تنظیم کی سربراہ تانیا کرائمر کے مطابق قابض اسرائیل کی پابندیوں نے معتبر خبروں کا سلسلہ منقطع کر دیا ہے اور اب بیشتر خبریں شہری صحافیوں کی سوشل میڈیا پوسٹوں پر منحصر ہیں۔

انہوں نے کہا کہ "فلسطینی صحافیوں پر اب نہ صرف خبروں کی ذمہ داری ہے بلکہ اپنی بقا کی جنگ بھی۔ اگر ان کی آواز بند کر دی گئی اور غیر ملکی صحافیوں کو بھی داخل ہونے سے روکا گیا تو سچائی کا بہاؤ مکمل طور پر رک جائے گا۔"

ادارہ جاتی ملی بھگت

یورپی۔بحری حقوقی تنظیم "یورو مڈل ایسٹ مانیٹر" نے کہا کہ غیر ملکی صحافیوں کے داخلے پر پابندی قابض اسرائیل کی دانستہ پالیسی ہے جس کا مقصد اپنی بنائی گئی جھوٹی داستان کو دنیا پر مسلط کرنا ہے۔

تنظیم کے مطابق اسرائیلی عدالتِ عظمیٰ کی جانب سے حکومت کو دی جانے والی مزید مہلت دراصل ایک "ادارہ جاتی گٹھ جوڑ" ہے، جس کے ذریعے عدلیہ، انتظامیہ اور فوج مل کر شفافیت کو دبانے اور جرائم کے شواہد مٹانے کا کام کر رہے ہیں۔ ادارہ مزید کہتا ہے کہ غزہ کے بڑے حصے کو ایک بند علاقہ بنا دیا گیا ہے جہاں نہ محققین جا سکتے ہیں نہ امدادی کارکن اور نہ ہی آزاد صحافی، تاکہ سچائی ہمیشہ کے لیے چھپا دی جائے۔ ان تمام اقدامات کے ذریعے قابض اسرائیل نے نہ صرف بین الاقوامی قانونِ انسانیت بلکہ عالمی عدالتی فیصلوں کی بھی کھلی خلاف ورزی کی ہے جو قابض قوتوں کو ثبوت محفوظ رکھنے اور ان کے ضیاع سے بچانے کا پابند بناتے ہیں۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کیے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔